علماء کا ادب واحترام

كَانَ سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – يَقُوْلُ:

لَقَدْ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا – يُحَدِّثُنِي بِالْحَدِيْثِ لَوْ يَأْذَنُ لِيْ اَنْ اَقُوْمَ اُقَبِّلُ رَاْسَهُ لَفَعَلْتُ.

ترجمہ:

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما مجھے حدیث پاک بیان کیا کرتے تھے۔ اگر مجھے ان کی طرف سے اجازت ہوتی تو میں اٹھتا اور ان کے سر کو بوسے دیتا۔

-☆-

جامع بیان العلم وفضلہ　　رقم الحدیث (۲۳۳)　　جلد ۱　　صفحہ ۲۲۶
قال المحقق　　اسنادہ صحیح

علم اس امت کا طبیب ہے

قَالَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ:

اَلْعِلْمُ طَبِيبُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ وَالْمَالُ دَاؤُهَا ، فَإِذَا كَانَ الطَّبِيبُ يَجُرُّ الدَّاءَ إِلَى نَفْسِهِ فَكَيْفَ يُعَالِجُ غَيْرَهُ ؟.

ترجمہ:

حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

علم اس امت کا طبیب معالج ہے اور مال بیماری ہے۔ جب طبیب بیماری کو اپنی طرف کھینچنے لگے تو وہ کسی دوسرے کا علاج کیسے کر سکتا ہے۔

-☆-

جامع بیان العلم وفضلہ رقم الحدیث (۱۲۸۹) جلد ۱ صفحہ ۷۱۱
قال المحقق صحیح

بے عمل عالم کی
نصیحت بے کار

قَالَ مَالِكُ بْنُ دِيْنَارٍ:

اِنَّ الْعَالِمَ اِذَا لَمْ يَعْمَلْ زَلَّتْ مَوْعِظَتُهُ عَنِ الْقُلُوْبِ كَمَا يَزِلُّ الْقَطْرُ عَنِ الصَّفَا.

ترجمہ:

حضرت امام مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا:

عالم جب عمل نہ کرے تو اس کا وعظ و نصیحت لوگوں کے دلوں سے یوں زائل ہو جاتا ہے جیسے پتھر کی صاف چٹان سے بارش کا پانی۔

-☆-

حلیۃ الاولیاء	رقم الحدیث (۸۷۵۰)	جلد ۶	صفحہ ۳۱۳
جامع بیان العلم وفضلہ	رقم الحدیث (۱۲۷۹)	جلد ۱	صفحہ ۷۰۸
قال المحقق	صحیح		

علماء کی عقوبت دِل کی موت ہے اور دل کی موت آخرت کے عمل سے دنیا طلب کرنا ہے

قَالَ الْحَسَنُ رَحِمَهُ اللّٰهُ:

عُقُوْبَةُ الْعُلَمَاءِ مَوْتُ الْقَلْبِ ، وَمَوْتُ الْقَلْبِ طَلَبُ الدُّنْيَا بِعَمَلِ الْآخِرَةِ.

ترجمہ:

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

علماء کی عقوبت دل کی موت ہے اور دل کی موت دنیا کا طلب کرنا ہے آخرت کے عمل سے۔

-☆-

تذکرۃ العلم الربانیین: ۱/ ۲۸۹

احیاء العلوم الدین: ۱/ ۱۰۱

جس عالم کو دنیا کھلونا بنا دے
وہ قابل ترس ہے

قَالَ الْفُضَيْلُ بْنُ عَيَاضٍ :

اِنِّیْ لَاَرْحَمُ ثَلَاثَةً :

عَزِيْزُ قَوْمٍ ذَلَّ، وَغَنِيُّ قَوْمٍ اَفْتَقَرَ، وَعَالِمًا تَلْعَبُ بِهِ الدُّنْيَا۔

ترجمہ:

حضرت فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

مجھے تین آدمیوں پر رحم آتا ہے۔ترس آتا ہے۔:

کسی قوم کا عزت دار آدمی ذلیل ورسوا ہو جائے

کسی قوم کا غنی و مالدار مفلس وکنگال ہو جائے

ایسا عالم جس سے دنیا کھیل رہی ہو۔

-☆-

تذکرۃ العلم الربانیون: ۱/ ۲۸۸

احیاء العلوم الدین: ۱/ ۹۹

دعوت

یعنی بیگانوں کو دین اسلام کی طرف بلانا

اپنوں کو دین اسلام پر عمل کرنے کیلئے کہنا

ضیاء الحدیث

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سب سے بہتر اللہ کی طرف دعوت دینے والے ہیں

یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا ۝ وَّدَاعِیًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا۔[1]

ترجمۃ:

اے نبی مکرم! ہم نے بھیجا ہے آپ کو سب سچائیوں کا گواہ بنا کر اور خوشخبری سنانے والا اور بروقت ڈرانے والا اور دعوت دینے والا اللہ کی طرف اس کے اذن سے اور آفتاب روشن کر دینے والا۔

-☆-

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے داعی الی اللہ بنا کر بھیجا ہے۔ آپ کی دعوت ہر چھوٹے بڑے کے لئے ہر امیر و غریب کے لئے ہے۔ آپ اس پیار و محبت سے اللہ کے دین

(۱) سورۃ الاحزاب آیت ۴۶،۴۵

کی دعوت دیتے کہ خون کے پیاسے بھی لبیک کہتے ہوئے آپ کے دامن کرم میں آ جاتے اور جو خوش نصیب آپ کے دامن لطف وکرم میں آ گیا وہ دونوں جہاں کی سعادتیں سمیٹ گیا۔

سراجاً منیراً:

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے سراجاً منیراً ایسا آفتاب بنایا ہے جو خود تو روشن ہے ہی اس کی نور بھری کرنیں کسی ذرہ پر پڑ جائیں تو وہ بھی مانند سورج چمکنے لگ جاتا ہے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ایسا آفتاب ہے جو تاریک دلوں کو منور کرتا ہے ان دلوں کو اتنا نورانی بناتا ہے کہ وہ پھر جہاں جہاں سے گزر جائے ایک عالم کو روشن ومنور کر جاتے ہیں۔ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جہاں بھی بسیرا کیا جس مقام کو اپنی سکونت سے شرف بخشا وہ جگہ بقعہ انوار بن گئی اور اس جگہ بھی تو حید ورسالت کے وہ ترانے گائے گئے کہ دنیا انکی پیاری آواز سے گونج اٹھی۔

-☆-

وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا کَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا (۱)

ترجمة:

اور نہیں بھیجا ہم نے آپ کو مگر تمام انسانوں کی طرف بشیر اور نذیر بنا کر۔

-☆-

اللہ تعالیٰ نے تخلیق آدم سے ہی انبیاء کرام علیہم السلام کا نورانی سلسلہ جاری فرمایا، سوا لاکھ کے قریب انبیاء کرام تشریف لائے لیکن حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے پہلے جتنے نبی تشریف لائے وہ ایک محدود علاقہ کے لئے تشریف لائے۔

کوئی نبی کسی بستی کے لئے تو کوئی نبی کسی شہر کے لئے
کوئی نبی کسی قوم کے لئے تو کوئی نبی کسی قبیلہ کیلئے

(۱) سورۃ سبا آیت ۲۸

لیکن حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ساری انسانیت کے لئے ہادی ومرشد بن کر تشریف لائے آپ کا دین تمام نوع انسانی کے لئے ہے اس لئے آپ کی دعوت عالمگیر ہے آپکی دعوت کلی ہے آپ کی دعوت آج بھی دھیرے دھیرے دنیا کے ہر خطہ میں پہنچ رہی ہے اور لوگوں کے دل اسلام کی نور بھری تعلیمات سے آشنا ہورہے ہیں۔

-☆-

تَبٰرَکَ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰی عَبْدِهٖ ، لِیَکُوْنَ لِلْعٰلَمِیْنَ نَذِیْرًا (1)

ترجمة :

بڑی خیر وبرکت والا ہے وہ جس نے اتارا ہے الفرقان اپنے محبوب بندہ پر تا کہ وہ بن جائے سارے جہان والوں کو غضب الٰہی سے ڈرانے والا۔

-☆-

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چونکہ قیامت تک نبی ہیں آپ کا دین قیامت تک باقی رہنے والا ہے اس کے لئے اللہ تعالٰی نے آپ کو معجزہ خالدہ۔قرآن کریم عطا فرمایا جو رہتی دنیا تک اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پیغام پہنچا تا رہے گا۔

قرآن کریم جیسی لاریب کتاب جس نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اتری ہو تو اس نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خداداد رفعت شان کا اندازہ کون لگا سکتا ہے۔یہ قرآن کریم نسل درنسل سینوں میں محفوظ چلا آرہا ہے اسکا ایک لفظ بھی تبدیل نہ ہوسکا اور نہ ہوسکتا ہے یہ ہر عیب سے پاک کتاب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بے عیب شخصیت کی بے عیب نبوت کی حسین دلیل ہے۔

جو آج بھی لوگوں کے لئے مشعل راہ ہے اور انہیں گمراہیوں سے نکال کر راہ ہدایت پر گامزن کرتا ہے۔

-☆-

(1) سورة الفرقان آیت ا

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کا حکم کہ دعوت دیجئے

قُلْ اِنَّمَآ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَاللّٰهَ وَلَآ اُشْرِكَ بِهٖ اِلَيْهِ اَدْعُوْا وَاِلَيْهِ مَاٰبِ (۱)

ترجمة :

فرما دیجئے مجھے تمہاری مخالفت کی پرواہ نہیں مجھے تو یہی حکم دیا گیا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کروں اور اسکے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤں اسی کی طرف دعوت دیتا ہوں اور اسی کی طرف سب کو لوٹنا ہے۔

-☆-

کتنے اہل اسلام ہیں جو اللہ تعالیٰ کے ارشادِ گرامی کو حرزِ جاں بنائے ہوئے ہیں وہ زندگی کے ہر لمحہ اور ہر گھڑی میں اللہ تعالیٰ کے احکامات کی پیروی کرتے ہیں ۔اس سلسلہ میں نہ وہ کسی سے ڈرتے ہیں اور نہ مرعوب ہوتے ہیں تو جب ایک مسلمان اللہ کے حکم کا اتنا پاس کرتا ہے تو وہ ذات اقدس، صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو مقصودِ کائنات ہے وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کا کتنا خیال رکھتے ہونگے۔

(۱) سورۃ الرعد:۳۶

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے اس حکم پر عمل کیا تو اسکا حق ادا کر دیا نہ دن دیکھا نہ رات نہ اپنے دیکھے نہ بیگانے نہ سفر دیکھا نہ حضر ہر لمحہ ہر گھڑی اللہ کی طرف دعوت دی اور اس دلکش انداز سے دعوت دی کہ جو بھی تعصب کو بالائے طاق رکھ کر آپ کی دعوت کو سنتا فوراً آغوش اسلام میں آ جاتا اور وہ دین حق کو قبول کرتا اور اپنی زندگی کی سب سے بڑی سعادت سمجھتا ہے۔

اے اللہ! اے ارحم الراحمین! ہم اہل ایمان کو اپنے دین کی دعوت کی توفیق عطا فرما ہم سُستی کی چادریں اتار دیں اور پوری توانائی کیساتھ تیرے دین کے جھنڈے کو لہرائیں اور اسلام کی دعوت اس انداز سے دیں کہ لوگ راہ حق پر گامزن ہو جائیں جو ہماری بخشش و مغفرت کا ذریعہ بن جائے۔

-☆-

وَادْعُ اِلٰی رَبِّکَ اِنَّکَ لَعَلٰی ھُدًی مُّسْتَقِیْمٍ [1]

دعوت دیجئے اپنے رب کی طرف بیشک آپ ہدایت مستقیم پر ہیں

-☆-

جو جس وصف سے متصف ہوتا ہے اسی کی لوگوں کو راہنمائی کرتا ہے اور اسی جانب دعوت دیتا ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ انگنت کمالات سے سرفراز ہیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعوت بھی انگنت کمالات کی طرف ہے۔ تو جو نیک بخت آپ کی دعوت کو قبول کر لیتا ہے اسے اتنی سعادتوں سے بہرہ ور کر دیا جاتا ہے کہ دوسرا آدمی اس کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔

اللہ تعالیٰ نے اس آیت کریمہ میں لَعَلٰی ھُدًی مُّسْتَقِیْمٍ فرمایا آپ ہدایت مستقیم پر ہیں۔

لفظ "علیٰ" برتری اور تفوق کیلئے آتا ہے اس میں تعلّی پائی جاتی ہے تو گویا اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

اے میرے رسول کریم میں نے آپ کو ہدایت کا شاہسوار بنا دیا ہے اب ہدایت کی

(1) سورۃ الحج: ٦٧

لگامیں ہدایت کے شاہسوار کے ہاتھوں میں ہیں۔یہ ہدایت آپ کی سواری ہے اب آپ اس سواری کو جہاں جہاں لے جائیں گے وہ جگہ شاہراہ ہدایت بن جائے گی۔

اب کسی آدمی کو حصول ہدایت کے لیے کہیں اور نہیں دیکھنا بلکہ یہ دیکھنا ہے کہ کیا اس راہ پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چلے ہیں اگر اس راہ پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدموں کے نشانات نہیں ہیں تو وہ راہ ہدایت نہیں ہے اور جس جگہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے انوار سے روشن نہیں وہ جگہ ہدایت سے خالی بالکل خالی ہے۔

-☆-

دعوت فرائض نبوت میں سے

یٰاَیُّھَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَیْکَ مِنْ رَّبِّکَ وَاِن لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَہٗ وَاللّٰہُ یَعْصِمُکَ مِنَ النَّاسِ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَھْدِی الْقَوْمَ الْکٰفِرِیْنَ۔[1]

ترجمة،

اے رسول! پہنچا دیجئے جو اتارا گیا ہے آپ کی طرف آپ کے پروردگار کی جانب سے اور اگر آپ نے ایسا نہ کیا تو نہیں پہنچایا آپ نے اللہ تعالیٰ کا پیغام اور اللہ تعالیٰ بچائے گا آپ کو لوگوں کے شر سے یقیناً اللہ تعالیٰ ہدایت نہیں دیتا کافروں کی قوم کو۔

-☆-

دعوت دینا فرائض نبوت میں سے ہے۔حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس فرض کو خوب نبھایا۔لوگوں کے طعن وتشنیع برداشت کیے،ان کی زبان درازیوں پر صبر کیا،انکے پتھر برسانے پر اف تک نہ کیا اور یوں اس فرض کو نبھایا کہ دعوت بھی رشک کرنے لگی۔

اسلام کے پودے کی اس محنت سے آبیاری کی کہ وہ اتنا تناور درخت بن گیا کہ صدیاں گزر

(۱) سورۃ المائدۃ آیت ۶۷

گئیں اسلام کے دشمن اسے کاٹنے کی کوشش میں ہیں، اسے جڑ سے اکھیڑنے کے در پے ہیں۔لیکن تاریخ گواہ ہے اسلام کے دشمن جتنی اسے اکھیڑنے کی سعی کرتے ہیں اس شجرا سلام میں اتنی ہی توانائی وطاقت بڑھ جاتی ہے۔کیونکہ اسلام کی رگوں میں محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خون موجود ہے اور جس کی آبیاری اللہ کے رسول مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کی ہو اس کو کون تباہ کرسکتا ہے۔

یہ دین دین اسلام ہمیشہ رہنے کیلئے اور تا ابد اپنی نورانی کرنوں سے عالم آب وگل کو معطر کرتا رہے گا اور اس ظلمت خانہ سے تاریکیوں کو دور کرتا رہے گا۔

-☆-

فَلِذٰلِكَ فَادْعُ وَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآئَهُمْ۔[1]

ترجمة :

پس اس دن کی طرف آپ دعوت دیتے رہیے۔اور ثابت قدم رہیے جس طرح آپ کو حکم دیا گیا ہے۔اور نہ اتباع کیجیے ان کی خواہشات کا۔

-☆-

اللہ تعالٰی کے برگزیدہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں کو دعوت دی اور اس استقامت اور پامردی سے دعوت دی کہ دنیا کی کوئی بھی طاقت آپ کو آپ کے مشن سے دور نہ کرسکی۔جس ذات اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حکم دینے والا اللہ تعالٰی اور پھر استقامت بھی اس کی جانب سے ہو اس کو اس کے مشن سے کون دور کرسکتا ہے۔

دشمنوں نے آپ کا گھیرا تنگ کیا آپ کو شہید کرنے کے منصوبے بنائے آپ پر جنگیں مسلط کی گئیں۔ان سب صورتوں میں آپ کے پائے استقامت میں ذرہ برابر بھی لغزش نہ آئی بلکہ آپ کی دعوت میں دن بدن جوش بڑھتا چلا گیا اور یہی جوش دلوں کو فتح کرتا گیا۔بالآخر اس چشم فلک نے یہ

(۱) سورۃ الشوریٰ جزء من الآیۃ ۱۵

نظارہ دیکھا کہ جو آپ کے جانی دشمن تھے جانثار بن کر ابھرے۔ جو آپ کے مشن کو ختم کرنے کے لئے اپنی توانیاں صرف کرتے تھے پھر آپ کی دعوت پر یوں لپک کر آئے کہ اسی مشن کے علمبردار بن گئے بلکہ اس مشن میں اپنی جانوں کا نذرانہ بھی پیش کر دیا۔

-☆-

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں کو ظلمات سے نور کی طرف نکالتے ہیں

الٓرٰ کِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَیْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ بِاِذْنِ رَبِّهِمْ اِلٰى صِرَاطِ الْعَزِیْزِ الْحَمِیْدِ(1)

ترجمۃ :

ا-ل-ر ٥ یہ وہ کتاب ہے جسے ہم نے نازل فرمایا ہے آپ کی طرف تاکہ آپ لوگوں کو ظلمات -اندھیروں- سے نکال کر نور کی طرف لے جائیں ان کے رب کی اعانت واذن سے عزیز وحمید اللہ کے راستے پر۔

-☆-

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت مبارکہ سے پہلے دنیا اندھیروں میں غرق تھی۔ شرک وبت پرستی عام تھی ظلم وستم کے بازار گرم تھے جنگ وجدال کے ایک نہ ختم ہونے والا سلسلے جاری تھے۔

(1) سورۃ ابراہیم 14:1

کسی کا ناحق مال چھیننا کوئی عیب نہ سمجھا جاتا تھا جسے چاہا جاتا یا جس پر بس چلتا اسے غلام بنالیا جاتا۔

اللہ تعالیٰ کی رحمت کو اس جہاں پر ترس آ گیا۔اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول کریم۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔رحم وکرم کی چادر لئے اس دنیا میں نمودار ہوئے۔حضور۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔نے اس پیار ومحبت سے لوگوں کو دعوت دی کہ لوگ گرویدہ ہوگئے۔شرک وکفر کے اندھیرے چھٹنے لگے ظلم وستم کی آگ سرد پڑنے لگی جنگ وجدال کا سلسلہ اختتام کو پہنچا۔

حضور نبی کریم۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔نے باذنہ تعالیٰ لوگوں کو اندھیروں سے نکال کر نور میں یوں داخل کیا کہ دنیا اس نور سے جگمگا اٹھی۔ہر طرف سکھ کا سانس لیا جانے لگا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انسانیت کو کفر وشرک کے اندھیروں سے نکال کر اسلام کے نور میں داخل کردیا۔ ظلم وبربریت کے اندھیروں سے نکال کر رحم وکرم کے نور میں داخل کردیا، فسق فجور کے اندھیروں سے نکال کر نیکی وپارسائی کے نور میں داخل کردیا۔جنگ وجدال کے اندھیروں سے نکال کر امن وسلامتی کے نور میں داخل کردیا۔نفرت وعدوات کے اندھیروں سے نکال کر محبت وبھائی چارہ کے نور میں داخل کردیا۔

یہ سب کچھ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پر حکمت دعوت کا نتیجہ تھا۔آپ کی اسی دعوت نے دنیا کا نقشہ بدل دیا اور انسان کو جو حیوانوں سے بدتر زندگی گزار رہا تھا انسانیت کی معراج سے آشنا کر دیا اور اس انسان کو اتنا پاک کردیا کہ قدسی بھی سلامی کے لئے تیار ہوگئے۔

-☆-

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کی
آیات کی تلاوت فرماتے تزکیہ نفس کرتے ہیں
کتاب وحکمت کی تعلیم دیتے ہیں اور اس
چیز کا علم دیتے ہیں جو وہ نہیں جانتے

كَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْكُمْ رَسُوْلًا مِّنْكُمْ يَتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِنَا وَيُزَكِّيْكُمْ وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُعَلِّمُكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ [1]

ترجمة :

جیسا کہ بھیجا ہم نے تمہارے پاس رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تم میں سے، پڑھ کر سناتا ہے تمہیں ہماری آیتیں اور پاک کرتا ہے تمہیں اور سکھاتا ہے تمہیں کتاب وحکمت اور تعلیم دیتا ہے تمہیں ایسی باتوں کی جنہیں تم جانتے ہی نہیں تھے۔

-☆-

(۱) سورۃ البقرۃ ۱۵۱

تزکیہ:

حضور نبی کریم۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔کا ایک وصف تزکیہ فرمانا ہے۔حضور۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔کی ذات اقدس واطہر اتنی طیب وطاہر ہے کہ آپ جس پر بھی نظر کرم فرماتے ہیں وہ پاک وصاف ہو جاتا ہے۔وہ دل جو پہلے غلاظت سے بھرا رہتا تھا آپ کی ایک نظر رحمت سے اتنا پاک ہو جاتا کہ آئینہ کی طرح چمکنے لگتا۔

نفرت وعداوت سے بھر پور دلوں کو اتنا پاک کرتے کہ وہ محبت والفت کا سر چشمہ بن جاتے۔
فسق وفجور کے دلدادہ لوگوں کو اتنا پاک کرتے کہ وہ تقوی وطہارت کی مثال بن جاتے دیکھئے دیکھئے!

نفرت وعدوات سے بھرا دل لیکر عمیر عازم مدینہ ہوتا ہے۔زہر میں بجھی تلوار گلے میں حمائل کرکے قتل کے برے ارادے سے مسجد نبوی کے باہر پہنچتا ہے۔حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک نظر کرم سے اسے یوں پاک کر دیا جاتا ہے کہ پھر وہ اسلام کا نڈر داعیہ بن جاتا ہے اور اپنی زندگی اشاعت اسلام کیلئے وقف کر دیتا ہے۔

بدنصیبوں کے سردار ابوجہل کا بیٹا عکرمہ جو خود بھی دشمنی میں اپنے باپ سے پیچھے نہ تھا لیکن جب نظر کرم ہوگئی وہ اتنا پاک ہوگیا کہ آغوش اسلام میں آنے کے بعد رات بھر قرآن کی تلاوت کرتا اور روتا رہتا تھا۔بالآخر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ختم نبوت کے پرچم کی حفاظت کرتے ہوئے یمامہ کی سرزمین میں جام شہادت نوش کرگیا۔

تعلیم کتاب وحکمت:

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصف جمیل ہے آپ کتاب وحکمت کی تعلیم دیتے تھے۔عرب کے ان پڑھ اجڈ جب آپ کے دامن رحمت سے وابستہ ہوئے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعوت پر لبیک کہا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو کتاب وحکمت کی وہ تعلیم دی کہ دنیا کا علم تو ایک طرف ان کی نگاہ میں عالم بالا کے اسرار بھی عیاں ہوگئے اور اسرار غیبیہ کے راز داں ہوگئے۔

دعوت

انبیاء کرام علیہم السلام کا وظیفہ

وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِیْ كُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ ۔۱

ترجمۃ :

اور ہم نے بھیجا ہر امت میں ایک رسول جو انہیں یہ تعلیم دے کہ عبادت کرو اللہ تعالیٰ کی اور دور رہو طاغوت سے۔

-☆-

وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِیْنَ اِلَّا مُبَشِّرِیْنَ وَمُنْذِرِیْنَ ۔۲

ترجمۃ :

اور ہم نہیں بھیجتے رسولوں کو مگر خوشخبری سنانے کیلئے اور عذاب جہنم سے ڈرانے کیلئے۔

-☆-

(۱) سورۃ النحل آیت ۳۶

(۲) سورۃ الانعام جزء ۷ آیت ۴۸

حضرت نوح علیہ السلام کی دعوت

قَالَ رَبِّ اِنِّیْ دَعَوْتُ قَوْمِیْ لَیْلًا وَّنَهَارًا ۝ فَلَمْ یَزِدْهُمْ دُعَآءِیْۤ اِلَّا فِرَارًا ۝ وَاِنِّیْ كُلَّمَا دَعَوْتُهُمْ لِتَغْفِرَ لَهُمْ جَعَلُوْۤا اَصَابِعَهُمْ فِیْۤ اٰذَانِهِمْ وَاسْتَغْشَوْا ثِیَابَهُمْ وَاَصَرُّوْا وَاسْتَكْبَرُوا اسْتِكْبَارًا ۝ ثُمَّ اِنِّیْ دَعَوْتُهُمْ جِهَارًا ۝ ثُمَّ اِنِّیْۤ اَعْلَنْتُ لَهُمْ وَاَسْرَرْتُ لَهُمْ اِسْرَارًا ۝ فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا ۝[1]

ترجمہ:

نوح نے عرض کی اے میرے رب! میں نے دعوت دی اپنی قوم کو رات کے وقت اور دن کے وقت لیکن میری دعوت کے باعث انکے فرار ونفرت میں اضافہ ہوا۔ اور جب بھی میں نے انہیں بلایا تا کہ تو ان کو بخش دے تو ہر بار انہوں نے اپنی انگلیاں اپنے کانوں میں ٹھونس لیں اور اپنے اوپر لپیٹ لیے اپنے کپڑے اور، اڑ گئے کفر اور پرلے درجے کے متکبر بن گئے۔ پھر بھی میں نے ان کو بلند آواز سے دعوت دی۔ پھر انہیں کھلے بندوں بھی سمجھایا اور چپکے بھی انہیں تلقین کی۔ پس میں نے کہا ابھی وقت ہے معافی مانگ لو اپنے رب سے بے شک وہ بہت بخشنے والا ہے۔

-☆-

(۱) سورۃ نوح: ۵-۱۰

انبیاء کرام علیہم السلام نے
اپنی امتوں کو حکم دیا کہ وہ داعی بن جائیں

مَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّؤْتِيَهُ اللّٰهُ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُوْلَ لِلنَّاسِ كُوْنُوْا عِبَادًا لِّيْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ كُوْنُوْا رَبّٰنِيّٖنَ بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُوْنَ الْكِتَابَ وَبِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ [1]

ترجمة :

نہیں ہے مناسب کسی انسان کیلئے کہ جب عطا فرمادے اللہ تعالیٰ کتاب، حکومت اور نبوت تو پھر وہ کہنے لگے لوگوں سے کہ بن جاؤ میرے بندے اللہ کو چھوڑ کر۔ وہ تو یہ کہے گا کہ بن جاؤ اللہ والے اس لیے کہ تم دوسروں کو تعلیم دیتے رہتے تھے کتاب کی اور بوجہ اسکے کہ تم خود بھی اسے پڑھتے تھے۔

-☆-

(۱) سورۃ آل عمران آیت ۷۹

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا – فِيْ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى:

وَلٰكِنْ كُوْنُوْا رَبّٰنِيّٖنَ . فَقَالَ: كُوْنُوْا حُكَمَاءَ فُقَهَاءَ .

وَقَالَ الْبُخَارِيُّ: وَيُقَالُ اَلرَّبَّانِيُّ:

اَلَّذِيْ يُرَبِّي النَّاسَ بِصِغَارِ الْعِلْمِ قَبْلَ كِبَارِهٖ.(1)

ترجمة الحديث

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اللہ تعالیٰ کے ارشاد

وَلٰكِنْ كُوْنُوْا رَبّٰنِيّٖنَ کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا:

ہو جاؤ علم وحکمت والے اور فقہ ودانائی والے ۔

حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

ربانی اسے کہتے ہیں:

جو لوگوں کی تربیت کرے چھوٹے علم کے ذریعے بڑے علم سے پہلے ۔

-☆-

(۱) صحیح البخاری

فتح الباری (۱/۱۶۰)

کنوز الدعوۃ الی اللہ صفحہ ۲۱۸

دعوت الی اللہ

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے متبعین کا طریقہ وشیوہ ہے

قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ عَلٰى بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ وَمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۔[1]

ترجمة :

آپ فرمادیجیے یہ میرا راستہ ہے میں تو بلاتا ہوں اللہ تعالیٰ کی طرف واضح دلیل پر ہوں میں اور جو میری پیروی کرتے ہیں وہ بھی اللہ کی طرف بلاتے ہیں۔ اور ہر عیب سے پاک ہے اللہ تعالیٰ اور نہیں ہوں میں مشرکوں سے۔

-☆-

(۱) سورۃ یوسف آیت ۱۰۸

دعوت حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد کے مطابق اس امت پر فرض ہے

عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو – رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا – اَنَّ النَّبِیَّ – صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ – قَالَ:

بَلِّغُوْ عَنِّیْ وَلَوْ آیَۃً.

ترجمۃ الحدیث،

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

میرا پیغام پہنچا دو اگرچہ ایک آیت ہی ہو۔

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۳۴۶۱)	جلد۲	صفحہ۱۰۷۶
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۶۲۵۶)	جلد۱۴	صفحہ۱۴۹
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط البخاری		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۱۹۸)	جلد۱	صفحہ۱۴۷
جامع الاصول	رقم الحدیث (۵۸۵۰)	جلد۸	صفحہ۱۸
قال المحقق	صحیح		

اے اہلِ اسلام!

کبھی ہم نے اس مبارک ارشاد پر غور کیا۔ کیا حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیغام وارشادِ مبارک کو دوسروں تک پہنچانے کی کبھی زحمت گوارا کی۔ وہ نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو اپنی امت پر انتہائی شفیق ہیں اور امت کی بھلائی وعافیت کے حریص ہیں۔ ان سے نسبتِ غلامی کا تقاضا ہے کہ ہم حضور نبی کریم ۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کے ارشادات کو عام کریں۔ اپنے بیگانے تک پہنچائیں، ماننے نہ ماننے والوں تک پہنچائیں۔

شاید ہماری زبانیں ہمارے قلم میں اتنی طاقت نہ ہو کہ وہ دوسرے پر اثر انداز ہو سکے لیکن یہ عین ممکن ہے کہ اس ذات اقدس واطہر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان مبارک سے نکلے ہوئے ارشادات جو خود اتنے اثر انگیز ہیں وہ دلوں کی دنیا بدل دیں۔

ہم تو صرف ارشادِ گرامی پر عمل کرتے ہوئے آپ کی زبان اقدس سے نکلے ہوئے قطرۂ شبنم سے پاک کلمات دوسروں تک پہنچائیں گے۔ آگے ارشادات مبارکہ کی اپنی تاثیر ہے کہ کبھی کبھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان اقدس سے نکلا ہوا ایک ارشادِ مبارک انسان کی کئی نسلوں کو سنوار جاتا ہے۔

وَمَا ذٰلِکَ عَلَی اللّٰہِ بِعَزِیْزٍ۔

-☆-

صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۶۶۹)	جلد ۳	صفحہ ۲۲
قال الالبانی	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۶۴۸۶)	جلد ۶	صفحہ ۴۱
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۶۸۸۸)	جلد ۷	صفحہ ۳۷۳
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۷۰۰۶)	جلد ۷	صفحہ ۴۴۴
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۲۸۳۷)	جلد ۱	صفحہ ۵۴۶
قال الالبانی	صحیح		

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی

حاضر و موجود غیر حاضر اور غائب کو میرا ارشاد پہنچا دے

عَنْ اَبِیْ بَكْرَةَ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : خَطَبَنَا النَّبِیُّ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – یَوْمَ النَّحْرِ قَالَ :

اَلَا هَلْ بَلَّغْتُ . قَالُوْا : نَعَمْ قَالَ :

اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ ، فَلْیُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ ، فَرُبَّ مُبَلَّغٍ اَوْعٰى مِنْ سَامِعٍ .

صحیح البخاری	رقم الحدیث (٦٧)	جلد١	صفحہ٣٩
صحیح البخاری	رقم الحدیث (١٠٥)	جلد١	صفحہ٦١
صحیح البخاری	رقم الحدیث (١٧٤١)	جلد١	صفحہ٥١٣
صحیح البخاری	رقم الحدیث (٣١٩٧)	جلد٢	صفحہ٩٨٧
صحیح البخاری	رقم الحدیث (٤٤٠٦)	جلد٣	صفحہ١٣٣٩
صحیح البخاری	رقم الحدیث (٤٦٦٢)	جلد٣	صفحہ١٢٣٩
صحیح البخاری	رقم الحدیث (٥٥٥٠)	جلد٤	صفحہ١٧٨٤
صحیح البخاری	رقم الحدیث (٧٠٧٨)	جلد٤	صفحہ٣٣١٤
صحیح البخاری	رقم الحدیث (٧٤٤٧)	جلد٤	صفحہ٣٣٣٥

ترجمة الحديث،

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یوم نحر خطبہ ارشاد فرمایا، ارشاد فرمایا:

کیا میں نے اللہ کا ارشاد پہنچا دیا؟ سب نے عرض کی:

ہاں یا رسول اللہ! حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اے اللہ! گواہ ہو جا میں نے تیرا حکم وارشاد لوگوں تک پہنچا دیا پس اب موجود غائب کو پیغام پہنچا دے، کتنے ایسے لوگ ہیں جن تک پیغام پہنچایا جاتا ہے زیادہ یاد رکھنے والے ہیں پیغام سننے والے سے۔

-☆-

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۶۷۹)	جلد۳	صفحہ۱۳۰۵
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۴۳۸۳)	جلد۳	صفحہ۱۲۹
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۴۳۸۴)	جلد۳	صفحہ۱۳۰
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۴۳۸۵)	جلد۳	صفحہ۱۳۱
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۴۳۸۶)	جلد۳	صفحہ۱۳۱
السنن الکبریٰ	رقم الحدیث (۴۰۷۷)	جلد۲	صفحہ۱۸۹
السنن الکبریٰ	رقم الحدیث (۴۰۷۸)	جلد۲	صفحہ۱۹۰
السنن الکبریٰ	رقم الحدیث (۴۲۰۱)	جلد۲	صفحہ۲۳۲
السنن الکبریٰ	رقم الحدیث (۵۸۱۹)	جلد۵	صفحہ۳۶۵
السنن الکبریٰ	رقم الحدیث (۵۸۲۰)	جلد۵	صفحہ۳۶۵
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۲۵۹۲)	جلد۳	صفحہ۹۲
قال الالبانی	متفق علیہ		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۳۸۴۸)	جلد۹	صفحہ۱۵۸
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		
جامع الاصول	رقم الحدیث (۵۵)	جلد۱	صفحہ۱۸۶
قال المحقق	صحیح		
صحیح سنن ابوداؤد	رقم الحدیث (۱۹۴۷)	جلد۱	صفحہ۵۴۷
قال الالبانی	صحیح		

الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۲۱۵۹)	جلد۳	صفحہ۲۸۶
قال المحقق	صحیح		
الجامع لشعب الایمان	رقم الحدیث (۵۷۰۳)	جلد۷	صفحہ۳۲۴
قال المحقق	اسنادہ صحیح		
الجامع لشعب الایمان	رقم الحدیث (۳۵۴۳)	جلد۵	صفحہ۳۳۹
قال المحقق	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۰۲۶۵)	جلد۱۵	صفحہ۲۰۰
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۰۲۶۶)	جلد۱۵	صفحہ۲۰۰
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۰۲۸۶)	جلد۱۵	صفحہ۲۰۶
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۰۲۹۸)	جلد۱۵	صفحہ۲۱۰
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۰۳۷۷)	جلد۱۵	صفحہ۲۳۱
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سے بیعت، دعوت پر

عَنْ جُرِيْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ:

بَايَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – عَلٰى إِقَامِ الصَّلَاةِ ، وَإِيْتَاءِ الزَّكَاةِ ، وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ .

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۵۷)	جلد ۱	صفحہ ۴۳
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۵۲۴)	جلد ۱	صفحہ ۱۷۸
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۴۰۱)	جلد ۱	صفحہ ۴۱۷
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۲۱۵۷)	جلد ۲	صفحہ ۲۳۹
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۲۷۱۵)	جلد ۲	صفحہ ۸۲۸
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۵۶)	جلد ۱	صفحہ ۷۵
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۹۹)	جلد ۱	صفحہ ۸۷
السنن الکبری	رقم الحدیث (۳۱۷)	جلد ۳	صفحہ ۲۰۳
السنن الکبری	رقم الحدیث (۷۷۳۳)	جلد ۷	صفحہ ۱۷۲
السنن الکبری	رقم الحدیث (۷۷۵۰)	جلد ۷	صفحہ ۱۸۰
السنن الکبری	رقم الحدیث (۷۷۵۱)	جلد ۷	صفحہ ۱۸۰

ترجمة الحديث،

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

میں نے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کی کہ نماز قائم کروں گا، زکوۃ ادا کروں گا اور ہر مسلم سے خیر خواہی کروں گا۔

-☆-

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۴۵۴۵)	جلد ۱۰	صفحہ ۴۱۱
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرطھما		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۱۹۲۵)	جلد ۲	صفحہ ۳۵۰
قال الالبانی:	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۹۰۶۳)	جلد ۱۴	صفحہ ۴۰۰
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۹۰۶۴)	جلد ۱۴	صفحہ ۴۰۰
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۹۰۹۱)	جلد ۱۴	صفحہ ۴۰۸
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۹۱۲۵)	جلد ۱۴	صفحہ ۴۱۷
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۹۱۳۵)	جلد ۱۴	صفحہ ۴۱۹
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۹۱۴۲)	جلد ۱۴	صفحہ ۴۲۰
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۹۱۴۵)	جلد ۱۴	صفحہ ۴۲۱
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۴۸۹۵)	جلد ۳	صفحہ ۳۲۵
قال الالبانی:	متفق علیہ		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۲۶۳۰)	جلد ۲	صفحہ ۵۶۴
قال المحقق	صحیح		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱۱۱۲)	جلد ۱	صفحہ ۵۸۶
قال المحقق	صحیح		

عالم کے لئے آسمان وزمین میں بسنے والے استغفار کرتے ہیں

بلکہ پانی میں مچھلیاں بھی استغفار کرتی ہیں

عالم کی فضیلت عابد پر ایسے ہے جیسے چاند کی

فضیلت باقی تاروں پر، علماء انبیاء کے وارث ہیں

عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ – صَلَّی اللّٰهِ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – یَقُوْلُ:

مَنْ سَلَکَ طَرِیْقاً یَلْتَمِسُ فِیْهِ عِلْماً سَهَّلَ اللّٰهُ لَهٗ طَرِیْقاً اِلَی الْجَنَّةِ ،

وَاِنَّ الْمَلَائِکَةَ لَتَضَعُ اَجْنِحَتَهَا لِطَالِبِ الْعِلْمِ رِضًا بِمَا یَصْنَعُ ،

وَاِنَّ الْعَالِمَ لَیَسْتَغْفِرُلَهٗ مَنْ فِی السَّمٰوَاتِ وَمَن فِی الْاَرْضِ ، حَتّٰی الْحِیْتَانُ فِی الْمَاءِ ، وَفَضْلُ الْعَالِمِ عَلَی الْعَابِدِ کَفَضْلِ الْقَمَرِ عَلٰی سَائِرِ الْکَوَاکِبِ ،

وَاِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَةُ الْاَنْبِیَاءِ ، وَاِنَّ الْاَنْبِیَاءَ لَمْ یُوَرِّثُوا دِیْنَاراً وَلَا دِرْهَماً ، اِنَّمَا وَرَّثُوا الْعِلْمَ ، فَمَنْ اَخَذَهٗ اَخَذَ بِحَظٍّ وَافِرٍ .

ترجمة الحديث:

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے سنا حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرما رہے تھے:

صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۳۶۴۳)	جلد۲	صفحہ۴۰۸
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۳۶۴۱)	جلد۲	صفحہ۴۰۷
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۶۴۶)	جلد۲	صفحہ۵۷
قال الالبانی	صحیح		
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۲۲۹۸)	جلد۲	صفحہ۱۰۷۹
قال الالبانی	صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۸۴)	جلد۱	صفحہ۲۸۴
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرطھما		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۹۴۳۵)	جلد۹	صفحہ۱۵۹
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۲۲۳)	جلد۱	صفحہ۱۳۵
قال محمود محمد محمود	الحدیث صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۹۲۸)	جلد۲	صفحہ۲۷۲
قال الالبانی	صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۹۲۹)	جلد۲	صفحہ۲۷۲
قال الالبانی	صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۹۳۲)	جلد۳	صفحہ۲۱۲
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۹۳۳)	جلد۳	صفحہ۲۱۳
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۵۱۰۶)	جلد۴	صفحہ۱۲۰
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۷۰)	جلد۱	صفحہ۱۳۸
قال الالبانی	حذا احدیث حسن		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۸۴)	جلد۱	صفحہ۱۳۸
قال الالبانی	حذا احدیث صحیح		

جس نے کوئی راستہ طے کیا علم حاصل کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت تک راستہ آسان کر دیتا ہے۔

بے شک طالب علم کے لئے فرشتے اپنے پر بچھا دیتے ہیں جو وہ کر رہا ہے اس سے خوش ہو کر۔

بے شک عالم کے لئے استغفار کرتی ہے آسمانوں اور زمین کی تمام مخلوق یہاں تک کہ مچھلیاں پانی میں اس کے لئے استغفار کرتی ہیں۔

عالم کی عابد پر فضیلت ایسے ہے جیسے چاند کی فضیلت باقی تاروں پر۔

بے شک علماء انبیاء کے وارث ہیں انبیاء دینار و درہم کے وارث نہیں بناتے وہ تو علم کا وارث بناتے ہیں۔ جس نے اس علم کو لے لیا (حاصل کر لیا) اس نے ان کی وراثت سے کافی حصہ لے لیا۔

-☆-

دعوت حکمت کے ساتھ اور
عمدہ حسین وعظ و نصیحت کے ساتھ

اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِىْ هِىَ اَحْسَنُ [1]

ترجمة:

اے محبوب! بلایئے (لوگوں کو) اپنے رب کی راہ کی طرف حکمت سے اور عمدہ نصیحت سے اور ان سے بحث و مناظرہ اس انداز سے کیجیے جو بڑا پسندیدہ اور شائستہ ہو۔

-☆-

(۱) سورۃ النحل جزء من الآیۃ ۱۲۵

خسارہ ونقصان

سے پاک لوگ

وَالْعَصْرِ ۝ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ ۝ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ۝(1)

ترجمہ:

قسم ہے زمانے کی۔ یقیناً ہر انسان خسارہ میں ہے۔ سوائے ان خوش نصیبوں کے جو ایمان لے آئے اور نیک عمل کرتے رہے۔ نیز ایک دوسرے کو حق کی تلقین کرتے رہے اور ایک دوسرے کو صبر کی تاکید کرتے رہے۔

-☆-

(1) سورۃ العصر آیت ۱ تا ۳

امام المفسرین حضرت امام فخر الدین الرازی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد گرامی:

فِيْهَا وَعِيْدٌ شَدِيْدٌ ، وَذٰلِكَ لِاَنَّ اللّٰهَ حَكَمَ بِالْخَسَارَةِ عَلٰى جَمِيْعِ النَّاسِ اِلَّا مَنْ كَانَ آتِيًا بِهٰذِهِ الْاَشْيَاءِ الْاَرْبَعَةِ ، وَهِيَ:

الْاِيْمَانُ ، وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ ، وَالتَّوَاصِيْ بِالْحَقِّ ، وَالتَّوَاصِيْ بِالصَّبْرِ ، فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى اَنَّ النَّجَاةَ مُعَلَّقَةٌ بِمَجْمُوْعِ هٰذِهِ الْاُمُوْرِ ، وَاَنَّهُ كَمَا يَلْزِمُ الْمُكَلَّفَ تَحْصِيْلُ مَا يَخُصُّ نَفْسَهُ ، فَكَذٰلِكَ يَلْزَمُهُ فِيْ غَيْرِهِ اُمُوْرٌ ، مِنْهَا:

الدُّعَاءُ اِلَى الدِّيْنِ ، وَالنَّصِيْحَةُ ، وَالْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ، وَاَنْ يُحِبَّ لَهُ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ.

ترجمة:

اس سورت میں بڑی سخت وعید ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تمام لوگوں پر خسارہ کا حکم لگایا مگر خسارہ سے وہی لوگ محفوظ ہیں جو ان چار چیزوں سے متصف ہیں۔

(۱) ایمان

(۲) عمل صالح

(۳) حق کی وصیت وتلقین

(۴) صبر کی وصیت وتلقین

اس ارشاد مبارکہ سے یہ بات واضح ہوگئی کہ نجات ان چار امور کے مجموعہ سے متعلق ہے جیسے مکلّف پر ان چیزوں کا حصول لازم ہے جو اس کی اپنی ذات کیساتھ خاص ہیں ایسے ہی وہ امور بھی لازم ہیں جنکا تعلق دیگر کے امور کیساتھ ہے ان میں سے

(۱) دین کی دعوت دینا

(۱) التفسیر الکبیر صفحہ ۸۹،۸۰ جلد ۳۲

(۲) ان کے لئے نصیحت

(۳) امر بالمعروف۔ نیکی کا حکم دینا۔

(۴) نہی عن المنکر۔ برائی سے روکنا۔

(۵) ان کے لئے وہ پسند کرے جو وہ اپنے لئے پسند کرتا ہے۔

-☆-

دعوت دینے والی جماعت

کا وجود ضروری ہے

وَلْتَکُنْ مِّنْکُمْ اُمَّۃٌ یَّدْعُوْنَ اِلَی الْخَیْرِ وَیَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْھَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ وَاُوْلٰٓئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۔[1]

ترجمة:

ضرور ہونی چاہیے تم میں ایک جماعت جو بلایا کرے نیکی کی طرف اور حکم دیا کرے بھلائی کا اور روکا کرے بدی سے اور یہی لوگ کامیاب وکامران ہیں۔

-☆-

فلاح ادھوری اور نا تمام کامیابی کو نہیں کہتے بلکہ فلاح کا لفظ ہمہ جہت کامل کامیابی کیلئے بولا جاتا ہے۔اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد گرامی اس جماعت کیلئے کتنی بڑی نوید ہے جو جماعت دعوت الی اللہ کا فریضہ سرانجام دیتی ہے۔اللہ کی طرف بلانے والی جماعت، دین اسلام کا علم بلند کرنے والی جماعت، دین حق کی شمع ہاتھ میں لے کر تاریک جہاں کو منور کرنے والی جماعت۔

(۱) سورۃ آل عمران آیت ۱۰۴

مبارک ہو ایسے افراد کو جو اس جماعت میں شامل ہیں جو لوگوں کو دعوت خیر دیتی ہے، نیکی کا حکم دیتی ہے، نیکی کا نور بکھیرتی ہے۔ بدی سے روکتی ہے اور بدی کی ظلمت مٹانا چاہتی ہے۔

اے اہل اسلام!

آیئے ہم سب مل کر دین حق کی اشاعت و ترویج کی کوشش کریں، اسلام کی پیاری تعلیمات عام کرنے کی سعی کریں۔ دین حق کی نور بھری ہدایات سے لوگوں کے سینے منور کرنے کی کوشش کریں پھر یقیناً اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کے مطابق ہمیں کامیابی، مکمل کامیابی، ہمہ جہت کامیابی اور لازمی کامیابی سے سرفراز فرمائے گا۔

-☆-

دعوت مومنوں کے لئے فائدہ مند

وَذَكِّرْ فَإِنَّ الذِّكْرَىٰ تَنفَعُ الْمُؤْمِنِينَ ۔[1]

اور آپ سمجھاتے رہیے یقیناً سمجھانا اہل ایمان کے لئے فائدہ بخش ہے۔

-☆-

لوگوں کو وعظ ونصیحت کرنا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا طریقہ مبارکہ ہے اور آپ کے نیازمندوں، آپ کے اطاعت شعار امتیوں کا وطیرہ ہے۔ یہ پندونصائح یہ وعظ وارشاد اھل ایمان کو نفع پہنچاتا ہے۔ جس کو اللہ تعالیٰ نفع کہہ رہا ہو اس کی افادیت کا کون انکار کرسکتا ہے۔

آیئے پہلے اپنے نفس کو پندونصیحت کریں پھر اپنے اہل خانہ کو سمجھائیں، پھر اطراف عالم میں پھیل کر دین کا نور بکھیرنے کی کوشش کریں۔ قیامت تک یہ دین باقی رہنے والا ہے، یہ دین آہستہ آہستہ دھیرے دھیرے دنیا کے گوشہ گوشہ میں پھیل رہا ہے۔ وہ وقت دور نہیں جب دنیا کے ہر خطہ سے صبح وشام حی علی الصلاۃ کی مسحور کن آوازیں آئیں گی۔ اور اہل اسلام بڑی محبت وچاہت سے اللہ ذوالجلال والاکرام کی بارگاہ میں اپنا سر جھکا کر سبحان ربی الاعلیٰ کے ورد کی گونج مچادیں گے۔

(۱) سورۃ الذاریات آیت ۵۵

بدی کو مٹا دیجئے

قوت بازو سے

زبان سے یا دل سے

عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ :

أَوَّلُ مَنْ بَدَأَ بِالْخُطْبَةِ يَوْمَ الْعِيدِ قَبْلَ الصَّلَاةِ مَرْوَانُ فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ: اَلصَّلَاةُ قَبْلَ الْخُطْبَةِ ؟ فَقَالَ:

قَدْ تُرِكَ مَا هُنَالِكَ فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ : أَمَّا هٰذَا فَقَدْ قَضٰى مَا عَلَيْهِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – يَقُوْلُ:

مَنْ رَاٰى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهٖ فَإِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهٖ ، فَإِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهٖ وَذٰلِكَ اَضْعَفُ الْإِيْمَانِ.

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۴۹)	جلد۱	صفحہ ۶۹
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۶۲۵۰)	جلد۲	صفحہ ۱۰۷۳
قال الالبانی	حدا الحدیث صحیح =		

= الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۳۳۹۷)	جلد۳	صفحہ ۱۷۶
قال المحقق	ھذا الحدیث صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۱۷۲)	جلد۴	صفحہ ۴۲۹
قال الالبانی	ھذا الحدیث صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۲۷۵)	جلد۴	صفحہ ۱۱۸
قال محمود محمد محمود	الحدیث صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۲۰۱۳)	جلد۴	صفحہ ۴۰۵
قال محمود محمد محمود	الحدیث صحیح		
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۵۰۲۳)	جلد۳	صفحہ ۳۴۶
قال الالبانی	ھذا الحدیث صحیح		
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۵۰۲۴)	جلد۳	صفحہ ۳۴۶
قال الالبانی	ھذا الحدیث صحیح		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۵۰۶۵)	جلد۴	صفحہ ۴۸۳
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۲۳۰۲)	جلد۲	صفحہ ۵۷۴
قال الالبانی	ھذا الحدیث حسن صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۳۰۶)	جلد۱	صفحہ ۵۴۰
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۳۰۷)	جلد۱	صفحہ ۵۴۱
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۱۰۹۳)	جلد۱۰	صفحہ ۲۶
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۱۰۱۵)	جلد۱۰	صفحہ ۳۵
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۱۳۹۸)	جلد۱۰	صفحہ ۱۵۴
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۱۴۳۰)	جلد۱۰	صفحہ ۱۶۴
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
صحیح سنن ابوداؤد	رقم الحدیث (۴۳۴۰)	جلد۳	صفحہ ۳۶
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن ابوداؤد	رقم الحدیث (۱۱۴۰)	جلد۱	صفحہ ۳۱۲
قال الالبانی	صحیح		

ترجمة الحدیث،

حضرت طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عید کے دن نماز سے قبل خطبہ دینا سب سے پہلے مروان بن حکم نے شروع کیا تو ایک آدمی نے اس سے کہا: نماز خطبہ سے پہلے ہے؟ مروان نے کہا کہ وہ بات اب متروک ہو چکی ہے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اس شخص نے اپنی ذمہ داری ادا کر دی ہے، میں نے سنا حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرما رہے تھے:

تم میں سے جو کوئی برائی دیکھے اسے چاہئے کہ وہ اسے قوت بازو سے بدل دے۔ اگر وہ اس کی طاقت نہیں رکھتا تو اسے زبان سے (وعظ وارشاد) سے بدل دے۔ اگر وہ اس کی طاقت نہیں رکھتا تو اسے دل سے دعا کر کے بارگاہ الٰہی میں التجا کر کے بدل دے اور صرف دعا پر انحصار کمزور ترین ایمان ہے۔

-☆-

نیکی وبدی، خیر وشر کی جنگ شروع دن سے جاری ہے اور جب تک لیل ونہار کا سلسلہ ہے یہ جنگ جاری رہے گی۔ اگر نیکی کا غلبہ ہے تو ہر طرف خیر ہی خیر ہے، ہر طرف بہار ہی بہار ہے، ہر طرف امن وسکون اور پیار ہے۔ لیکن اگر بدی کا غلبہ ہو گیا تو چار سو شر پھیل جائے گا، ہر طرف خزاں کا منظر ہو گا۔ لوٹ مار، بے سکونی وبے اطمینانی، نفس پرستی اور خواہشات نفسانی کا زور ہو گا۔ اس لئے نیکی کو پھیلانے کی کوشش کرتے ہیں اور بدی کو مٹانے کی سعی کرتے ہیں۔ بدی بدی ہے اس کو پنپنے کا موقع نہیں دیتے، اس کو جڑ پکڑنے کا وقت نہیں دیتے، بلکہ ہمہ وقت بدی کو مٹانے اس کا اثر ختم کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ان شاء اللہ جب بدی دیکھے گی کہ مجھے یہاں سکون نہیں تو وہ خود بھاگ جائے گی۔ پھر نیکی وخیر کا بسیرا ہو گا جس سے ہم کیا ہماری نسلیں سنور جائیں گی۔

بدی کو ختم کرنے کیلئے قوت بازو کا سہارا لیتے ہیں۔ ایمان والے کے ہاتھوں میں وہ طاقت ہوتی ہے کہ جملہ شیطان قوتیں اس کا مقابلہ نہیں کر سکتیں۔

ہاتھ ہے اللہ کا بندہ مومن کا ہاتھ

غالب وکار آفریں کارکشا کارساز

اگر حالات ایسے ہوں کہ قوت بازو استعمال نہیں ہوسکتی تو اپنی زبان کی طاقت کو اس سمت لگائے، زبان کی مٹھاس سے بدی کی کڑواہٹ کوختم کرنے کی کوشش کریں۔زبان سے نکلے ہوئے نور بھرے کلمات سے کفر کے ظلمت خانہ کی جڑیں کھوکھلی کردیں۔

ایک مومن، سچے مومن کی زبان بھی کم طاقت ورنہیں ہے یہ زبان کی اثر آفرینی ہے کہ دنیا کے جن خطوں میں کبھی مجاھد اسلام داخل ہی نہیں ہوئے وہاں بھی اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ماننے والوں کی تعداد میں اضافہ ہورہا ہے۔جہاں اسلامی فوج کبھی گئی ہی نہیں اس علاقے کا اسلام کی آغوش میں آجانا یہ اھل اسلام کی زبان، سچی اور سچی زبان کا کارنامہ ہے۔

اگر ایسی جگہ ہو جہاں زبان بھی استعمال نہ ہوسکتی ہو یا مومن کسی مصلحت کا شکار ہوگیا ہو تو پھر اسے بدی مٹانے کیلئے دل کے دریچے وا کرنا ہوں گے۔

سب سے پہلے دل سے بدی کے خلاف نفرت اٹھے پھر انسان رات کے سناٹے میں اللہ وحدہ لاشریک کی بارگاہ میں دعائیں مانگے!

اے خالق ومالک!

اے پاک پروردگار!

اے دین حق دین اسلام کے رکھوالے!

تیری جناب میں اس بندہ ناتواں کی عاجزانہ درخواست ہے کہ اسلام کا بول بالا کردے، اسلام کے دشمنوں کو اسلام کا والا وشیدا کردے۔انہیں اپنی رحمت وکرم سے دین حق کی وہ آغوش نصیب فرما کہ پھر وہ کیا ان کی نسلیں بھی تیرے دین کی محافظ ونگہبان بن جائیں۔

-☆-

سب سے بہتر افضل امت

كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ
وَتُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ ۔ (۱)

ترجمة :

ہوتم بہترین امت جو ظاہر کی گئی ہے لوگوں کی ہدایت و بھلائی کے لئے تم حکم دیتے ہو نیکی کا
اور روکتے ہو برائی سے اور ایمان رکھتے ہو اللہ پر ۔

امام ابن جریر الطبری فرماتے ہیں:

كُنْتُمْ خَيْرَ النَّاسِ عَلَى هَذَا الشَّرْطِ :
أَنْ تَأْمُرُوا بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوا بِاللَّهِ ۔ (۲)

تم سب لوگوں سے بہتر ہو اس شرط پر کہ
تم لوگوں کو نیکی کا حکم دو
تم لوگوں کو برائی سے روکو اور

(۱) سورۃ آل عمران آیت ۱۱۰
(۲) تفسیر الطبری رقم الاثر ۷۶۱۵

تم اللہ تعالیٰ پر ایمان لاؤ

یہ امت خیر الامم ہے، یہ امت دنیا میں بسنے والی تمام امتوں سے افضل و برتر ہے۔ شرط یہ ہے کہ یہ امت نیکی کا حکم دے اور برائی سے روکے اور ایمان کی دولت سے لبریز ہو۔

ہاں ہاں جب تک یہ امت نیکی کا حکم دیتی رہی اور برائی سے روکتی رہی، خیر و بھلائی کے پھیلانے کی کوشش کرتی رہی، گناہ و معصیت کے خلاف جنگ کرتی رہی تو یہ امت سب سے بہتر امت رہی۔ لیکن جیسے ہی اس نے اپنے اس فرض، فرض دعوت کو نظر انداز کر دیا کئی حصوں میں بٹ کر خود ہی اپنی طاقت و سطوت ختم کر بیٹھی۔

اے فرزندان اسلام!

اٹھئے! اپنے اس فرض کو پہچانئے، اللہ کے دین کی دعوت کا جھنڈا ہاتھ میں لے کر نکلئے پھر دیکھئے رحمت خداوندی کس شان سے تمہارا استقبال کرتی ہے۔

کاہلی اور سستی کو چھوڑیئے، نیکی کا حکم دیجئے، خود سراپا نیکی بن جایئے، نیکی کے نور سے عالم میں اجالا کر دیجئے۔

بدی کو مٹایئے، خود اپنے ہاتھ سے مٹانے کی سعی کیجئے۔ زبان کو استعمال کیجئے یا دل سے بدی کے ختم ہونے کی دعا ہی کر دیجئے پھر دیکھئے گا۔

وہی قرون اولیٰ والا نظارہ ہوگا، بڑی بڑی غیر مسلم حکومتیں کاسہ گدائی لئے تمہارے در پر حاضر ہونگی۔ آج جن کا طوطی بول رہا ہے ان شاء اللہ کل یہ تمہارے باج گزار ہوں گے۔ یہ اللہ کا وعدہ ہے، خدائی وعدہ پورا ہو کر رہتا ہے۔ کمی ہے تو صرف ہماری طرف سے ہے، ہم آج ہی کمر ہمت باندھ لیں، دین حق کے داعیہ بن جائیں، نیکی سے محبت اور اس کو پھیلانے کی سعی کریں بدی سے نفرت اور اس کو مٹانے کی کوشش کریں پھر دیکھئے گا ان شاء اللہ

سورج بعد میں غروب ہوگا اللہ تعالیٰ کا وعدہ پہلے پورا ہوگا۔

ہرقوم اور قبیلہ سے چند افراد دعوت کے لئے مخصوص ہونے چاہیے

وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِيَنْفِرُوْا كَآفَّةً فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِي الدِّيْنِ وَلِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْٓا اِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُوْنَ ۔[1]

ترجمة:

اور یہ تو ہو نہیں سکتا کہ مومن نکل کھڑے ہوں سارے کے سارے۔ تو کیوں نہ نکلے ہر قبیلہ سے چند آدمی تا کہ تفقہ حاصل کر سکیں دین میں اور ڈرائیں اپنی قوم کو جب لوٹ کر آئیں ان کی طرف تا کہ وہ نافرمانیوں سے بچیں۔

-☆-

ہر قبیلہ، ہر قوم اور ہر خاندان سے کچھ تو ایسے افراد ہونے چاہئیں جو ہمیشہ کلمۃ اللہ بلند کرنے کی کوشش میں لگے رہیں، جس قوم کے کچھ افراد راہ حق میں نکل کھڑے ہوئے اور دین کی تبلیغ واشاعت کیلئے

(۱) سورۃ التوبۃ آیت ۱۲۲

اپنی زندگیاں وقف کر دیں۔ نیکی کی ترغیب دینے اور برائی کا راستہ روکنے کیلئے اپنی توانائیاں صرف کر دیں تو سمجھ لیجیے اس قوم پر اللہ تعالیٰ کی خصوصی عنایات ہیں اور عنایات ربانیہ سے یوں مالا مال ہیں کہ اپنی پوری قوم کیلئے وجہ افتخار بلکہ وجہ نجات بن جائیں گے۔

ہر خاندان میں کچھ افراد ایسے ہونے چاہئیں جن کے سر میں اشاعت دین کا سودا سمایا ہوا ہو۔ جو اسلام کی دعوت کیلئے دیوانے بنے ہوں۔ جنہیں موسم کی سختی، افراد کی ترش روئی، اپنوں کی سردمہری راہ حق سے پھیر نہ سکے تو یقین جانیے! اس پورے خاندان پر اللہ تعالیٰ کی خصوصی نوازشات ہونگی اور ان شاء اللہ یہ نوازشات دونوں جہاں میں ان کی دستگیری کریں گی۔

-☆-

دعوت متقیوں کی صفت ہے

الٓمٓ o ذَالِکَ الْکِتَابُ لَارَیْبَ فِیْہِ ھُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ o الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ وَیُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَمِمَّا رَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْنَ o[1]

ترجمۃ:

الف ۔لام ۔میم ۔یہ ذی شان کتاب جس میں کوئی شک نہیں ۔یہ ہدایت ہے متقیوں کے لئے ۔وہ جو ایمان لائے ہیں غیب پر اور صحیح صحیح ادا کرتے ہیں نماز اور اس سے جو ہم نے انہیں روزی دی خرچ کرتے ہیں ۔

-☆-

یہ کتاب حکمت ،یہ قرآن مجید ،یہ کلام الٰہی اس میں شک وشبہ کی گنجائش تک نہیں ۔یہ سراپا ہدایت ہے متقی اور پرہیز گاروں کیلئے جو ایمان بالغیب کے وصف سے متصف ہیں ۔

(۱) سورۃ البقرۃ آیت ۱ تا ۳

نماز کو ظاہری اور باطنی حقوق سے ادا کرتے ہیں اور

اللہ تعالیٰ نے جو انہیں دیا ہے وہ اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔

-☆-

حضرت امام حسن بصری کا ارشاد:

قَالَ الْإِمَامُ الْحَسَنُ الْبَصرِیُّ فِیْ تَفْسِیرِ قَوْلِهٖ تَعَالٰی :

وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۔

اِنَّ مِنْ اَعْظَمِ النَّفَقَةِ نَفَقَةُ الْعِلْمِ ۔[۱]

حضرت امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ:

وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۔

اور جو ہم نے انہیں رزق دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔ کی تفسیر میں فرماتے ہیں سب سے عظیم رزق جو خرچ کیا جاتا ہے وہ علم کا خرچ ہے۔

-☆-

حضرت امام قرطبی کا ارشاد:

قَالَ بَعْضُ الْمُتَقَدِّمِيْنَ فِيْ تَاْوِيْلِ قَوْلِهٖ تَعَالٰی:

وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۔ اَیْ مِمَّا عَلَّمْنَاهُمْ يُعَلِّمُوْنَ ۔[۲]

حضرت امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس آیت کی تفسیر میں بعض متقدمین فرماتے ہیں:

وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۔

اور جو ہم نے انہیں رزق دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔ یعنی ہم نے جو انہیں علم

(۱) تفسیر ابن کثیر: صفحہ ۴۲ جلد ۱

(۲) تفسیر القرطبی صفحہ ۱۷۹ جلد ۱

سکھایا ہے اسے دوسروں کو سکھاتے ہیں۔

-☆-

جو خوش بخت علم خرچ کرتا ہے، علم کا نور بکھیرتا ہے۔ یہ وہی ہے جو دوسروں کو اسلام کی نوری تعلیمات سے آشنا کر رہا ہے۔ یہی وہ خوش قسمت ہے جو شرک و بدعت کی تاریک رات میں توحید و رسالت کی شمع جلاتا ہے۔ جس کی روشنی سے کئی بے راہ صراط مستقیم پر آ جاتے ہیں۔ وہ خود کیا سنورتے ہیں دوسروں کیلئے بھی ھادی و راہنما بن جاتے ہیں۔

-☆-

عبادالرحمٰن کی دعا

اے اللہ! ہمیں متقین کا امام بنا دے

وَالَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّیّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْیُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِیْنَ اِمَامًا۔[1]

اور وہ جو عرض کرتے رہتے ہیں کہ اے ہمارے رب! مرحمت فرما ہمیں بیویوں اور اولاد کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک اور بنا ہمیں پرہیزگاروں کے لئے پیشوا۔

-☆-

(۱) سورۃ الفرقان آیت ۷۴

علم بکھیرنے والا عالم قابل رشک ہے

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – :

لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ : رَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ مَالاً فَسُلِّطَ عَلٰى هَلَكَتِهٖ فِي الْحَقِّ، وَرَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ الْحِكْمَةَ ، فَهُوَ يَقْضِي بِهَا ، وَيُعَلِّمُهَا۔

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۷۳)	جلد ۱	صفحہ ۵۱
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۸۱۵)	جلد ۱	صفحہ ۵۵۹
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۵۰۲۵)	جلد ۳	صفحہ ۱۲۱۹
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۷۵۲۹)	جلد ۴	صفحہ ۲۳۵۲
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱۴۱)	جلد ۱	صفحہ ۱۲۷
قال المحقق	صحیح		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۹۳۱)	جلد ۱	صفحہ ۴۹۳
قال المحقق	صحیح		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۲۳۵)	جلد ۱	صفحہ ۲۰۵
قال الالبانی	ھذا حدیث صحیح		

ترجمة الحدیث،

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

رشک دو آدمیوں میں مناسب ہے:

ایک وہ آدمی جسے اللہ تعالٰی نے مال عطا فرمایا تو اسے حق میں خرچ کرنے کی توفیق دے دی گئی اور دوسرا وہ آدمی جسے اللہ تعالٰی نے علم وحکمت سے نوازا وہ اس سے فیصلے کرتا ہے اور اسکی دوسروں کو تعلیم دیتا ہے۔

-☆-

صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۹۲۳)	جلد ۱	صفحہ ۵۵۰
قال الالبانی	ھذا حدیث صحیح		
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۷۲۸۷)	جلد ۲	صفحہ ۱۳۲۶
قال الالبانی	ھذا حدیث صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۴۲۰۹)	جلد ۴	صفحہ ۵۱۴
قال محمود محمد محمود	الحدیث متفق علیہ		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۱۹۳۶)	جلد ۲	صفحہ ۳۵۵
قال الالبانی	ھذا حدیث صحیح		
السنن الکبری	رقم الحدیث (۸۰۱۸)	جلد ۷	صفحہ ۲۸۰
السنن الکبری	رقم الحدیث (۸۰۱۹)	جلد ۷	صفحہ ۲۸۰
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۱۲۵)	جلد ۱	صفحہ ۳۳۳
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۱۲۶)	جلد ۱	صفحہ ۳۳۴
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		
السنن الکبری	رقم الحدیث (۵۸۱۰)	جلد ۵	صفحہ ۳۵۸
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۳۹۲۳)	جلد ۴	صفحہ ۱۵۲
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۳۵۵۰)	جلد ۴	صفحہ ۳۰۲
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		

مسند امام احمد	رقم الحدیث (۴١٠٩)	جلد۴	صفحہ ١۴٦
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
مسند امام احمد	رقم الحدیث (٣٦٥١)	جلد٣	صفحہ ٥٣٠
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
مسند امام احمد	رقم الحدیث (٥٦١٨)	جلد٥	صفحہ ١۴٣
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
مسند امام احمد	رقم الحدیث (٦١٦٧)	جلد٥	صفحہ ۴٠٧
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (١٣١٦٢)	جلد١٢	صفحہ ٣٢٩
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (١٣٣٥١)	جلد١٢	صفحہ ٢٧٨
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (٣٥۴٢)	جلد٢	صفحہ ۴٣٧

فلاح پانے والا

وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۔[1]

ترجمۃ :

ضرور ہونی چاہیے تم میں ایک جماعت جو بلایا کرے نیکی کی طرف اور حکم دیا کرے بھلائی کا اور روکا کرے بدی سے اور یہی لوگ کامیاب وکامران ہیں۔

-☆-

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہماری کاہلی اور سستی کا پہلے ہی علم تھا اس لئے آپ ہمیں خبردار کرر ہے ہیں کہ دنیا میں اتنا مگن نہ ہوجانا کہ اپنے فرض منصبی کو بھول جاؤ۔

دنیا کی رنگینی میں اس درجہ غرق نہ ہوجانا کہ تمہیں نیکی پھیلانے کی فرصت ہی نہ ملے اور تمہارے پاس بدی کے سیلاب کو روکنے کا وقت ہی نہ ہو اور نہ ہی تم لوگوں کو میری پیاری سنتیں سکھانا

(۱) سورۃ آل عمران آیت ۱۰۴

بھول جاؤ۔

دین کا درد رکھنے والو! اللہ کے بندو!

اٹھو کر ہمت باندھو اور اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات کو عام کرنے کی سعی کرو۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دل و جان سے پیاری سنتوں کو عام کرنے کیلئے ہر وہ طریقہ استعمال کر گزرو جو ممکن ہو۔

ایسے اجتماعات کا انتظام کرو جہاں لوگوں کو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات سے آگاہ کیا جائے۔

علماء حق جو ہر وقت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیارے دین کو پھیلانے کی سعی کر رہے ہیں ان کے بیانات خود سنو اوروں کو سننے کی دعوت دو۔

دین حق کے مستند علماء کی کتب خود پڑھو، دوسروں تک پہنچاؤ پھر انشاء اللہ وہ وقت دور نہیں جب ہر طرف دین اسلام کا اجالا ہوگا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیارے دین کے چرچے ہوں گے۔ دین حق کی نور بھری تعلیمات لوگوں کے سینوں کو روشن کرنے کے ساتھ ساتھ معطر بھی کر رہی ہونگی۔

-☆-

دعوت سراپا خیر و برکت

دعوت دینے والا اجر عظیم کا حقدار

لَا خَیْرَ فِیْ کَثِیْرٍ مِّنْ نَّجْوٰهُمْ اِلَّا مَنْ اَمَرَ بِصَدَقَةٍ اَوْ مَعْرُوْفٍ اَوْ اِصْلٰحٍ بَیْنَ النَّاسِ وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِكَ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ فَسَوْفَ نُؤْتِیْهِ اَجْرًا عَظِیْمًا [1]

ترجمۃ:

نہیں کوئی بھلائی ان کی اکثر سرگوشیوں میں سوائے ان لوگوں کے جو حکم دیں صدقہ دینے کا یا نیک کام کا یا صلح کرانے کا لوگوں میں اور جو شخص کرے یہ کام اللہ تعالیٰ کی رضامندیاں حاصل کرنے کے لئے تو ہم عطا فرمائیں گے اسے اجر عظیم۔

-☆-

ہر آدمی کو خواہش بلکہ کوشش ہے کہ وہ بہتر ہو جائے، دوسرے لوگوں سے اچھا ہو جائے، وہ خود ہی نہیں بلکہ اس کی اولاد اچھی ہو جائے، اس کا خاندان بہتر ہو جائے۔ اس بہتری کے حصول کیلئے بڑی تگ ودو کرتے ہیں۔ صبح سے شام تک بلکہ رات گئے تک محنت کرتے ہیں لیکن پھر بھی مراد حاصل

(۱) سورۃ النساء آیت ۱۱۴

نہیں ہوتی ،مقصد پورا نہیں ہوتا۔

کبھی غور کیا! خواہش تو ٹھیک ہے لیکن اس کے حصول کا ذریعہ غلط ہے ۔آیئے اس کے حصول کیلئے وہی طریقہ اپنائیں جو ہمارے لئے مقرر کر دیا گیا ہے۔

سب سے پہلے قرآن کریم کی تعلیم حاصل کریں ،قرآن کریم کے اسرار و رموز جاننے کی کوشش کریں ۔علم وحکمت کے جو موتی اس میں چھپے ہوئے ہیں انہیں پانے کیلئے جستجو کریں۔

اس کے بعد متقی بن جائیں ،اللہ سے ڈریں ،اسکا عذاب ،اس کی گرفت ،اس کی ناراضگی ہمارے پیش نظر رہنی چاہئے ۔جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے وہ گناہ کے نزدیک نہیں جاتا بلکہ ہمیشہ نیکی کے حصول کا طلبگار رہتا ہے اگر کسی وقت نفس یا شیطان کے بہکاوے سے کوئی غلطی یا گناہ سرزد ہو جائے تو فوراً شرمسار ہو کر اللہ کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہے ۔آنسوؤں کا وہ نذرانہ پیش کرتا ہے کہ جس سے معصیت کے تمام داغ دھل جاتے ہیں۔

اس کے بعد نیکی کا حکم دیں ،برائی سے روکیں ،خود نیک بن کر لوگوں کیلئے نمونہ بن جائیں۔

اپنی اولاد کو نیکی کی ترغیب دیں ،انہیں برائی سے نفرت دلائیں اور ان کے اندر بھی یہ جذبہ پیدا کریں کہ وہ بھی نیکی بکھیرنے والے اور برائی مٹانے والے مقدس گروہ میں شامل ہو جائیں ۔جس انسان کا اٹھنا بیٹھنا ،چلنا پھرنا ،سونا جاگنا ،اس کا قول ،اس کا کردار سب نیکی کا داعیہ ہو گا اور برائی سے روکنے والا ہوگا تو یقین جانیے کہ وہ بازی لے گیا اور خدا کی رحمت کو سمیٹتے ہوئے بلند بہت بلند ہو گیا۔

اپنے اعزہ واقارب کا خیال رکھیں ان سے قطع تعلقی نہ کریں بلکہ صلہ رحمی کریں ۔جب یہ سب اوصاف مل جائیں گے تو وعدہ کے مطابق ہم سب بہتر ہو جائیں گے ۔وہ بہتر نہیں جسے ایک تنگ نظر دنیا کے حریص کی نگاہ کہتی ہے بلکہ بہتر وہ جو اللہ کے ہاں بہتر ہے ،اللہ کے رسول کے ہاں بہتر ہے ۔یاد رکھے جسے اللہ اور اسکا رسول صلی اللہ علیہ وسلم بہتر قرار دے دیں بھلا اس کے مقام ومرتبہ کو کون پہنچ سکتا ہے۔

دعوت دینے والا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فیض سے لبریز ہے اور دوسروں کا دامن بھی بھر دیتا ہے

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – عَنِ النَّبِیِّ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ – :

مَثَلُ مَا بَعَثَنِیَ اللّٰهُ بِهٖ مِنَ الْهُدٰی وَالْعِلْمِ کَمَثَلِ الْغَیْثِ الْکَثِیْرِ اَصَابَ اَرْضاً، فَکَانَ مِنْهَا نَقِیَّةٌ قَبِلَتِ الْمَاءَ، فَاَنْبَتَتِ الْکَلَأَ وَالْعُشْبَ الْکَثِیْرَ، وَکَانَتْ مِنْهَا اَجَادِبُ اَمْسَکَتِ الْمَاءَ، فَنَفَعَ اللّٰهُ بِهَا النَّاسَ، فَشَرِبُوْا وَسَقَوْا وَزَرَعُوْا.

وَاَصَابَتْ مِنْهَا طَائِفَةً اُخْرٰی اِنَّمَا هِیَ قِیْعَانٌ، لَا تُمْسِکُ مَاءً وَلَا تُنْبِتُ کَلَأً، فَذٰلِکَ مَثَلُ مَنْ فَقُهَ فِیْ دِیْنِ اللّٰهِ، وَنَفَعَهُ مَا بَعَثَنِیَ اللّٰهُ بِهٖ، فَعَلِمَ وَعَلَّمَ، وَمَثَلُ مَنْ لَمْ یَرْفَعْ بِذٰلِکَ رَأْساً، وَلَمْ یَقْبَلْ هُدَی اللّٰهِ الَّذِیْ اُرْسِلْتُ بِهٖ.

ترجمة الحديث،

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے مجھے جو ہدایت و علم دیکر بھیجا ہے اس کی مثال موسلا دھار بارش کی ہے جو زمین پر برستی ہے۔ زمین کا کچھ حصہ پاک وصاف (زرخیز) ہوتا ہے جو بارش کے پانی کو قبول کرتا ہے وہ زمین کا حصہ چارہ اور بہت زیادہ گھاس اگاتا ہے۔

زمین کا کچھ حصہ پتھریلا ہوتا ہے جو پانی کو روک لیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سے بھی لوگوں کو فائدہ دیتا ہے۔ لوگ پانی پیتے ہیں۔ پانی پلاتے ہیں اور کھیتی باڑی کرتے ہیں۔

بارشیں زمین کے ایسے حصے پر بھی برستی ہیں جو چٹیل میدان ہے جو نہ پانی روکتا ہے اور نہ سبزہ اگاتا ہے یہ مثال ہے اس کی جس نے دین میں فقاہت (سمجھ) حاصل کی اسے نفع دیا اس چیز (ہدایت) نے جسے دیکر اللہ نے مجھے مبعوث فرمایا:

پس اسی نے علم سیکھا اور دوسروں کو سکھایا اور یہ مثال اس کی بھی ہے جس نے اس طرف بالکل توجہ نہ کی اور اللہ تعالیٰ کی اس ہدایت کو قبول نہ کیا جسے دیکر مجھے مبعوث فرمایا گیا۔

-☆-

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۷۹)	جلد ۱	صفحہ ۵۳
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۲۸۲)	جلد ۴	صفحہ ۱۷۸۶
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۵۸۵۵)	جلد ۲	صفحہ ۱۰۱۹
قال الالبانی	صحیح		
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۱۳۳)	جلد ۱	صفحہ ۱۲۷
قال المحقق	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۹۴۶۴)	جلد ۱۴	صفحہ ۵۱۶
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۱۴۶)	جلد ۱	صفحہ ۱۴۳
قال الالبانی	متفق علیہ		

دعوت دینے والا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا کی برکت سے سرسبز و شاداب

عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ: قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ و آلِهٖ وَسَلَّمَ – بِالْخَيْفِ مِنْ مِنٰى، فَقَالَ:

نَضَّرَ اللّٰهُ اِمْرَأً سَمِعَ مَقَالَتِيْ فَبَلَّغَهَا، فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ غَيْرِ فَقِيْهٍ، وَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ اِلٰى مَنْ هُوَ اَفْقَهُ مِنْهُ.

صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۶۷۶۶)	جلد ۲	صفحہ ۱۱۳۵
قال الالبانی	ھذا الحدیث صحیح		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱۵۳)	جلد ۱	صفحہ ۱۴۴
قال المحقق	ھذا الحدیث حسن		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۹۲)	جلد ۱	صفحہ ۱۴۸
قال الالبانی	صحیح لغیرہ		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۲۳۱)	جلد ۱	صفحہ ۱۴۱
قال محمود محمد محمود	الحدیث صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۶۶۸۳)	جلد ۱۳	صفحہ ۱۳۹
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		

ترجمة الحديث،

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا:

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حجۃ الوداع کے موقع پر منی میں مسجد خیف میں کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ اس آدمی کو سرسبز وشاداب رکھے جس نے میری حدیث پاک کو سنا پھر اسے آگے پہنچا دیا کتنے ایسے ہیں جو دین کی بات اٹھانے والے ہیں لیکن دین کی سمجھ سے ناآشنا ہیں۔ اور کتنے ایسے دین کی بات اٹھانے والے ہیں جو اس تک پہنچا دیتے ہیں جو ان سے زیادہ دین کی سمجھ رکھتا ہے۔

-☆-

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – اَنَّهٗ قَالَ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ – صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – يَقُوْلُ:

نَضَّرَ اللّٰهُ اِمْرَأً سَمِعَ مِنَّا حَدِيْثًا فَبَلَّغَهٗ كَمَا سَمِعَهٗ فَرُبَّ مُبَلَّغٍ اَوْعٰى مِنْ سَامِعٍ .

صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۶۷۶۴)	جلد ۲	صفحہ ۱۱۲۵
قال الالبانی	ھذا الحدیث صحیح		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱۵۰)	جلد ۱	صفحہ ۱۴۱
قال المحقق	صحیح		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۸۹)	جلد ۱	صفحہ ۱۲۷
قال الالبانی	حسن صحیح		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۲۲۴)	جلد ۱	صفحہ ۱۵۷
قال الالبانی	حسن صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۲۳۲)	جلد ۱	صفحہ ۱۴۱
قال محمود محمد محمود	الحدیث صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۶۶)	جلد ۱	صفحہ ۲۶۸
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ حسن		

ترجمة الحدیث:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

میں نے سنا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرمارہے تھے:

اللہ تعالیٰ اس آدمی کو سرسبز و شاداب رکھے جس نے مجھ سے حدیث پاک کو سنا تو اسے ایسے ہی دوسروں تک پہنچا دیا جیسے اس نے اسے سنا تھا۔ کتنا ایسے ہوا جس تک میری حدیث پہنچائی جاتی ہے وہ حدیث سننے والے سے زیادہ یاد رکھنے والا ہوتا ہے۔

-☆-

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث(٦٨)	جلد١	صفحہ٢٧١
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ حسن		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث(٦٩)	جلد١	صفحہ٢٧١
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ حسن		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث(٢٢٣)	جلد١	صفحہ١٥٦
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث(٢٦٥٧)	جلد٣	صفحہ٧٠
قال الالبانی	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث(٤١٥٧)	جلد٤	صفحہ١٦٢
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیحان		
جامع الاصول	رقم الحدیث(٥٨٣٩)	جلد٨	صفحہ١٨
قال المحقق	صحیح		

سچے داعیہ- دعوت دینے والے-کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ سے نور ملتا ہے جس سے تمام راہیں روشن ہو جاتی ہیں

جناب یوسف خطار لکھتے ہیں:

اِنَّ الدَّاعِيَةَ الْحَقَّ هُوَ الَّذِي وَرِثَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – نُوْرًا فِيْ قَلْبِهٖ ، يُضِيْءُ لَهُ السَّبِيْلُ ، وَدَعْوَةٌ مُخْلِصَةٌ لِلّٰهِ تَعَالٰى ، لَا يَبْغِيْ مِنْ خِلَالِهَا دُنْيَا يُصِيْبُهَا ، اَوْ مَكَانَةً يَتَطَلَّعُ اِلَيْهَا ، اَوْ غَرْضًا يَسْعٰى اِلَيْهِ ، بَلِ امْتِثَالًا لِاَمْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى ، وَاَدَاءً لِوَاجِبِ شُكْرِ نِعْمَةِ الْاِسْلَامِ وَالْعِلْمِ۔[1]

بے شک سچا داعیہ-دعوت دینے والا-وہ خوش نصیب ہے جس نے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بطور وراثت اپنے دل میں نور پایا جو اس کے لئے راہ حق روشن و منور کر دیتا ہے اور

(۱) کنوز الدعوة الی اللہ صفحہ ۲۶۲

اس نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اللہ کے لئے سراپا اخلاص دعوت کو پایا وہ دوران دعوت طلبگار نہیں ہوتا کہ اسے دنیا ملے اور اسے کوئی اعلیٰ عہدہ مل جائے جس پر وہ براجمان ہو وہ کسی غرض ومطلب کا طلبگار نہیں ہوتا بلکہ وہ دعوت کا کام اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل میں کرتا ہے اور نعمت اسلام وعلم کے واجب شکر کی ادائیگی میں کرتا ہے۔

-☆-

دعوت دینے والا
جواہرات سے بھرا ہوتا ہے
رذائل کی وہاں گنجائش نہیں

اَلصَّنْدُوْقُ الْمُمْتَلِیءُ بِالْجَوَاهِرِ لَا يَتَّسِعُ لِلْحَصٰى ، وَالْقَلْبُ الْمُمْتَلِیءُ بِالْحِكْمَةِ لَا يَتَّسِعُ لِلصَّغَائِرِ۔[1]

شیخ یوسف خطار احمد فرماتے ہیں:

وہ صندوق جو جواہرات سے بھرا ہوا اس میں سنگریزوں کی گنجائش نہیں ہوتی۔ اور وہ دل جو حکمت سے لبریز ہے اس میں صغائر (دنیا کی لالچ اور قبیح عادات) کی گنجائش نہیں ہوتی۔

-☆-

(۱) کنوز الدعوۃ الی اللہ صفحہ ۲۶۵

دعوت ایسے ہے جیسے
اللہ کی راہ میں مال صدقہ کرنا ہے

عَنْ أَبِی ذَرٍّ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – أَنَّ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِیِّ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – قَالُوْا لِلنَّبِیِّ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – :

یَارَسُوْلَ اللّٰهِ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – ! ذَهَبَ أَهْلُ الدُّثُوْرِ بِالْأُجُوْرِ یُصَلُّوْنَ كَمَا نُصَلِّیْ وَیَصُوْمُوْنَ كَمَا نَصُوْمُ وَیَتَصَدَّقُوْنَ بِفُضُوْلِ أَمْوَالِهِمْ قَالَ:

أَوَلَیْسَ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ مَا تَصَدَّقُوْنَ ؟ إِنَّ بِكُلِّ تَسْبِیْحَةٍ صَدَقَةً وَكُلُّ تَكْبِیْرَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلِّ تَحْمِیْدَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَهْلِیْلَةٍ صَدَقَةٌ وَأَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ صَدَقَةٌ وَنَهْیٌ عَنْ مُنْكَرٍ صَدَقَةٌ وَفِیْ بُضْعِ أَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ ۔ قَالُوْا :

یَارَسُوْلَ اللّٰهِ ! أَیَأْتِیْ أَحَدُنَا شَهْوَتَهٗ ، وَیَكُوْنُ لَهٗ فِیْهَا أَجْرٌ ؟ قَالَ:

أَرَأَیْتُمْ لَوْ وَضَعَهَا فِیْ حَرَامٍ أَكَانَ عَلَیْهِ فِیْهَا وِزْرٌ ؟ فَكَذٰلِكَ إِذَا وَضَعَهَا فِی الْحَلَالِ كَانَ لَهٗ أَجْرٌ ۔

ترجمۃ الحدیث:

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کچھ صحابہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی:

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! مال دار لوگ زیادہ اجر وثواب لے گئے۔ وہ نماز پڑھتے ہیں جیسے ہم نماز پڑھتے ہیں وہ روزے رکھتے ہیں جیسے ہم روزے رکھتے ہیں۔ اور وہ اپنے زائد مالوں سے صدقہ وخیرات کرتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

کیا اللہ نے تمہارے لئے ایسی چیزیں نہیں بنائیں کہ تم ان کا صدقہ کرو؟ بیشک ہر سبحان اللہ کہنا صدقہ ہے، ہر اللہ اکبر کہنا صدقہ ہے اور ہر الحمد للہ کہنا صدقہ ہے۔ لا الہ الا اللہ کہنا صدقہ ہے، نیکی کا حکم دینا صدقہ ہے اور برائی سے روکنا صدقہ ہے۔ اور تمہاری اپنی شرم گاہ کی حفاظت بھی صدقہ ہے۔

انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم میں سے ایک شخص شرم گاہ کے ذریعے سے اپنی جنسی شہوت پوری کرے تو کیا اس میں بھی اس کیلئے اجر ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بھلا بتاؤ! اگر وہ اپنی شہوت حرام جگہ (بدکاری) سے پوری کرے تو اسے گناہ ہوگا؟ یقیناً ہوگا پس اسی طرح وہ حلال طریقے سے اپنی شہوت پوری کرے گا تو اسے اجر ملے گا۔

-☆-

صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (٢٥٨٨)	جلد ١	صفحہ ٥٠٥
قال الالبانی	ھذا الحدیث صحیح		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (١٠٠٦)	جلد ٢	صفحہ ٦٩٧
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (١٥٥٦)	جلد ٢	صفحہ ٢٣٥
قال الالبانی	ھذا الحدیث صحیح		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (٢٣٠٤)	جلد ٢	صفحہ ٥٧٣
قال الالبانی	ھذا الحدیث صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (٢١٣٦٥)	جلد ١٥	صفحہ ٥٣٩
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (٢١٣٧٤)	جلد ١٥	صفحہ ٥٤١
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		

کسی کے ذریعے کسی کا ہدایت پا جانا سرخ اونٹوں سے بہتر و افضل ہے

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – قَالَ لِعَلِيٍّ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – لَمَّا اَعْطَاهُ الرَّايَةَ يَوْمَ خَيْبَرَ:

اُنْفُذْ عَلٰى رِسْلِكَ حَتّٰى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ، ثُمَّ ادْعُهُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ، وَاَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِنْ حَقِّ اللّٰهِ فِيْهِ، فَوَاللّٰهِ! لَاَنْ يَهْدِيَ اللّٰهُ بِكَ رَجُلًا وَاحِدًا خَيْرٌ لَكَ مِنْ اَنْ يَكُوْنَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ.

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۳۰۰۹)	جلد۲	صفحہ۹۲۵
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۲۹۴۲)	جلد۲	صفحہ۹۰۷
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۳۷۰۱)	جلد۳	صفحہ۱۱۴۰
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۴۲۱۰)	جلد۳	صفحہ۱۲۸۱
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۵۸۲۸)	جلد۵	صفحہ۳۳۲
قال الالبانی	متفق علیہ		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۶۰۳۳)	جلد۵	صفحہ۴۳۲
قال الالبانی	متفق علیہ		

ترجمۃ الحدیث،

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خیبر کے دن حضرت علی رضی اللہ عنہ کو جھنڈا عطا فرما کر ارشاد فرمایا:

سیدھے جاؤ یہاں تک کہ ان کے علاقہ میں پہنچ جاؤ پھر انہیں اسلام کی دعوت دو کہ وہ اسلام قبول کر لیں اور انہیں بتانا کہ اللہ کے حق سے کیا چیز ان پر واجب ہے۔ پس اللہ ذوالجلال کی قسم! اگر اللہ تعالیٰ تیرے ذریعے ایک بھی آدمی کو ہدایت دے دے تو یہ تیرے لیے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔

-☆-

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۶۹۳۲)	جلد ۱۵	صفحہ ۳۷۷
قال شعیب الارنووط	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۴۰۶)	جلد ۴	صفحہ ۱۸۷۲
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۳۶۶۱)	جلد ۲	صفحہ ۴۱۱
قال الالبانی	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۲۷۱۹)	جلد ۱۶	صفحہ ۴۳۷
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
جامع الاصول	رقم الحدیث (۶۴۹۶)	جلد ۸	صفحہ ۴۹۲
قال المحقق	صحیح		
السنن الکبریٰ	رقم الحدیث (۸۰۹۳)	جلد ۷	صفحہ ۳۱۰
السنن الکبریٰ	رقم الحدیث (۸۳۴۸)	جلد ۷	صفحہ ۴۱۳
السنن الکبریٰ	رقم الحدیث (۸۵۳۳)	جلد ۸	صفحہ ۸

دعوت کے لئے مسجد جانے والے کو مکمل حج کا ثواب ملتا ہے

عَنْ اَبِی اُمَامَةَ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – عَنِ النَّبِیِّ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – قَالَ :

مَنْ غَدَا اِلَی الْمَسْجِدِ لَا يُرِيْدُ اِلَّا اَنْ يَّتَعَلَّمَ خَيْرًا اَوْ يُعَلِّمَهُ ، كَانَ لَهُ كَاَجْرِ حَاجٍّ تَامًّا حِجَّتُهُ.

حلیۃ الاولیاء	رقم الحدیث (۷۹۶۴)	جلد ۶	صفحہ ۱۰۲
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۴۹۹)	جلد ۱	صفحہ ۱۲۳
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۷۴۷۳)	جلد ۸	صفحہ ۹۴
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۳۱۱)	جلد ۱	صفحہ ۱۳۵
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱۳۵)	جلد ۱	صفحہ ۱۳۸
قال المحقق	ھذا حدیث صحیح		
کنز العمال	رقم الحدیث (۲۸۸۵۹)	جلد ۱	صفحہ ۱۰۲۶
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۸۶)	جلد ۱	صفحہ ۱۳۵
قال الالبانی	حسن صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جو مسجد کی طرف روانہ ہوا اسکا ارادہ خیر و بھلائی سیکھنے یا سکھانے کا ہے تو اس کے لئے اتنا ثواب ہے جتنا کامل حج کرنے والے کو ہے۔

-☆-

دعوت کا اجر وثواب

اتنا ہے جتنا

جہاد فی سبیل اللہ کا ہے

فَلَا تُطِعِ الْكَافِرِيْنَ وَجَاهِدْهُمْ بِهٖ جِهَادًا كَبِيْرًا (۱)

ترجمة:

پس کافروں کی اطاعت نہ کیجئے اوران سے جہاد کیجئے بڑا جہاد۔

-☆-

سورۃ الفرقان مکی ہے ابھی جہاد بالسیف کا حکم نازل نہیں ہوا اس لیے اس جہاد سے مراد جہاد بالقرآن والحدیث ہے۔

-☆-

(۱) سورۃ الفرقان آیت ۵۲

علامہ برہان الدین البقاعی رحمہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں۔

وَجَاهِدْهُمْ بِهِ اَيِ الْقُرْآنَ ...... بِاِبْلَاغِ آيَاتِهِ مُبَشِّرَةً كَانَتْ اَوْ مُنْذِرَةً وَالْاِحْتِجَاجِ بِبَرَاهِيْنِهِ جِهَادًا كَبِيْرًا جَامِعًا لِكُلِّ الْمُجَاهَدَاتِ الظَّاهِرَةِ وَالْبَاطِنَةِ ، لِاَنَّ فِيْ ذَالِكَ اِقْبَالُ كَثِيْرٍ مِنَ النَّاسِ اِلَيْكَ وَاجْتِمَاعُهُمْ عَلَيْكَ ، فَيَقْوٰى اَمْرُكَ ، وَيَعْظَمُ خَطْبُكَ وَتَضْعَفُ شَوْكَتُهُمْ وَتَكْسِرُ سَوْرَتُهُمْ [1]

ترجمة:

ان کفار کے ساتھ جہاد کیجئے قرآن کے ساتھ قرآن کریم کی آیات ان تک پہنچا کروہ آیات بشارت دینے والی ہوں یا عذاب الٰہی سے خبردار کرنے والی ہوں اور قرآن کریم کے دلائل وبراہین سے احتجاج کرتے ہوئے ان سے جہاد کیجئے۔

جہاداً کبیراً–بڑا جہاد:

جو **مجاهدات ظاهره وباطنه** کا جامع ہو کیونکہ جب آپ اپنی ظاہری وباطنی قوتوں کو صرف کریں گے تو اس سے بہت سے لوگ آپ کی طرف متوجہ ہونگے اور وہ آپ کے پاس جمع ہونگے تو اس صورت میں آپ کا کام قوی ہو جائے گا اور آپ کی حالت وکیفیت عظیم ہو جائے گی اور ان کا دبدبہ کمزور پڑ جائیگا اور ان کا جوش ماند پڑ جائے گا۔

-☆-

(۱) نظم الدرر فی تناسب الآیات والسور صفحہ ۳۲۷ جلد ۵

افضل الشہداء

وَقَدْ جَرَتْ سُنَّةُ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَالسَّلَفِ الصَّالِحِيْنَ عَلَى الدَّعْوَةِ إِلَى الْخَيْرِ وَالْاَمْرِ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ، وَاِنْ كَانَ مَحْفُوْفًا بِالْمَكَارِهِ وَالْمَخَاوِفِ وَكَمْ قُتِلَ فِيْ سَبِيْلِ ذٰلِكَ مِنْهُمْ مِنْ نَبِيٍّ وَصِدِّيْقٍ، فَكَانُوْا اَفْضَلَ الشُّهَدَاءِ.[1]

شیخ سید محمد رشید رضا لکھتے ہیں:

حضرات انبیاء و مرسلین علیہ السلام اور سلف صالحین کا طریقہ، خیر کی دعوت دینا، نیکی کا حکم دینا اور بدی سے روکنا رہا ہے۔ اگر چہ یہ کام پریشانیوں اور دکھوں سے بڑا پڑا ہے۔ ان میں سے کتنے ہی نبی صدیق شہید کر دیے گئے اور وہ افضل الشہداء ہیں۔

-☆-

(۱) تفسیر المنار صفحہ ۳۲ جلد ۴

دعوت دینے والا

حسین ترین بات سے آراستہ ہے

وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ۔ا

ترجمہ:

اور اس شخص سے بہتر کس کا کلام ہے جس نے دعوت دی اللہ کی طرف اور نیک عمل کئے اور کہا کہ میں تو اپنے رب کے فرمانبردار بندوں سے ہوں۔

-☆-

(ا) سورۃ فصلت آیت ۳۳

دعوت دینے والا

آسمانوں میں کبیر کے لقب سے متصف

عَنِ الْفُضَيْلِ ابْنِ عَيَاضٍ – رَحِمَهُ اللهُ تَعَالٰى – قَالَ:

عَالِمٌ عَامِلٌ مُعَلِّمٌ يُدْعٰى كَبِيْراً فِي مَلَكُوْتِ السَّمٰوَاتِ[1]

ترجمة:

حضرت فضیل بن عیاض رحمہ اللہ نے فرمایا:

علم والا، اپنے علم پر عمل کرنے والا اور یہ علم دوسروں کو سکھانے والا آسمانوں کی بادشاہت میں کبیر (بہت بڑا) کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔

-☆-

(۱) جامع الترمذی صفحہ ۳۸۰ جلد ۲

علم کی شمع جلانے والے کو
مرنے کے بعد بھی اجر و ثواب ملتا ہے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – :

اِذَا مَاتَ ابْنُ آدَمَ انْقَطَعَ عَمَلُهٗ اِلَّا مِنْ ثَلَاثٍ:
وَلَدٌ صَالِحٌ یَدْعُوْ لَهٗ ، اَوْ عِلْمٌ یُنْتَفَعُ بِهٖ مِنْ بَعْدِهٖ ، اَوْ صَدَقَةٌ جَارِیَةٌ.

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۶۳۱)	جلد۳	صفحہ۱۲۵۵
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۲۸۸۰)	جلد۲	صفحہ۲۱۱
قال الالبانی	هذا حدیث صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۱۳۷۶)	جلد۲	صفحہ۹۳
قال الالبانی	هذا حدیث صحیح		
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۷۹۳)	جلد۱	صفحہ۱۹۹
قال الالبانی	هذا حدیث صحیح		
صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۷۸)	جلد۱	صفحہ۱۴۳
قال الالبانی	هذا حدیث صحیح		

ترجمة الحدیث:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جب انسان مرجاتا ہے تو اس کے عمل منقطع ہوجاتے ہیں سوائے تین کے۔

(۱) نیک بیٹا جو اس کے لئے دعا کرے

(۲) علم جس سے اس کے مرنے کے بعد بھی فائدہ لیا جائے

(۳) صدقہ جاریہ

-☆-

صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۹۳)	جلد ۱	صفحہ ۱۳۹
قال الالبانی	ھذا حدیث صحیح		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۲۰۱)	جلد ۱	صفحہ ۱۳۸
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۳۶۵۳)	جلد ۲	صفحہ ۵۵۷
قال الالبانی	ھذا حدیث صحیح		
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۱۴۳)	جلد ۱	صفحہ ۱۳۸
قال المحقق	ھذا حدیث صحیح		
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۱۵۶)	جلد ۱	صفحہ ۱۴۲
قال المحقق	ھذا حدیث صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۸۸۳۰)	جلد ۹	صفحہ ۴۱
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۳۰۱۶)	جلد ۷	صفحہ ۲۸۶
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		
السنن الکبریٰ	رقم الحدیث (۲۴۳۵)	جلد ۲	صفحہ ۱۲۲

دعوت مومن کا وصف جمیل اور اسکے لئے جنتوں کی بشارت
جنتوں میں پاکیزہ رہائش گاہوں کی نوید اور
اللہ تعالیٰ کی رضا کا مژدہ جانفزا

وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَاءُ بَعْضٍ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَيُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اُولٰٓئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ○ وَعَدَ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ○(1)

ترجمة الحديث،

نیز مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے مددگار ہیں حکم کرتے ہیں نیکی کا اور روکتے ہیں برائی سے اور صحیح صحیح ادا کرتے ہیں نماز اور دیتے ہیں زکوۃ اور اطاعت کرتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کی۔ یہی لوگ ہیں جن پر ضرور رحم فرمائے گا اللہ، بے شک اللہ تعالیٰ غالب ہے حکمت والا ہے۔

(1) سورۃ التوبہ آیت ۷۱ تا ۷۲

وعدہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے مومن مردوں اور مومن عورتوں سے باغات کا رواں ہیں جن کے نیچے ندیاں یہ ہمیشہ رہیں گے ان میں۔ نیز وعدہ کیا ہے پاکیزہ مکانات کا سدا بہار باغوں میں اور رضائے خداوندی ان سب نعمتوں سے بڑی ہے یہی تو بڑی کامیابی ہے۔

–☆–

دعوت دینے والے کی
اللہ کی طرف سے مدد و نصرت

یَآیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰہَ یَنْصُرْکُمْ وَیُثَبِّتْ اَقْدَامَکُمْ[1]

ترجمۃ:

اے ایمان والو! اگر تم اللہ کے دین کی مدد کرو گے تو وہ تمہاری مدد فرمائیگا اور میدان جہاد میں تمہیں ثابت قدم رکھے گا۔

-☆-

(1) سورۃ محمد آیت 7

عالم عابد سے افضل ہے

عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِیِّ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ:

ذُکِرَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – رَجُلَانِ : اَحَدُهُمَا عَابِدٌ ، وَالْاٰخَرُ عَالِمٌ ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – :

فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَی الْعَابِدِ کَفَضْلِیْ عَلٰی اَدْنَاکُمْ.

کنز العمال	رقم الحدیث (۲۸۷۴۰)	جلد۱	صفحہ۱۰۲۲
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۱۳۰)	جلد۱	صفحہ۱۳۰
قال المحقق	صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۶۸۵)	جلد۳	صفحہ۷۲
قال الالبانی	هذا حدیث حسن		
صحیح الجامع الصغیر وزیادتہ	رقم الحدیث (۴۲۱۳)	جلد۲	صفحہ۷۷۶
قال الالبانی	صحیح		
صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۸۱)	جلد۱	صفحہ۱۳۲
قال الالبانی	صحیح		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۲۱۱)	جلد۱	صفحہ۱۵۲

ترجمة الحديث،

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا:

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں دو آدمیوں کا تذکرہ کیا گیا ان میں سے ایک عابد ہے اور دوسرا عالم ہے۔ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عالم کی عابد پر جو عالم نہ ہو ایسی فضیلت ہے جیسی میری فضیلت تم میں سے ادنی پر۔

-☆-

معلم خیر کے لئے ہر چیز استغفار کرتی ہے یہاں تک کہ سمندر میں مچھلیاں بھی استغفار کرتی ہیں

عَنْ جَابِرٍ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – :

مُعَلِّمِ الْخَيْرِ يَسْتَغْفِرُ لَهٗ كُلُّ شَيْءٍ حَتّٰى الْحِيْتَانُ فِي الْبِحَارِ.

ترجمة الحديث،

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

معلم الخیر-خیر کی تعلیم دینے والے کے لئے ہر چیز استغفار کرتی ہے حتی کہ سمندروں میں مچھلیاں بھی اس کے لئے مغفرت کی دعا کرتی ہیں۔

-☆-

صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۵۸۸۳)	جلد۲	صفحہ۱۰۲۳
قال الالبانی	صحیح		
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۵۱۳)	جلد۱	صفحہ۱۲۵

دعوت جتنے لوگ قبول کریں گے
اسکا ثواب دعوت دینے والے کو ملے گا

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ – رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ – اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ – صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ – قَالَ:

مَنْ دَعَا اِلٰی ھُدًی کَانَ لَہُ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلَ اُجُوْرِ مَنِ اتَّبَعَہُ ، لَا یَنْقُصُ ذٰلِکَ مِنْ اُجُوْرِھِمْ شَیْئًا ، وَمَنْ دَعَا اِلٰی ضَلَالَۃٍ کَانَ عَلَیْہِ مِنَ الْاِثْمِ مِثْلَ آثَامِ مَنِ اتَّبَعَہُ ، لَا یَنْقُصُ ذٰلِکَ مِنْ آثَامِھِمْ شَیْئًا.

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۶۷۴)	جلد۴	صفحہ۲۰۶۰
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۶۸۰۴)	جلد۴	صفحہ۳۳۲
مشکوٰۃ المصابیح	رقم الحدیث (۱۵۸)	جلد۱	صفحہ۱۲۷
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۲۰۶)	جلد۱	صفحہ۱۲۶
قال محمد محمود	الحدیث صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۱۱۲)	جلد۱	صفحہ۳۱۸
قال شعیب الارنووط	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۶۲۳۴)	جلد۲	صفحہ۱۰۷۱
قال الالبانی	صحیح		

ترجمة الحديث،

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جس نے ہدایت کی طرف بلایا تو جتنا ثواب اس کی دعوت قبول کرنے والوں کو ملتا ہے اتنا ہی ثواب اسے ملتا ہے اور یہ چیز (اس کا اجر ملنا) ان دعوت قبول کرنے والوں کے اجر میں سے کچھ بھی کمی نہ ہوگی۔ اور جس نے گمراہی کی طرف دعوت کی اس دعوت دینے والے کو اتنا گناہ ہوگا جتنا اس کی دعوت قبول کرنے والوں کو ہوگا اور یہ چیز (اسے اتنا ہی گناہ ملنا) ان گمراہی کی دعوت قبول کرنے والوں کے گناہ میں سے کچھ بھی کم نہ ہوگا۔

-☆-

الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱۹۷)	جلد۱	صفحہ۱۲۲
قال المحقق	صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۶۷۴)	جلد۳	صفحہ۶۸
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۴۶۰۹)	جلد۳	صفحہ۱۱۹
قال الالبانی	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۹۱۳۳)	جلد۹	صفحہ۱۳۳
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
جامع الاصول	رقم الحدیث (۷۳۱۸)	جلد۹	صفحہ۵۲۳
مسند الدارمی	رقم الحدیث (۵۳۰)	جلد۱	صفحہ۴۴۴
قال المحقق	اسنادہ صحیح		

عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – :

مَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً ، فَعُمِلَ بِهَا بَعْدَهٗ ، كُتِبَ لَهٗ مِثْلُ اَجْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا ، وَلَا يُنْقَصُ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْءٌ ، وَمَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً سَيِّئَةً ، فَعُمِلَ بِهَا بَعْدَهٗ كُتِبَ عَلَيْهِ مِثْلُ وِزْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا ، وَلَا يُنْقَصُ مِنْ اَوْزَارِهِمْ شَيْءٌ۔[1]

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۰۱۷)	جلد۲	صفحہ۷۰۴
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۳۵۱)	جلد۲	صفحہ۱۰۴
السنن الکبری	رقم الحدیث (۲۳۳۶)	جلد۳	صفحہ۲۰
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۲۰۳)	جلد۱	صفحہ۱۳۵
قال محمود محمد محمود	الحدیث صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۹۰۵۷)	جلد۱۴	صفحہ۳۹۹
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۹۰۷۴)	جلد۱۴	صفحہ۴۰۴
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۳۳۰۸)	جلد۸	صفحہ۱۰۱
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۶۳۰۵)	جلد۲	صفحہ۱۰۸۰
قال الالبانی	صحیح		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۹۴)	جلد۱	صفحہ۱۱۳
قال المحقق	صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۶۷۵)	جلد۳	صفحہ۲۹
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۲۵۵۴)	جلد۲	صفحہ۳۱۲
قال الالبانی	ھذا الحدیث صحیح		
جامع الاصول	رقم الحدیث (۴۲۶۳)	جلد۶	صفحہ۵۴۳
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۲۰۸)	جلد۱	صفحہ۱۵۱

ترجمة الحديث،

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جس نے اسلام میں سنت حسنہ کو رواج دیا کہ اس کے بعد بھی اس پر عمل کیا گیا تو جس نے بھی اس پر عمل کیا ان کی مثل اسے رواج دینے والے کو ثواب ملے گا اور اس اجر سے عمل کرنیوالوں کے اجر وثواب میں سے کچھ بھی کم نہ کیا جائے گا۔

اور جس نے اسلام میں برا طریقہ کو رواج دیا تو اس پر اس کے بعد بھی عمل کیا گیا تو جس نے اس طریقہ پر عمل کیا ان کی مثل اسے رواج دینے والے کو گناہ ملے گا اس گناہ سے عمل کرنے والوں کے گناہ میں کوئی کمی نہ کی جائے گی۔

-☆-

مسند الدارمی　رقم الحدیث (۵۲۹)　جلد ۱　صفحہ ۱۴۳
قال المحقق　اسنادہ حسن
مسند الدارمی　رقم الحدیث (۵۳۱)　جلد ۱　صفحہ ۱۴۴
قال المحقق　اسنادہ صحیح

دعوت دینے والے
تاروں کی طرح ہیں

اَلدُّعَاةُ فِي الْاَرْضِ بِمَنْزِلَةِ النُّجُوْمِ فِي السَّمَاءِ ، يُهْتَدٰى بِهَا فِي ظُلُمَاتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ [1]

شیخ یوسف خطار احمد لکھتے ہیں:

دعوت دینے والے زمین میں ایسے ہیں جیسے آسمان میں تارے ہیں جن سے بحر و بر کی ظلمات (تاریکیوں) میں ہدایت لی جاتی ہے

-☆-

جنگلات میں یا سمندر میں جب انسان راستہ بھول جاتے ہیں گھٹا ٹوپ اندھیروں میں انہیں نشان منزل نہیں ملتا وہ اس عالم میں آسمان کے تاروں سے راہنمائی لیتے ہیں۔ چمکتے تارے دیکھ کر انہیں انکی منزل کا سراغ مل جاتا ہے۔ پھر تاروں کی روشنیوں میں وہ اپنا سفر جاری کرتے ہیں اور اپنی

(۱) کنوز الدعوۃ الی اللہ صفحہ ۲۱

منزل پر پہنچ جاتے ہیں۔

اس عالم رنگ وبو میں ہر طرف کفر وشرک کا اندھیرا ہے گمراہی کی تاریکی چاروں سو پھیلی ہے اس عالم میں انسان کو پتہ نہیں چلتا کہ صراط مستقیم کونسا ہے تو اس وقت اللہ کی طرف دعوت دینے والے علماء کا وجود تاروں کا روپ دھار لیتا ہے۔ پھر وہ بھی بھٹکتے ہوئے مسافروں کو راہ جنت بتاتے ہیں۔ قرآن وسنت کی نورانی قندیل سے انہیں انکی منزل کا پتہ بتاتے ہیں۔ پھر اس نور بھری روشنی میں چل کر لوگ خیر وعافیت سے اپنا سفر مکمل کرتے ہیں اور بالآخر جنت کے دروازے تک پہنچ جاتے ہیں۔

-☆-

دعوت دینے والا حبیب اللہ ہے، اللہ کا ولی ہے
اللہ کا برگزیدہ ہے، اللہ کا پسندیدہ ہے
روئے زمین پر اللہ کا سب سے بڑا محبوب ہے
اور وہ زمین میں اللہ کا خلیفہ ہے

قَالَ الْحَسَنُ الْبَصرِیُّ عَنِ الدَّاعِیَةِ اِلَی اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ:

ھَذَا حَبِیْبُ اللّٰہِ ، ھٰذَا وَلِیُّ اللّٰہِ ، ھٰذَا صَفْوَۃُ اللّٰہِ ، ھٰذَا خِیَرَۃُ اللّٰہِ ، ھٰذَا اَحَبُّ اَھْلِ الْاَرْضِ اِلَی اللّٰہِ ، اَجَابَ اللّٰہَ فِیْ دَعْوَتِہٖ ، وَدَعَا النَّاسَ اِلٰی مَا اَجَابَ اللّٰہَ فِیْہِ مِنْ دَعْوَتِہٖ وَعَمِلَ صَالِحًا فِیْ اِجَابَتِہٖ ، وَقَالَ اِنَّنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ، ھٰذَا خَلِیْفَۃُ اللّٰہِ[1]

ترجمہ:

حضرت امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ، اللہ کی طرف دعوت دینے والے کے بارے میں اپنے تأثرات کا اظہار فرماتے ہیں اللہ کی طرف دعوت دینے والے یہ حبیب اللہ (اللہ کا محبوب) ہے۔

(۱) تفسیر ابن کثیر: (۱۰۱/۴)، کنوز الدعوۃ الی اللہ صفحہ ۴۴

یہ اللہ کا ولی ہے۔

یہ اللہ تعالیٰ کا برگزیدہ ہے۔

یہ اللہ تعالیٰ کا منتخب اور چنا ہوا ہے۔

یہ اللہ تعالیٰ کی زمین میں اللہ تعالیٰ کا سب سے پیارا ہے۔

اس نے اللہ تعالیٰ کی دعوت کو قبول کیا اور لوگوں کو اللہ کی طرف قبول کروایا۔ دعوت کی طرف دعوت دی (بلایا) اور اللہ کا حکم مان کر نیک عمل کئے اور اس نے کہہ دیا میں مسلمانوں میں سے ہوں یہی اللہ تعالیٰ کا خلیفہ ہے۔

-☆-

دعوت سے روگردانی کرنے والوں پر
قریب ہے کہ عذاب نازل ہو
پھر وہ دعا مانگیں تو ان کی دعا قبول نہ ہو

عَنْ حُذَيْفَةَ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – عَنِ النَّبِيِّ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ: وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَتَأْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ، اَوْلَيُوْشِكَنَّ اللّٰهُ اَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عِقَابًا مِنْهُ، ثُمَّ تَدْعُوْنَهٗ فَلَا يُسْتَجَابُ لَكُمْ.

صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۱۶۹)	جلد۲	صفحہ۴۰۶
قال الالبانی	صحیح		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۳۲۰۹)	جلد۳	صفحہ۱۸۰
قال المحقق	حسن بشواھدہ		
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۷۰۷۰)	جلد۲	صفحہ۱۱۸۹
قال الالبانی	حسن		
جامع الاصول	رقم الحدیث (۱۱۳)	جلد۱	صفحہ۳۳۲
مشکوۃ المصابیح	رقم الحدیث (۵۰۶۸)	جلد۳	صفحہ۳۸۴
کنز العمال	رقم الحدیث (۵۵۲۹)	جلد۱	صفحہ۳۲۷
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۳۳۶۶)	جلد۳	صفحہ۳۰۶

ترجمة الحدیث،

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے!

تم نیکی کا حکم دو اور برائی سے روکو ورنہ وقت دور نہیں کہ اللہ تعالیٰ تم پر عقاب نازل فرمائے پھر تم اس سے دعا مانگو گے تو تمہاری دعا قبول نہ ہوگی۔

-☆-

غایۃ الاحکام رقم الحدیث (۱۲۹۹۷) جلد ۶ صفحہ ۵۸۴

اسلام باقی رہنے والا ہے اور بالآخر غلبہ بھی اسلام کا ہوگا
اگر ہم نے دعوت- جو ہم پر فرض ہے کو چھوڑ دیا نعوذ باللہ من ذالک
تو اللہ تعالیٰ کسی اور قوم کو اسلام سے سرفراز کرے گا
پھر وہ قوم دعوت کا فرض ادا کرے گی

اِنَّ الْاِسْلَامَ بَاقٍ لَایَزُوْلُ ، وَالْعَاقِبَةُ لَهُ ، وَلٰكِنْ اِمَّا اَنْ نَعُوْدَ – نَحْنُ الْمُسْلِمِيْنَ – اِلٰى دِيْنِنَا ، فَيَكُوْنُ لَنَا شَرَفُ النَّصْرِ فِي الدُّنْيَا ، وَثَوَابُ اللّٰهِ فِي الْآخِرَةِ ، وَاِمَّا اَنْ يَسْتَبْدِلَ بِنَا قَوْمًا غَيْرَنَا يَدْخُلُوْنَ فِي الْاِسْلَامِ ، وَيَتَوَلَّوْنَ الدَّعْوَةَ اِلَيْهِ وَالدِّفَاعَ عَنْهُ (1)

اسلام باقی رہنے والا ہے اسے زوال نہیں آخر غلبہ وعروج اسلام ہی کو ہوگا۔ہم جو بحمدہٖ تعالیٰ مسلمان ہیں اپنے دین کی طرف لوٹ جائیں اسے پورے طریقے سے اپنائیں تو دنیا میں فتح ونصرت کا شرف ہمارے مقدر میں ہوگا اور آخرت میں ہمیں اجر وثواب ملے گا۔یا پھر اگر ہماری روش اسی طرح رہی تو اللہ تعالیٰ ہماری جگہ کسی اور قوم کو اسلام میں داخل کردیگا اور وہ دعوت الی اللہ کا فریضہ سرانجام دیں گے اور اسلام کا مکمل دفاع کریں گے۔

(1) کنوز الدعوۃ الی اللہ صفحہ ۴۸

علماء کرام اور دعوت دینے والوں کی قلت
جہالت، بدعات، اور خرافات پھیلنے کا سبب ہے

اِنَّ قِلَّةَ الْعُلَمَاءِ وَالدُّعَاةِ سَبَبٌ فِي انْتِشَارِ الْجَهْلِ وَالْبِدَعِ وَالْخَرَافَةِ، وَاَنَّ نَجَاحَ الْمُجْتَمَعِ مَرْهُوْنٌ بِالْعُلَمَاءِ الَّذِيْنَ هُمْ وَرَثَةُ الْاَنْبِيَاءِ الْعَامِلِيْنَ الْمُخْلِصِيْنَ، وَرَحِمَ اللّٰهُ الْقَائِلَ:

اِذَا سَكَتَ الْحَقُّ نَطَقَ الْبَاطِلُ۔(1)

علماء اور دعوت دینے والوں کی قلت جہالت، بدعات اور خرافات کے پھیلنے کا سبب ہے۔ بے شک انسانی معاشرے کی کامیابی علماء کی مرہون منت ہے جو علماء انبیاء کرام کے وارث ہیں۔ اور وہ علماء عامل بالکتاب والسنۃ اور مخلص ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کے قائل پر رحمتیں نازل فرمائے جب حق خاموش ہو جاتا ہے تو باطل بولنا شروع کر دیتا ہے۔

-☆-

(1) کنوز الدعوۃ الی اللہ صفحہ ۲۲۱

مداہنت اختیار کرنے والوں بدی کو
دیکھ کر اسے نہ روکنے والوں کی مثال

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا – عَنِ النَّبِيِّ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ:

مَثَلُ الْمُدْهِنِ فِيْ حُدُوْدِ اللّٰهِ وَالْوَاقِعِ فِيْهَا مَثَلُ قَوْمٍ اسْتَهَمُوْا سَفِيْنَةً، فَصَارَ بَعْضُهُمْ فِيْ اَسْفَلِهَا، وَصَارَ بَعْضُهُمْ فِيْ اَعْلَاهَا، فَكَانَ الَّذِيْنَ فِيْ اَسْفَلِهَا يَمُرُّوْنَ بِالْمَاءِ عَلَى الَّذِيْنَ فِيْ اَعْلَاهَا، فَتَاَذَّوْا بِهٖ، فَاَخَذَ فَأْساً، فَجَعَلَ يَنْقُرُ اَسْفَلَ السَّفِيْنَةِ، فَاَتَوْهُ، فَقَالُوْا:

مَالَكَ؟ قَالَ: تَاَذَّيْتُمْ بِيْ، وَلَا بُدَّ لِيْ مِنَ الْمَاءِ، فَاِنْ اَخَذُوْا عَلٰى يَدَيْهِ اَنْجَوْهُ وَاَنْجَوْا اَنْفُسَهُمْ، وَاِنْ تَرَكُوْهُ اَهْلَكُوْهُ وَاَهْلَكُوْا اَنْفُسَهُمْ.

ترجمة الحديث:

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ کی حدود میں مداہنیت کرنے والے اور اللہ کی حدود توڑنے والے کی مثال ایسے ہے جیسے ایک قوم و جماعت نے بحری جہاز میں بیٹھنے کے لئے قرعہ اندازی کی۔ کچھ لوگ نچلی منزل میں چلے گئے اور کچھ لوگ بالائی منزل میں نچلی منزل والے پانی لینے کیلئے اوپر والی منزل والوں کے پاس سے گزرتے تو وہ تنگی محسوس کرتے۔

نچلی منزل والوں میں سے ایک نے کلہاڑا پکڑا اور بحری جہاز کے نچلی جانب سوراخ کرنا شروع کر دیا تو اوپر والی منزل والے آئے انہوں نے اسے کہا: تو کیا کر رہا ہے اس نے کہا: تم میرے پانی لانے سے تنگی محسوس کرتے ہو میرا پانی کے بغیر گزارہ نہیں اس لئے سوراخ کر رہا ہوں۔

اگر بالائی منزل والوں نے اس کے ہاتھوں کو پکڑ لیا (اسے سوراخ کرنے سے روک دیا) اسے بھی بچا لیا اور خود بھی نجات پا گئے اور اگر اسے چھوڑ دیا کہ سوراخ کر لے تو اسے بھی ہلاک کر دیا اور اپنے آپ کو بھی ہلاک کر دیا۔

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۲۴۹۳)	جلد۲	صفحہ۷۹۴
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۲۶۸۶)	جلد۲	صفحہ۸۱۵
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۳۳۰۵)	جلد۳	صفحہ۱۷۹
قال المحقق	صحیح		
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۳۳۶۳)	جلد۳	صفحہ۲۰۵
قال المحقق	صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۲۹۷)	جلد۱	صفحہ۵۳۲
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۸۳۸۶)	جلد۱۴	صفحہ۱۵۳
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۸۳۷۷)	جلد۱۴	صفحہ۱۵۰
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۸۳۹۳)	جلد۱۴	صفحہ۱۵۵
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		

پہلوان کو دعوتِ اسلام اور
اس کے لئے انوکھا انداز

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا – :

اَنَّ يَـزِيْـدَ بْـنَ رُكَـانَةَ صَـارَعَ الـنَّبِیَّ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – فَصَرَعَهُ النَّبِیُّ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ، كُلُّ مَرَّةٍ عَلٰى مِائَةٍ مِنَ الْغَنَمِ ، فَلَمَّا كَانَ فِي الثَّالِثَةِ قَالَ :

يَا مُحَمَّدُ ! مَا وَضَعَ ظَهْرِی اِلَى الْاَرْضِ اَحَدٌ قَبْلَكَ ، وَمَا كَانَ اَحَدٌ اَبْغَضَ اِلَـیَّ مِـنْكَ ، وَاَنَا اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ، فَقَامَ عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – وَرَدَّ عَلَيْهِ غَنَمَهُ .

ترجمة الحديث،

حضرت عبداللہ بن عباس – رضی اللہ عنہما – کا بیان ہے کہ

البدایہ والنہایہ: صفحہ ۱۰۴

یزید بن رکانہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کشتی لڑی تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین مرتبہ اسے پچھاڑ دیا اور ہر مرتبہ ایک سو بھیڑ بکریاں لیں۔ پس جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تیسری مرتبہ اسے پچھاڑا تو اس نے کہا:

یا محمد!

آپ سے پہلے میری پشت کسی نے زمین پر نہیں لگائی اور آج سے پہلے آپ سے بڑھ کر میرے ہاں کوئی مبغوض نہیں تھا لیکن اب میں دل وجان سے مسلمان ہوتا ہوں۔

اَنَا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی الٰہ (لائق بندگی) نہیں اور آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

اتنا سن کر آپ اس سے اٹھ کھڑے ہوئے اور اسے اس کی بھیڑ بکریاں واپس کر دیں۔

-☆-

قریب المرگ یہودی

جوان کو دعوتِ اسلام

عَنْ اَنَسٍ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – اَنَّ غُلَامًا مِنَ الْيَهُوْدِ كَانَ مَرِضَ فَاَتَاهُ النَّبِيُّ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – فَقَعَدَ عِنْدَ رَأْسِهٖ فَقَالَ لَهُ :

اَسْلِمْ ، فَنَظَرَ اِلٰى اَبِيْهِ ، وَهُوَ عِنْدَ رَأْسِهٖ ، فَقَالَ لَهُ اَبُوْهُ :

اَطِعْ اَبَا الْقَاسِمِ فَاَسْلَمَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – وَهُوَ يَقُوْلُ :

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِيْ اَنْقَذَهُ بِيْ مِنَ النَّارِ.

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۳۵۶)	جلد ۱	صفحہ ۴۰۴
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۵۶۵۷)	جلد ۴	صفحہ
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۵۷۳۶)	جلد ۵	صفحہ ۲۷۸
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۴۸۸۴)	جلد ۱۱	صفحہ ۴۳۴
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح		
شرح السنۃ	رقم الحدیث (۵۶)	جلد ۱	صفحہ ۱۱۸
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۳۹۱۳)	جلد ۱۱	صفحہ ۳۳۰
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہود کا ایک جوان بیمار ہوا تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کی تیمارداری کیلئے آئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے سر کی جانب بیٹھ گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے فرمایا:

اسلام لے آؤ۔ اس نے اپنے باپ کی طرف دیکھا جو اس کے سر کے پاس تھا تو اس کے باپ نے اس سے کہا:

ابوالقاسم (محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جو فرماتے ہیں اسے مان لو۔ تو اس جوان نے اسلام قبول کرلیا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے گھر سے یہ کہتے ہوئے باہر تشریف لائے:

تمام تعریفیں اللہ کیلئے شکر یہ اللہ کا جس نے اس جوان کو میری وجہ سے آگ سے بچالیا۔

-☆-

مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۳۳۰۸)	جلد ۱۱	صفحہ ۱۹۳
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۷۷۸۸)	جلد ۷	صفحہ ۴۷۷۶
مسند ابی یعلی الموصلی	رقم الحدیث (۳۳۵۰)	جلد ۶	صفحہ ۹۳
قال حسین سلیم اسد:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۲۷۳۸)	جلد ۱۱	صفحہ ۸
قال حمزہ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۳۹۱۲)	جلد ۱۱	صفحہ ۳۲۰
قال حمزہ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۳۰۹۵)	جلد ۲	صفحہ ۲۰۱
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۳۰۹۵)	جلد ۲	صفحہ ۴۷۳
قال الالبانی:	صحیح		
ارواء الغلیل	رقم الحدیث (۱۲۷۲)	جلد ۵	صفحہ ۱۱۳
قال الالبانی:	صحیح		
السنن الکبریٰ (للبیہقی)	رقم الحدیث (۶۵۹۷)	جلد ۳	صفحہ ۵۳۷
الادب المفرد	رقم الحدیث (۵۲۴)		صفحہ ۱۳۸

وَتَعَاوَنُوْا عَلَی الْبِرِّ وَالتَّقْوٰی وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَی الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ o ۱؎

ترجمہ:

اور ایک دوسرے کی مدد کرو نیکی اور تقوی کے کاموں میں اور باہم مدد نہ کرو گناہ اور زیادتی پر اور ڈرتے رہو اللہ سے بے شک اللہ تعالیٰ سخت عذاب دینے والا ہے۔

-☆-

فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖۤ اَنْجَیْنَا الَّذِیْنَ یَنْهَوْنَ عَنِ السُّوْٓءِ وَاَخَذْنَا الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا بِعَذَابٍۭ بَـِٔیْسٍۭ بِمَا كَانُوْا یَفْسُقُوْنَ o ۲؎

ترجمہ:

پھر جب انہوں نے فراموش کر دی جو انہیں نصیحت کی گئی تھی تو ہم نے نجات دے دی انہیں جو روکتے تھے برائی سے۔ اور پکڑ لیا ہم نے ان کو جنہوں نے ظلم کیا برے عذاب سے بوجہ اس کے کہ وہ نافرمانی کیا کرتے تھے۔

-☆-

(۱) سورہ مائدہ:۲

(۲) سورہ اعراف:۱۶۵

مومن ایک دوسرے کے مددگار ہیں اور اسلام کی دعوت دینا ان کا وصفِ جمیل ہے

وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَيُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اُولٰٓئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ٥ [1]

ترجمہ:

نیز مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے مددگار ہیں۔ حکم کرتے ہیں نیکی کا اور روکتے ہیں برائی سے اور صحیح صحیح ادا کرتے ہیں نماز اور دیتے ہیں زکوۃ اور اطاعت کرتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کی۔ یہی لوگ ہیں جن پر ضرور رحم فرمائے گا اللہ۔ بے شک اللہ تعالیٰ غالب ہے حکمت والا ہے۔

-☆-

(۱) سورۃ توبہ:۷۱

وَالَّذِیْنَ جٰهَدُوْا فِیْنَا لَنَهْدِیَنَّهُمْ سُبُلَنَا وَاِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِیْنَ۔ ١

ترجمہ:

اور جو بلند ہمت مصروف جہاد رہتے ہیں ہمیں راضی کرنے کیلئے ہم ضرور دکھائیں گے انہیں اپنے راستے۔ اور بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہر وقت محسنین کے ساتھ ہے۔

-☆-

(١) سورۃ عنکبوت: ٦٩

دعوتِ اسلام

مومنوں کا وصفِ جمیل ہے

قَالَ حُجَّةُ الْإِسْلَامِ اَبُوْحَامِدِ الْغَزَالِيُّ – رَحِمَهُ اللّٰهُ –:

فَقَدْ نَعَتَ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ بِاَنَّهُمْ يَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ ، وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ، فَالَّذِىْ هَجَرَ الْاَمْرَ بِالْمَعْرُوْفِ ، وَالنَّهْيَ عَنِ الْمُنْكَرِ خَارِجٌ عَنْ هٰؤُلَاءِ الْمُؤْمِنِيْنَ.

ترجمہ:

حجۃ الاسلام حضرت امام ابو حامد غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے مومنوں کا وصف بیان کیا ہے کہ وہ نیکی کا حکم دیتے ہیں اور برائی سے روکتے ہیں۔ پس جو آدمی نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا ترک کر دے وہ ان مومنوں کی فہرست سے خارج ہے۔

-☆-

الاحیاء العلوم الدین للغزالی:۲/۲۷۰

دعوتِ اسلام مومنوں کا وصفِ خاص ہے
اور یہ مومن اور منافق کے درمیان فرق بھی ہے

حضرت امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

جَعَلَ اللّٰهُ تَعَالٰی اَلْاَمْرَ بِالْمَعْرُوْفِ ، وَالنَّهْیَ عَنِ الْمُنْكَرِ فَرْقًا بَيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُنَافِقِيْنَ ، فَدَلَّ عَلٰی اَنَّ اَخَصَّ اَوْصَافِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَلْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ ، وَالنَّهْیُ عَنِ الْمُنْكَرِ ، وَرَأْسُهَا الدُّعَاءُ اِلَی الْاِسْلَامِ.

ترجمہ:

اللہ تعالیٰ نے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو مومنوں اور منافقوں میں فرق قرار دیا ہے اور یہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر مومن کا وصف خاص ہے اور اس کا جوھر اسلام کی طرف بلانا ہے۔

-☆-

تفسیر القرطبی، ۴/ ۴۷

حَدَّثَنِی عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ فَرُّوْخَ أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا – تَقُوْلُ : اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – قَالَ :

اِنَّهٗ خُلِقَ كُلُّ اِنْسَانٍ مِنْ بَنِیْ آدَمَ عَلٰی سِتِّیْنَ وَثَلَاثِمِائَةَ مَفْصِلٍ فَمَنْ كَبَّرَ اللّٰهَ وَحَمِدَ اللّٰهَ ، وَهَلَّلَ اللّٰهَ وَسَبَّحَ اللّٰهَ ، وَاسْتَغْفَرَ اللّٰهَ وَعَزَلَ حَجَرًا عَنْ طَرِیْقِ النَّاسِ ، أَوْ شَوْكَةً اَوْ عَظْمًا عَنْ طَرِیْقِ النَّاسِ وَأَمَرَ بِمَعْرُوْفٍ أَوْ نَهٰی عَنْ مُنْكَرٍ ، عَدَدَ تِلْكَ السِّتِّیْنَ وَالثَّلَاثِمِائَةِ السُّلَامٰی فَاِنَّهٗ یَمْشِیْ یَوْمَئِذٍ وَقَدْ زَحْزَحَ نَفْسَهٗ عَنِ النَّارِ ۔

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن فروخ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا آپ فرمارہی تھیں کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ہر انسان کے تین سو ساٹھ جوڑ پیدا کیے گئے ہیں ۔

پس جس نے اللہ اکبر کہا

الحمد للہ کہا

لا الہ الا اللہ کہا

صحیح الجامع الصغیر وزیادتہ	رقم الحدیث (۲۳۹۱)	جلد ۱	صفحہ ۴۷۰
قال الالبانی	صحیح		
سلسلة الاحادیث الصحیحة	رقم الحدیث (۱۷۱۷)	جلد ۴	صفحہ ۳۹۵
کنز العمال	رقم الحدیث (۱۲۳۱۱)	جلد ۱	صفحہ ۲۱۷
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۳۳۰)	جلد ۲	صفحہ ۹۹
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۰۰۷)	جلد ۱	صفحہ ۲۹۸
السنن الکبری	رقم الحدیث (۶۸۶۱)	جلد ۳	صفحہ ۱۵۵۰
غایة الاحکام	رقم الحدیث (۲۱۷۱)	جلد ۳	صفحہ ۳۸۵

سبحان اللہ کہا

استغفر اللہ کہا

راستہ سے کوئی پتھر ہٹایا یا کوئی کانٹا یا ہڈی راستے سے دور کر دی

اور کسی نیکی کا حکم دیا یا کسی برائی سے روکا۔

ان تین سو ساٹھ جوڑ کی تعداد میں۔۔یعنی تین سو ساٹھ مرتبہ۔

تو وہ اس دن اس حالت میں چلے گا کہ اس نے اپنے نفس کو جہنم کی آگ سے دور کر لیا ہے۔

-☆-

برائی سے روکنے والے کو بے حساب اجر و ثواب سے نوازا جاتا ہے

عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْحَضْرَمِيِّ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – قال : قال النَّبِيُّ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – :

اِنَّ مِنْ اُمَّتِيْ قَوْمًا يُعْطَوْنَ مِثْلَ اُجُوْرِ اَوَّلِهِمْ يُنْكِرُوْنَ الْمُنْكَرَ .

ترجمة الحديث،

سیدنا عبدالرحمٰن حضرمی – رضی اللہ عنہ – نے فرمایا:

حضور سیدنا نبی کریم – صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم – نے ارشاد فرمایا:

میری امت میں ایک جماعت ایسی ہوگی جنہیں ان کے اول کے اجر و ثواب جیسا اجر دیا جائے گا یہ – وہ لوگ ہیں جو – برائی سے روکتے ہیں۔

-☆-

مسند الامام احمد | رقم الحدیث (۲۳۱۸۱) | جلد ۳۸ | صفحہ ۲۱۴

قال شعیب الارنووط | حسن لغیرہ، وهذا اسناد ضعيف لجهالة عبد الرحمٰن بن الحضرمي، فقد تفرد بالرواية عنه عطاء بن السائب

الدرر المضیئۃ | جلد ۱ | صفحہ ۳۳۷

نیکی کا حکم دینا، برائی سے روکنا

حقِّ طریق - راستہ کے حق - سے ہے

عَنْ أَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – عَنِ النَّبِیِّ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – قَالَ:

إِیَّاكُمْ وَالْجُلُوْسَ فِی الطُّرُقَاتِ فَقَالُوْا : یَارَسُوْلَ اللّٰهِ ! مَا لَنَا مِنْ مَجَالِسِنَا بُدٌّ ، نَتَحَدَّثُ فِیْهَا ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ – :

فَإِذَا أَبَیْتُمْ إِلَّا الْمَجْلِسَ فَاعْطُوا الطَّرِیْقَ حَقَّهٗ ، قَالُوْا : وَمَا حَقُّ الطَّرِیْقِ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ ! قَالَ:

غَضُّ الْبَصَرِ وَكَفُّ الْأَذٰى وَرَدُّ السَّلَامِ وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْیُ عَنِ الْمُنْكَرِ .

ترجمة الحدیث،

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

راستوں میں بیٹھنے سے بچے! صحابہ کرام - رضی اللہ عنہم - نے عرض کی:

یا رسول اللہ! ہمارے لئے ان مجلسوں کے بغیر چارہ نہیں، ہم وہاں بیٹھ کر باتیں کرتے ہیں۔

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اگر تم نے وہاں ضرور بیٹھنا ہی ہے تو تم راستے کو اس کا حق ادا کردو۔ صحابہ کرام - رضی اللہ عنہم - نے عرض کی:

یا رسول اللہ! راستے کا حق کیا ہے؟ آپ نے فرمایا:

نگاہوں کو پست رکھنا، تکلیف دہ چیزوں کو راستے سے ہٹا دینا، سلام کا جواب دینا، نیکی کی تلقین کرنا اور برائی سے روکنا۔

-☆-

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۲۴۶۵)	جلد۲	صفحہ۷۳۸
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۲۲۹)	جلد۴	صفحہ۱۹۶۰
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۱۲۱)	جلد۳	صفحہ۱۶۷۵
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۵۵۶۳)	جلد۳	صفحہ۴۱۷
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۴۵۰۹)	جلد۳	صفحہ۲۳۳
قال المحقق	صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۵۹۵)	جلد۲	صفحہ۳۵۶
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۱۳۳۸)	جلد۱۰	صفحہ۱۱۵
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۲۶۷۵)	جلد۱	صفحہ۵۴۱
قال الالبانی	صحیح		
جامع الاصول	رقم الحدیث (۴۷۳۹)	جلد۶	صفحہ۶۱۱
قال المحقق	صحیح		
صحیح سنن ابو داؤد	رقم الحدیث (۴۸۱۵)	جلد۳	صفحہ۱۸۳
قال الالبانی	ھذا حدیث صحیح		

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – قَالَ:

مَا مِنْ نَبِيٍّ بَعَثَهُ اللّٰهُ فِيْ أُمَّةٍ قَبْلِيْ إِلَّا كَانَ لَهٗ مِنْ أُمَّتِهٖ حَوَارِيُّوْنَ وَأَصْحَابٌ يَأْخُذُوْنَ بِسُنَّتِهٖ وَيَقْتَدُوْنَ بِأَمْرِهٖ ثُمَّ إِنَّهَا تَخْلُفُ مِنْ بَعْدِهِمْ خُلُوْفٌ يَقُوْلُوْنَ مَا لَا يَفْعَلُوْنَ وَيَفْعَلُوْنَ مَا لَا يُؤْمَرُوْنَ فَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِيَدِهٖ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِلِسَانِهٖ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِقَلْبِهٖ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَيْسَ وَرَاءَ ذٰلِكَ مِنَ الْإِيْمَانِ حَبَّةُ خَرْدَلٍ.

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مجھ سے پہلے اللہ نے جو بھی نبی بھیجا اس کی امت میں سے اس کے حواری -خاص ساتھی- ہوتے جو اس کی سنن پر عمل اور اس کے حکم کی اقتداء کرتے تھے۔

صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۵۷۹۰)	جلد ۲	صفحہ ۱۰۰۸
قال الالبانی	حذا حدیث صحیح		
الترغیب والترهیب	رقم الحدیث (۳۳۰۶)	جلد ۳	صفحہ ۱۷۹
قال المحقق	حذا حدیث صحیح		
صحیح الترغیب والترهیب	رقم الحدیث (۲۳۱۰)	جلد ۲	صفحہ ۵۷۵
قال الالبانی	حذا حدیث صحیح		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۵۰)	جلد ۱	صفحہ ۷۰
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۹۶۰۲)	جلد ۷	صفحہ ۱۵۶
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۴۳۷۹)	جلد ۴	صفحہ ۳۳۵
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۱۵۳)	جلد ۱	صفحہ ۱۳۶

پھر ان کے بعد نا اہل لوگ ان کے جانشین بنے۔ وہ ایسی باتیں کہتے جو وہ کرتے نہیں تھے اور وہ کام کرتے جن کا ان کو حکم نہیں دیا گیا تھا۔ پس جو آدمی ان کے ساتھ اپنے ہاتھ سے جہاد کرے وہ مومن ہے۔

جو ان سے اپنی زبان کے ساتھ جہاد کرے وہ مومن ہے۔

جو شخص ان سے اپنے دل کے ساتھ جہاد کرے وہ مومن ہے اور اس کے علاوہ رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان کا درجہ نہیں۔

-☆-

دعوت

دخولِ جنت کا ذریعہ

عَنْ اَبِی کَثِیْرِ السُّحَیْمِیِّ ، عَنْ اَبِیْهِ ، قَالَ :
سَاَلْتُ اَبَا ذَرٍّ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – قُلْتُ :
دُلَّنِیْ عَلٰی عَمَلٍ اِذَا عَمِلَ الْعَبْدُ بِهٖ ، دَخَلَ الْجَنَّةَ ، قَالَ :
سَاَلْتُ عَنْ ذٰلِکَ رَسُوْلَ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – فَقَالَ :
يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ ، وَالْيَوْمِ الْآخِرِ . قُلْتُ :
يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ! اِنَّ مَعَ الْاِيْمَانِ عَمَلًا ؟ قَالَ :
يَرْضَخُ مِمَّارَزَقَهُ اللّٰهُ . قُلْتُ :
يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ! اَرَاَيْتَ اِنْ كَانَ فَقِيْرًا لَا يَجِدُ مَا يَرْضَخُ ؟ قَالَ :
يَاْمُرُ بِالْمَعْرُوْفِ ، وَيَنْهٰى عَنِ الْمُنْكَرِ ، قَالَ : قُلْتُ :

يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اَرَاَيْتَ اِنْ كَانَ عَيِيًّا لَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يَأْمُرَ بِالْمَعْرُوْفِ، وَيَنْهٰى عَنِ الْمُنْكَرِ؟ قَالَ:

يَصْنَعُ لِأَخْرَقَ، قَالَ:

اَرَاَيْتَ اِنْ كَانَ اَخْرَقَ لَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يَصْنَعَ شَيْئًا؟ قَالَ:

يُعِيْنُ مَغْلُوْبًا، قَالَ:

اَرَاَيْتَ اِنْ كَانَ ضَعِيْفًا لَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يُعِيْنَ مَغْلُوْبًا؟ قَالَ:

مَا تُرِيْدُ اَنْ يَكُوْنَ فِيْ صَاحِبِكَ مِنْ خَيْرٍ؟ يُمْسِكُ عَنْ اَذَى النَّاسِ، فَقُلْتُ:

يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اِذَا فَعَلَ ذٰلِكَ دَخَلَ الْجَنَّةَ؟ قَالَ:

مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَفْعَلُ خَصْلَةً مِنْ هٰؤُلَاءِ، اِلَّا اَخَذَتْ بِيَدِهٖ حَتّٰى تُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ.

ترجمة الحديث،

حضرت ابو کثیر سحیمی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا:

میں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ مجھے ایسا عمل بتا دیجئے کہ جب بندہ اس پر عمل کرلے تو جنت میں داخل ہو جائے۔ انہوں نے فرمایا:

میں نے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس کے متعلق دریافت کیا تھا تو آپ نے

صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۲۳۱۸)	جلد ۲	صفحہ ۵۷۹
قال الالبانی	حسن لغیرہ		
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۳۳۱۶)	جلد ۳	صفحہ ۱۸۳
قال المحقق	ھذا الحدیث حسن		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۳۷۳)	جلد ۲	صفحہ ۹۶
قال شعیب الارنؤوط	ابو کثیر السحیمی ھو من رجال مسلم، ووالدہم اعرفہ، وفی روایۃ الحاکم: فکان یجالس اباذر، وباقی رجالہ ثقات رجال الصحیح		
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۲۱۲)	جلد ۱	صفحہ ۹۲
قال الحاکم	ھذا الحدیث صحیح علی شرط مسلم		

ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھے۔ میں نے عرض کیا:

یا رسول اللہ! ایمان کے ساتھ عمل بھی ہوتا ہے تو وہ کیا عمل ہے؟۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اللہ کی دی ہوئی روزی میں سے دوسروں کو دے۔ میں نے عرض کیا:

یا رسول اللہ! اگر وہ غریب آدمی ہو اور اس کے پاس دینے کو کچھ نہ ہو؟ تو کیا کرے؟۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

نیکی کا حکم کرے اور برائی سے روکے۔ میں نے عرض کیا:

یا رسول اللہ! اگر وہ بات کرنے سے عاجز ہو اور نیک کام کی نصیحت اور برے کاموں سے نہ روک سکتا ہو؟

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ضعیف اور کمزور کے ساتھ احسان کرے (اس کے کام میں ہاتھ بٹائے)۔ میں نے عرض کیا:

اگر وہ خود ضعیف اور کمزور ہو اور کچھ نہ کر سکتا ہو؟

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

کہ وہ مظلوم کی مدد کرے۔ میں نے عرض کیا:

کہ وہ خود کمزور اور ضعیف ہو مظلوم کی مدد نہ کر سکتا ہو؟

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تم کیا چاہتے ہو کہ تمہارے ساتھی میں ایسی کوئی خوبی نہیں کہ جس کے ذریعے سے وہ نیکی کما سکے تو پھر اتنا کرلے کہ خود دوسروں کو تکلیف دینے سے بچالے۔ میں نے عرض کیا:

یا رسول اللہ! اگر وہ ایسا کرلے گا تو کیا جنت میں داخل ہو جائے گا؟

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جو کوئی مسلمان ان اعمال میں سے کسی عمل کو کرلے گا تو وہ عمل اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے جنت میں داخل کردے گا۔

-☆-

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ :

جَاءَ اِعْرَابِيٌّ اِلَى النَّبِيِّ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – فَقَالَ : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِيْ عَمَلًا يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ ؟ قَالَ :

لَئِنْ كُنْتَ اَقْصَرْتَ الْخُطْبَةَ لَقَدْ اَعْرَضْتَ الْمَسْئَلَةَ ، اَعْتِقِ النَّسَمَةَ ، وَفُكَّ الرَّقَبَةَ ، فَاِنْ لَمْ تُطِقْ ذٰلِكَ فَاَطْعِمِ الْجَائِعَ ، وَاسْقِ الظَّمْاٰنَ .

مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۸۵۵۴)	جلد۱۴	صفحہ۳۴۳
قال حمزة احمد الزین	اسنادہ صحیح		
الترغیب والترهیب	رقم الحدیث (۱۳۸۸)	جلد۱	صفحہ۷۱۵
قال المحقق	صحیح		
الترغیب والترهیب	رقم الحدیث (۲۸۳۴)	جلد۲	صفحہ۶۲۸
قال المحقق	حسن		
الترغیب والترهیب	رقم الحدیث (۴۲۰۳)	جلد۳	صفحہ۵۰۴
صحیح الترغیب والترهیب	رقم الحدیث (۹۵۱)	جلد۱	صفحہ۵۶۴
قال الالبانی	صحیح		
صحیح الترغیب والترهیب	رقم الحدیث (۱۸۹۸)	جلد۲	صفحہ۳۹۵
قال الالبانی	صحیح		
صحیح الترغیب والترهیب	رقم الحدیث (۲۸۵۳)	جلد۳	صفحہ۸۴
قال الالبانی	صحیح		
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۲۸۶۱)	جلد۳	صفحہ۱۰۸۱
قال الحاکم	هذا حدیث صحیح الاسناد ولم یخرجاه		

ترجمة الحديث،

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

ایک اعرابی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کی:

یا رسول اللہ! ایسا عمل سکھا دیجئے جو مجھے جنت میں لے جائے آپ نے ارشاد فرمایا:

تو نے سوال مختصر کیا ہے لیکن بات بہت بڑی کی ہے، غلام آزاد کرا اور گردنیں چھڑا، اگر اتنی طاقت نہیں تو بھوکے کو کھلا اور پیاسے کو پلا۔

-☆-

مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۷۳۴۲)	جلد۴	صفحہ۳۱۲
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۳۷۴)	جلد۲	صفحہ۹۷
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۳۷۵)	جلد۱	صفحہ۳۹۵
قال الالبانی	صحیح		

دعوت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وصیت مبارکہ ہے

عَنْ اَبِی ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:

اَوْصَانِی خَلِیْلِی – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وآلِه وَسَلَّمَ – بِخِصَالٍ مِنَ الْخَیْرِ، اَوْصَانِی اَنْ لَا اَخَافَ فِی اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ ، وَاَوْصَانِی اَنْ اَقُوْلَ الْحَقَّ ، وَاِنْ كَانَ مُرًّا.

مسند الامام احمد	رقم الحدیث (٢١٣٠٩)	جلد ١٥	صفحہ ٥١٩
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (٣٣٢٢)	جلد ٣	صفحہ ١٨٦
قال المحقق	صحیح		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (٣٧٠٥)	جلد ٣	صفحہ ٣٠٧
قال المحقق	صحیح		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (٣٦٧١)	جلد ٣	صفحہ ٣٦
قال المحقق	حسن		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (٢٣٣٠)	جلد ٢	صفحہ ٥٨١
قال الالبانی	صحیح لغیرہ		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (٢٥٢٥)	جلد ٢	صفحہ ٢٢٩
قال الالبانی	صحیح		

ترجمة الحديث،

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

کہ مجھے میرے خلیل۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔نے چند خیر کے کاموں کی وصیت فرمائی۔جن میں ایک وصیت یہ ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈروں۔اور مجھے اس بات کی وصیت فرمائی کہ میں حق بات کہوں خواہ وہ کڑوی ہی کیوں نہ ہو۔

-☆-

صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۳۱۹۵)	جلد۳	صفحہ۲۲۴
قال الالبانی	صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۴۴۹)	جلد۲	صفحہ۱۹۴
قال شعیب الارنؤوط	حدیث صحیح		

دعوتِ اسلام

دین اسلام کا حصہ ہے

عَنْ حُذَيْفَةَ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – عَنِ النَّبِيِّ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ:

اَلْإِسْلَامُ ثَمَانِيَةُ اَسْهُمٍ :

اَلْإِسْلَامُ سَهْمٌ ،وَالصَّلَاةُ سَهْمٌ ، وَالزَّكَاةُ سَهْمٌ ، وَالصَّوْمُ سَهْمٌ ، وَحَجُّ الْبَيْتِ سَهْمٌ ، وَالْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ سَهْمٌ ، وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ سَهْمٌ ، وَالْجِهَادُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ سَهْمٌ ، وَقَدْ خَابَ مَنْ لَا سَهْمَ لَهٗ.

الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (١١٠٠)	جلد ١	صفحہ ٥٨٢
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (١٧٦١)	جلد ٢	صفحہ ١٢٩
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (٣٣٢٥)	جلد ٣	صفحہ ١٨٧
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (٧٣١)	جلد ١	صفحہ ٢٥٧
قال الالبانی	حسن لغیرہ		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (٢٣٢٣)	جلد ٢	صفحہ ٥٨٢
قال الالبانی	حسن لغیرہ		

ترجمة الحدیث،

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

دین اسلام آٹھ حصوں پر مشتمل ہے:

اسلام (یعنی توحید و رسالت کی گواہی) ایک حصہ،

نماز ایک حصہ،

زکوٰۃ ایک حصہ،

روزہ ایک حصہ،

بیت اللہ کا حج ایک حصہ،

اچھائی کا حکم کرنا ایک حصہ،

برائی سے روکنا ایک حصہ

اور جہاد فی سبیل اللہ ایک حصہ ہے۔

اور جس کیلئے ان حصوں میں سے کوئی حصہ نہ ہو وہ دین و دنیا میں نامراد ہوا۔

-☆-

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – عَنِ النَّبِیِّ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – قَالَ:

اَلْاِسْلَامُ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ لَا تُشْرِکَ بِهٖ شَیْئًا ، وَتُقِیْمَ الصَّلَاةَ ، وَتُؤْتِیَ الزَّکَاةَ وَتَصُوْمَ رَمَضَانَ ، وَتَحُجَّ الْبَیْتَ ، وَالْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ ، وَالنَّهْیُ عَنِ الْمُنْکَرِ ، وَتَسْلِیْمُکَ عَلٰی اَهْلِکَ ، فَمَنِ انْتَقَصَ مِنْهُنَّ شَیْئًا ، فَهُوَ سَهْمٌ مِنَ الْاِسْلَامِ یَدَعُهُ ، وَمَنْ تَرَکَهُنَّ ، فَقَدْ وَلّٰی الْاِسْلَامَ ظَهْرَهٗ.

ترجمة الحديث،

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اسلام یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ،

اور نماز قائم کرو،

زکوٰۃ ادا کرو،

رمضان المبارک کے روزے رکھو

اور حج کرو

المعدرک للحاکم	رقم الحدیث (۵۳)	جلد۱	صفحہ۴۸
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۳۳۲۵)	جلد۳	صفحہ۱۸۷
قال المحقق	حسن		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۲۳۳۴)	جلد۲	صفحہ۵۸۱
قال الالبانی	صحیح لغیرہ		
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۴۷۷۶)	جلد۱	صفحہ۵۳۷
قال الالبانی	ھذا الحدیث صحیح		

اور نیکی کا حکم دینا

اور برائی سے روکنا

اور اپنے گھر والوں کو سلام کرنا۔

جس نے ان اعمال میں سے کسی عمل میں کمی کی تو اس نے اسلام کے ایک حصہ کو چھوڑ دیا ہے

اور جو ان سب کو چھوڑ دے یقیناً اس نے اسلام کو پس پشت ڈال دیا۔ اپنی پیٹھ کے پیچھے پھینک دیا۔

-☆-

بدی کو اگر بدلنے کی طاقت نہیں رکھتے
تو کم از کم اسے دل سے ناپسند تو کیجئے

قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ:

بِحَسْبِ امْرِیٍٔ اِذَا رَایٰ مُنْکَرًا لَا یَسْتَطِیْعُ اَنْ یُغَیِّرَہٗ اَنْ یَعْلَمَ اللّٰہُ – تَعَالٰی –
مِنْ قَلْبِہٖ اَنَّہٗ لَہٗ کَارِہٌ۔

ترجمہ:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
کسی مسلمان آدمی کیلئے اتنا تو ہو کہ
وہ جب کسی بدی کو دیکھے جسے وہ بدلنے کی طاقت نہ رکھتا ہو تو کم از کم اس کا اللہ تعالیٰ تو جانے
کہ اس کا دل اس بدی کو ناپسند کر رہا ہو۔

-☆-

تنبیہ الغافلین: صفحہ ۱۹

عَنِ الْعُرْسِ بْنِ عَمِيرَةَ الْكِنْدِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ:
إِذَا عُمِلَتِ الْخَطِيئَةُ فِي الْأَرْضِ كَانَ مَنْ شَهِدَهَا فَكَرِهَهَا ، كَانَ كَمَنْ غَابَ عَنْهَا ، وَمَنْ غَابَ عَنْهَا فَرَضِيَهَا كَانَ كَمَنْ شَهِدَهَا۔

ترجمة الحديث:

جناب عرس بن عمیرہ کندی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

جب زمین میں کوئی خطا کی جائے اور اس میں حاضر اور موجود شخص نے اس کو برا جانا۔ تو وہ ایسے ہوگا جیسے اس معصیت سے غائب رہا لیکن جو غائب اور دور تھا مگر اس نافرمانی کو اس نے پسند کیا تو وہ ایسے ہوگا جیسے اس میں حاضر تھا۔

-☆-

الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۳۳۴۴)	جلد۳	صفحہ۱۸۷
قال المحقق	حسن		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۲۳۲۳)	جلد۲	صفحہ۵۸۱
قال الالبانی	حسن		
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۶۸۹)	جلد۱	صفحہ۱۷۹
قال الالبانی	ھذا الحدیث حسن		
صحیح سنن ابوداؤد	رقم الحدیث (۴۳۴۵)	جلد۳	صفحہ۳۸
قال الالبانی	ھذا الحدیث حسن		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۵۰۶۹)	جلد۳	صفحہ۲۸۴
قال الالبانی	اسنادہ حسن		
جامع الاصول	رقم الحدیث (۱۱۵)	جلد۱	صفحہ۳۳۲

ضیاء الحدیث

جہنم سے بچنے والے خوش نصیب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ ۔

امابعد

''جہنم سے بچنے والے خوش نصیب'' افراد سے متعلق

چند احادیث مبارکہ پیش خدمت ہیں

اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل وکرم سے ہمیں جہنم سے بچائے ۔

آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

-☆-

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حقیقی کامیاب

فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ ۔

ترجمۃ:

جسے آگ۔جہنم۔سے بچالیا گیا اور جنت میں داخل کر دیا گیا وہ کامیاب ہے۔

-☆-

حقیقی کامیابی یہی ہے کہ انسان آخرت میں سرخرو ہو نار جہنم سے بچ جائے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے مقام جنت سے سرفراز ہو۔

-☆-

اللہ کی رضا کیلئے کلمہ طیبہ پڑھنے والا

عَنْ عُتْبَانِ بْنِ مَالِكٍ اَلْاَنْصَارِيِّ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ و آلِهٖ وَسَلَّمَ – :

لَنْ يُوَافِيَ عَبْدٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَقُوْلُ : لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ، يَبْتَغِي بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ ، إِلَّا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ النَّارَ.

ترجمة الحديث،

حضرت عتبان بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

کنز العمال	رقم الحدیث (۱۱۹)	جلد ۱	صفحہ ۴۳
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۵۲۳۰)	جلد ۲	صفحہ ۹۲۸
قال الالبانی	صحیح		
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۴۲۳)	جلد ۴	صفحہ ۲۰۱۸
السنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۱۰۸۸۱)	جلد ۹	صفحہ ۴۰۷
السنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۱۱۴۳۰)	جلد ۱۰	صفحہ ۲۵۸
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۹۷۵۰)	جلد ۷	صفحہ ۲۲۸

جس نے اللہ کی رضا چاہتے ہوئے لا الہ الا اللہ کہا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس پر جہنم کو حرام کردے گا۔

-☆-

سبحان اللہ!

اللہ تعالیٰ کا نام کس درجہ اپنے اندر عظمتیں سمیٹے ہوئے ہے۔خلوص دل سے اللہ کے نام کی مالا جپنے والا۔اللہ کی وحدانیت کا اقرار کرنے والا کس درجہ فیروز بخت ہے کہ اس پر نار جہنم۔جہنم کی آگ حرام ہو جاتی ہے۔

آیئے! کہیں تنہائی میں بیٹھ کر خلوص دل کے ساتھ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے لئے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہہ لیجئے۔اس کے اثرات انسانی عقل وفہم سے وراء ہیں۔اللہ جل جلالہ اس پر جہنم کو حرام کردے گا۔اور اسے سزاوار جنت قرار دے۔

نفسی نفسی کے عالم میں لوگ مارے مارے پھر رہے ہوں گے،ان کی اس دنیاوی زندگی کے اعمال ان کی نگاہوں کے سامنے ہوں گے،وہ لرزاں وتر ساں اپنے انجام کا انتظار کر رہے ہوں گے کہ محبت و پیار سے،اخلاص کی نعمت سے مالا مال ہو کر کلمہ طیبہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پڑھنے والا نار جہنم سے محفوظ رہے گا اور اس کے لئے انعامات جنت محو انتظار ہوں گے۔

-☆-

اللہ تعالیٰ کے خوف سے رونے والا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهِ وَسَلَّمَ – :

لَا يَلِجُ النَّارَ رَجُلٌ بَكَى مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ حَتَّى يَعُوْدَ اللَّبَنُ فِي الضَّرْعِ ، وَلَا يَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ وَدُخَانُ جَهَنَّمَ.

صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۷۷۷۸)	جلد۲	صفحہ۱۲۸۲
قال الالبانی	صحیح		
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۳۸۶۱)	جلد۳	صفحہ۱۳۲
قال المحقق	ھذا الحدیث حسن		
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۱۹۱۶)	جلد۲	صفحہ۲۳۳
قال المحقق	ھذا الحدیث حسن		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۱۶۳۳)	جلد۲	صفحہ۲۲۷
قال الالبانی	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۰۵۰۸)	جلد۹	صفحہ۵۰۳
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
السنن الکبریٰ للنسائی	رقم الحدیث (۴۳۰۰)	جلد۳	صفحہ۱۲۷

ترجمة الحديث،

حضرت ابو ہریرہ -رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

جو شخص اللہ کے خوف سے رویا وہ جہنم میں داخل نہیں ہو سکتا جب تک دودھ تھن میں نہ لوٹ جائے اور جہاد فی سبیل اللہ کا غبار اور جہنم کا دھواں بھی اکٹھے نہیں ہو سکتے۔

-☆-

صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۳۳۲۴)	جلد۳	صفحہ۳۰۰
قال الالبانی	حذا الحدیث حسن		
صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۱۲۶۹)	جلد۲	صفحہ۸۹
قال الالبانی	حذا الحدیث حسن		
السنن الکبری للنسائی	رقم الحدیث (۴۳۰۱)	جلد۴	صفحہ۲۷۴
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۲۷۷۴)	جلد۳	صفحہ۳۵۱
قال محمود محمد محمود	الحدیث صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۳۱۱)	جلد۲	صفحہ۵۲۸
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۳۱۰۷)	جلد۲	صفحہ۳۷۲
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۳۱۰۸)	جلد۲	صفحہ۳۷۲
قال الالبانی	صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۴۶۰۷)	جلد۱۰	صفحہ۴۶۷
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ حسن		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۳۷۵۱)	جلد۲	صفحہ۱۴
قال الالبانی	حذا الحدیث حسن صحیح		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۵۲۷۶)	جلد۵	صفحہ۱۷
قال الالبانی	حذا الحدیث حسن صحیح		
شرح السنۃ	رقم الحدیث (۴۰۶۳)	جلد۷	صفحہ۳۷۰
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۷۶۶۷)	جلد۷	صفحہ۲۷۳۴

خوف خدا ایسی نعمت ہے جس دل میں سما جاتا ہے وہ دل بقعہ انوار بن جاتا ہے۔ اللہ کا خوف خواہشات کے خس و خاشاک کو جلا کر خاکستر کر دیتا ہے۔ یہی وہ نعمت ہے جس خوش نصیب کے مقدر میں ہو وہ نیکیوں کا دلدادہ اور برائیوں سے متنفر ہو جاتا ہے۔

نیکیوں کا دلدادہ ہر وقت نیکیوں کے حصول میں مگن رہے گا۔ اس کے سینہ میں ہر وقت یہ آرزو مچلتی رہے گی کہ ہر لمحہ ہر گھڑی ایسے اعمال کیے جائیں جس سے خالق و مالک راضی ہو جائے اور ایسے اعمال سے بچا جائے جو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا ذریعہ بنتے ہوں۔

ایسا خوش نصیب صوم و صلاۃ کا پابند ہو گا اور اوامر الٰہی بجا لائے گا۔ برائیوں سے روگرداں اور متنفر وہی ہو گا جو اللہ کی نواہی سے بچنے والا ہو گا۔ الغرض خوف خدا سے لبریز دل ہر نیکی کا دلدادہ اور برائی سے متنفر ہو گا تو ایسے خوش نصیب پر اگر جہنم کی آگ حرام ہو جائے تو جائے تعجب نہیں۔

حضرت ابو حفص رحمہ اللہ خوب فرماتے ہیں:

اَلْخَوْفُ سِرَاجٌ فِی الْقَلْبِ بِهٖ یُبْصَرُ مَا فِیْهِ مِنَ الْخَیْرِ وَالشَّرِّ.

خوف خدا دل میں روشن ہونے والا وہ چراغ و قندیل ہے جس کے ذریعے اس میں جو خیر و شر ہے اسے دیکھا جاتا ہے۔

یہی نور انسان کو بتاتا ہے بدی کیا ہے گناہ کیا ہے اور معصیت کسے کہتے ہیں پھر وہ ہر اس کام سے بچتا ہے جس کے کرنے سے اس کا خالق و مالک ناراض ہوتا ہے اور اس کام سے کوسوں دور بھاگتا ہے جس کے کرنے سے اسکے خالق و مالک نے منع فرمایا ہے۔

یہ ایک بدیہی بات ہے کہ

وَكُلُّ اَحَدٍ اِذَا خِفْتَهٗ هَرَبْتَ مِنْهُ اِلَّا اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ فَاِنَّكَ اِذَا خِفْتَهٗ هَرَبْتَ اِلَی اللّٰهِ فَالْخَائِفُ هَرَبَ مِنْ رَبِّهٖ اِلٰی رَبِّهٖ.

انسان جس سے ڈرتا ہے اس سے بھاگتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ کی ذات ایسی ہے کہ جس سے ڈرنے والا اس کی طرف بھاگتا ہے خائف اللہ کی بارگاہ بے کس پناہ میں پناہ لیتا ہے۔ پس اللہ سے

ڈرنے والا اپنے رب سے بھاگ کر اپنے ہی رب کی طرف جانے والا ہے۔

اور اس کے در پر اپنا سر نیاز جھکا دیتا ہے۔ کیونکہ وہ کریم ہے وہ رحیم ہے وہ سخی ہے وہ داتا ہے اس کے در پر جتنا بڑا کوئی مجرم آتا ہے اتنی ہی زیادہ وہ اس پر رحمت و شفقت ہوتی ہے اور اس پر عنایات کی بے پناہ بارش ہوتی ہے جو اس کے بگڑے مقدر کو سنوار دیتی ہے اور اس کا نام صالحین کی فہرست میں لکھ دیتی ہے۔

-☆-

چالیس دن تکبیر اولیٰ کے ساتھ

باجماعت نماز پڑھنے والا

عَنْ أَنَسٍ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ – :

مَنْ صَلّٰى لِلّٰهِ أَرْبَعِيْنَ يَوْمًا فِي جَمَاعَةٍ ، يُدْرِكُ التَّكْبِيْرَةَ الْأُوْلٰى ، كُتِبَ لَهٗ بَرَاءَتَانِ ، بَرَاءَةٌ مِنَ النَّارِ ، بَرَاءَةٌ مِنَ النِّفَاقِ.

صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۶۳۶۵)	جلد۲	صفحہ ۱۰۸۹
قال الالبانی	صحیح		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۵۸۱)	جلد۱	صفحہ ۳۳۸
قال المحقق	ھذا حدیث حسن		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۴۱)	جلد۱	صفحہ ۱۳۸
قال الالبانی	صحیح		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۱۱۰۲)	جلد۲	صفحہ ۱۵
سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ	رقم الحدیث (۱۹۷۹)	جلد۴	صفحہ ۶۲۸
غایۃ الاحکام	رقم الحدیث (۳۳۶۵)	جلد۲	صفحہ ۱۴۵
سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ	رقم الحدیث (۲۶۵۲)	جلد۶	صفحہ ۳۱۴=

ترجمة الحديث،

حضرت انس بن مالک -رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

جس نے اللہ تعالیٰ کیلئے چالیس دن تک باجماعت نماز ادا کی تکبیر اولیٰ کو پاتے ہوئے تو اس کیلئے دو آزادیاں لکھی جاتی ہیں۔ آگ سے آزادی اور نفاق سے آزادی۔

-☆-

باجماعت نماز ادا کرنا بہت بڑی سعادت ہے جس آدمی کی عادت کریمہ ہو کہ وہ نماز باجماعت ادا کرتا ہے سمجھ لیجئے اس نے اپنے دامن میں اللہ تعالیٰ کی بے شمار نعمتوں کو سمیٹ لیا ہے۔

ایک حدیث پاک ملاحظہ ہو۔

عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – :

صَلَاةُ الرَّجُلِ فِيْ جَمَاعَةٍ تَزِيْدُ عَلٰى صَلَاةِ الرَّجُلِ وَحْدَهٗ اَرْبَعاً وَعِشْرِيْنَ اَوْ خَمْساً وَعِشْرِيْنَ دَرَجَةً.

ترجمة الحديث،

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

آدمی کا باجماعت صلاۃ ادا کرنا اس کے تنہا صلاۃ ادا کرنے سے چوبیس یا پچیس درجے فضیلت رکھتا ہے۔

= کنز العمال	رقم الحدیث (۲۰۲۵۳)	جلد۷	صفحہ ۷۵۳
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۴۰۹)	جلد۱	صفحہ ۲۹۱
قال الالبانی	صحیح		

سبحان اللہ!

باجماعت نماز ادا کرنے والا تنہا نماز ادا کرنے والے سے چوبیس یا پچیس گنا افضل وبرتر ہے تو جو خوش نصیب اللہ کی رضا کے لئے مسلسل چالیس دن باجماعت نماز ادا کرے اور وہ بھی اس طرح کہ اس کی تکبیر اولیٰ بھی فوت نہ ہوئی ہو تو ایسے خوش نصیب کو نوید ہے کہ خالق و مالک نے اسے جہنم سے آزاد کر دیا ہے۔ اب اسکا ایمان اتنا قوی وطاقت ور ہے کہ اس کے ایمان کو دیکھ کر نار جہنم سرد پڑ جائے گی اور وہ شاداں وفرحاں جنت روانہ ہوگا اور انعامات وکرامات الٰہیہ اس کے منتظر ہوں گے۔

-☆-

فجر اور عصر کی نمازوں پر محافظت کرنے والا

عَنْ عَمَّارَةَ ابْنِ رَبِيْعَةَ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ و آلِهٖ وَسَلَّمَ – :

لَنْ يَلِجَ النَّارَ أَحَدٌ صَلَّى قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا.

صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۵۲۳۸)	جلد ۲	صفحہ ۹۲۸
قال الالبانی	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۷۱۵۴)	جلد ۱۳	صفحہ ۳۰۶
قال حمزة احمد الزین	اسنادہ صحیح		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۶۳۴)	جلد ۱	صفحہ ۴۴۰
صحیح سنن ابی داود	رقم الحدیث (۴۲۷)	جلد ۱	صفحہ ۱۲۶
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۴۷۰)	جلد ۱	صفحہ ۱۵۸
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن ابی داود	رقم الحدیث (۴۵۵)	جلد ۲	صفحہ ۳۰۸
قال الالبانی	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۸۴۱۴)	جلد ۱۴	صفحہ ۱۲۹
قال حمزة احمد الزین	اسنادہ صحیح		

ترجمۃ الحدیث،

حضرت عمارہ بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۶۴۲)	جلد۱	صفحہ۳۶۴
قال المحقق	صحیح		
صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۴۵۷)	جلد۱	صفحہ۳۱۴
قال الالبانی	صحیح		
غایۃ الاحکام	رقم الحدیث (۲۰۱۰)	جلد۲	صفحہ۳۹
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۱۷۳۸)	جلد۵	صفحہ۳۰
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح		
السنن الکبری للبیہقی	رقم الحدیث (۳۵۴)	جلد۱	صفحہ۲۱۸
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۰۳۷۸)	جلد۷	صفحہ۴۸۶
السنن الکبری للبیہقی	رقم الحدیث (۴۶۴)	جلد۱	صفحہ۴۵۸
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۰۳۷۷)	جلد۷	صفحہ۴۸۶
السنن الکبری للبیہقی	رقم الحدیث (۱۱۴۵۹)	جلد۱۰	صفحہ۲۷۱
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۱۷۳۷)	جلد۳	صفحہ۲۶۹
قال الالبانی	صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۱۷۴۰)	جلد۵	صفحہ۳۲
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح		
معلم المعلم شرح صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۴۳۶)	جلد۱	صفحہ۳۹۸
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۵۹۵)	جلد۱	صفحہ۳۰۳
شرح السنۃ	رقم الحدیث (۳۸۳)	جلد۲	صفحہ۴۰
قال المحقق	ھذا حدیث صحیح		
صحیح ابن خزیمہ	رقم الحدیث (۳۱۸)	جلد۱	صفحہ۱۹۶
قال المحقق	اسنادہ صحیح		
صحیح ابن خزیمہ	رقم الحدیث (۳۱۹)	جلد۱	صفحہ۱۹۶
قال المحقق	اسنادہ صحیح		
صحیح ابن خزیمہ	رقم الحدیث (۳۲۰)	جلد۱	صفحہ۱۹۶
قال المحقق	اسنادہ صحیح		
المعجم الاوسط	رقم الحدیث (۱۸۳۰)	جلد۱	صفحہ۴۹۵

نے ارشاد فرمایا:

جس نے سورج کے طلوع ہونے اور غروب ہونے سے پہلے نماز ادا کی وہ ہرگز آگ۔جہنم۔ میں داخل نہیں ہوگا۔

-☆-

نماز، نماز ہے کوئی بھی نماز ہو اسکی اہمیت سے انکار نہیں لیکن فجر اور عصر کی نماز کچھ خاص ہی اہمیت رکھتی ہے۔ یہ دونوں نمازیں صلوات مشہورہ ہیں فرشتے ان نمازوں میں حاضر ہوتے ہیں۔ ان نمازوں میں پابندی سے شریک ہونے والوں کی گواہی بارگاہ ذوالجلال میں دی جاتی ہے۔

-☆-

ظہر سے پہلے چار رکعت ادا کرنے والا اور
ظہر کے بعد چار رکعت ادا کرنے والا

عَنْ أُمِّ حَبِيْبَةَ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا – قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – :

مَنْ حَافَظَ عَلٰى أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ، وَأَرْبَعٍ بَعْدَهَا ، حُرِّمَ عَلَى النَّارِ.

صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۶۱۹۵)	جلد۲	صفحہ۱۰۶۵
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۱۲۶۹)	جلد۱	صفحہ۳۲۸
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۴۲۸)	جلد۱	صفحہ۲۳۶
قال الالبانی	صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۱۶۰)	جلد۲	صفحہ۵۵
قال محمود محمد محمود	الحدیث صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۶۷۴۶)	جلد۱۸	صفحہ۵۳۵
قال حمزة احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۶۶۴۳)	جلد۱۸	صفحہ۳۲۰
قال حمزة احمد الزین	اسنادہ صحیح		

ترجمة الحدیث،

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جس نے ظہر سے پہلے چار رکعت اور ظہر کے بعد چار رکعت پر ہمیشگی اختیار کی اس کو آگ پر حرام کردیا گیا۔

-☆-

حضرت امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث پاک کے ذکر سے پہلے باب باندھتے ہیں۔

بَاب : فَضْلُ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ قَبْلَ الظُّهْرِ وَبَعْدَهَا.

باب: نماز ظہر سے پہلے اور ظہر کے بعد نوافل کی فضیلت

ظہر کی نماز سے پہلے چار رکعت ادا کرنا اور ظہر کی نماز کے بعد چار رکعت ادا کرنا مومن کو نار

صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۱۸۱۱)	جلد ۱	صفحہ ۵۷۲
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۱۸۱۲)	جلد ۱	صفحہ ۵۷۳
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۱۸۱۳)	جلد ۱	صفحہ ۵۷۳
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۱۸۱۴)	جلد ۱	صفحہ ۵۷۳
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۱۸۱۵)	جلد ۱	صفحہ ۵۷۳
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۱۸۱۶)	جلد ۱	صفحہ ۵۷۴
قال الالبانی	صحیح		
صحیح ابن خزیمہ	رقم الحدیث (۱۱۹۱)	جلد ۱	صفحہ ۵۸۷
قال المحقق	اسنادہ صحیح		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۸۳۵)	جلد ۱	صفحہ ۴۵۰
قال المحقق	ھذا حدیث حسن		

جہنم سے بچا لیتی ہیں، قبل کی چار رکعت کو سنن موکدہ اور بعد والی چار رکعت میں سے دو سنن موکدہ اور دو نوافل کہلاتے ہیں۔ انکی پابندی کرنے والا ان پر مواظبت اختیار کرنے والا بفضل اللہ ورحمتہ نار جہنم سے محفوظ رہے گا اور اسے قیامت کے دن کسی قسم کی پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے گا بلکہ وہ رحمت الٰہی میں غوطے لگاتے ہوئے جنت جائے گا۔ اور اس کے انعامات اور اس کے نظاروں سے شاداں ہوگا۔

-☆-

اقامت دین کی کوشش میں غبار آلود ہونے والا

عَنْ عَائِشَةَ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا – قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ – :

مَا خَالَطَ قَلْبَ امْرِءٍ مُسْلِمٍ رَهَجٌ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ ، إِلَّا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ النَّارَ .

ترجمة الحديث،

حضرت عائشہ صدیقہ – رضی اللہ عنہا – سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ – صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم – نے ارشاد فرمایا:

جس آدمی کے دل پر فی سبیل اللہ – اقامت دین کی کوشش میں – غبار پڑے تو اللہ تعالیٰ اس پر آگ حرام کر دیتا ہے۔

-☆-

صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۵۷۱۶)	جلد ۲	صفحہ ۹۸۲
قال الالبانی	صحیح		
سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ	رقم الحدیث (۲۲۲۷)	جلد ۵	صفحہ ۲۶۷
قال الالبانی	اسنادہ صحیح		

کنز العمال	رقم الحدیث (۱۰۶۴۳)	جلد ۱	صفحہ ۴۰۷
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۲۴۲۹)	جلد ۱۷	صفحہ ۳۶۵
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱۹۴۳)	جلد ۲	صفحہ ۲۳۸
قال المحقق	ھذا حدیث حسن		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱۲۷۴)	جلد ۲	صفحہ ۹۱
قال الالبانی	صحیح		

روزہ رکھنے والا

عَنْ عُثْمَانَ ابْنِ اَبِی الْعَاصِ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ و آلِهٖ وَسَلَّمَ – :

اَلصِّیَامُ جُنَّةٌ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ.

سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (١٦٣٩)	جلد٢	صفحہ٣٠٦
قال محمود محمد محمود	الحدیث صحیح		
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (٢٢٢٩)	جلد٢	صفحہ١٢٢
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (٢٢٣٠)	جلد٢	صفحہ١٢٢
قال الالبانی	صحیح		
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (٨٣٦٠)	جلد٩	صفحہ٥١
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (٨٣٦١)	جلد٩	صفحہ٥١
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (٨٣٦٢)	جلد٩	صفحہ٥٢
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (٣٦٤٩)	جلد٨	صفحہ٢١٠
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		
صحیح الجامع الصغیر وزیادۃ	رقم الحدیث (٣٨٦٦)	جلد٢	صفحہ٧١٨
قال الالبانی	صحیح		

ترجمۃ الحدیث،

حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

روزہ ڈھال ہے اللہ کے عذاب سے۔

-☆-

المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (٨٣٦٣)	جلد ٩	صفحہ ٥٢
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (١٦٢٣١)	جلد ١٢	صفحہ ٥١١
قال حمزة احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (١٦٢٢٦)	جلد ١٢	صفحہ ٥١٠
قال حمزة احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (١٧٨٣٣)	جلد ١٣	صفحہ ٥٣٣
قال حمزة احمد الزین	اسنادہ صحیح		
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (١٣٣٣)	جلد ٢	صفحہ ١٠
قال المحقق	ھذا حدیث صحیح		
صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (٩٨٢)	جلد ١	صفحہ ٥٧٨
قال الالبانی	صحیح		
السنن الکبری	رقم الحدیث (٢٥٥١)	جلد ١	صفحہ ١٣٦
السنن الکبری	رقم الحدیث (٢٥٥٢)	جلد ١	صفحہ ١٣٦
السنن الکبری	رقم الحدیث (٢٥٥٣)	جلد ١	صفحہ ١٣٦

عَنْ عَائِشَةَ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْها – قَالَت : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ – :

اَلصِّيَامُ جُنَّةٌ مِنَ النَّارِ فَمَنْ اَصْبَحَ صَائِمًا فَلايَجْهَلْ.

ترجمة الحديث:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

روزہ آگ سے ڈھال ہے پس جو تم میں روزہ رکھے وہ نادانی نہ کرے۔

-☆-

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۸۹۴)	جلد۲	صفحہ۲۴
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۱۵۱)	جلد۲	صفحہ۸۰۶
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۲۲۳۳)	جلد۲	صفحہ۱۳۲
قال الالبانی	صحیح		
صحیح الجامع الصغیر والزیادۃ	رقم الحدیث (۳۸۷۸)	جلد۲	صفحہ۷۰۲
قال الالبانی	صحیح		
کنز العمال	رقم الحدیث (۲۳۵۷۰)	جلد۱	صفحہ۸۶۵
السنن الکبری	رقم الحدیث (۳۲۲۵)	جلد۳	صفحہ۳۵۱
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۷۳۵۸)	جلد۱۲	صفحہ۲۳۱

عَنْ عُثْمَانَ ابْنِ اَبِی الْعَاصِ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ –صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ و آلِهٖ وَسَلَّمَ – :

اَلصِّیَامُ جُنَّةٌ مِنَ النَّارِ کَجُنَّةِ اَحَدِکُمْ مِنَ الْقِتَالِ۔

سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (١٦٣٩)	جلد٢	صفحہ٣٠٦
قال محمود محمد محمود	الحدیث صحیح		
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (٢٢٢٩)	جلد٢	صفحہ١٣٢
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (٢٢٣٠)	جلد٢	صفحہ١٣٢
قال الالبانی	صحیح		
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (٨٣٦٠)	جلد٩	صفحہ٥١
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (٨٣٦١)	جلد٩	صفحہ٥١
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (٨٣٦٢)	جلد٩	صفحہ٥٢
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (٨٣٦٣)	جلد٩	صفحہ٥٢
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (٣٦٤٩)	جلد٨	صفحہ٤١٠
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		
صحیح الجامع الصغیر والزیادۃ	رقم الحدیث (٣٨٧٩)	جلد٢	صفحہ٧٢٠
قال الالبانی	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (١٦٢٣١)	جلد١٢	صفحہ٥١١
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (١٦٢٣٦)	جلد١٢	صفحہ٥١٠
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (١٧٨٣٢)	جلد١٣	صفحہ٥٢٢
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
کنز العمال	رقم الحدیث (٢٣٥٦٣)	جلد١	صفحہ٨٦٢
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (١٣٣٢)	جلد٢	صفحہ١٠
قال المحقق	ھذا الحدیث صحیح		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (٩٨٢)	جلد١	صفحہ٥٧٨
قال الالبانی	صحیح		

ترجمة الحديث،

حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

روزہ آگ سے ڈھال ہے جیسے تم میں سے کسی کی میدان جنگ میں ڈھال ہوتی ہے۔

-☆-

السنن الکبری رقم الحدیث (۲۵۵۱) جلد ۱ صفحہ ۱۳۶

السنن الکبری رقم الحدیث (۲۵۵۲) جلد ۱ صفحہ ۱۳۶

السنن الکبری رقم الحدیث (۲۵۵۳) جلد ۱ صفحہ ۱۳۶

عَنْ جَابِرٍ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ – :

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى :

اَلصِّيَامُ جُنَّةٌ يَسْتَجِنُّ بِهَا الْعَبْدُ مِنَ النَّارِ ، وَهُوَ لِي وَاَنَا اَجْزِيْ بِهٖ.

ترجمة الحديث،

حضرت جابر – رضی اللہ عنہ – سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ – صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم – نے ارشاد فرمایا:

روزہ ڈھال ہے جس کے ذریعے بندہ آگ سے بچاؤ کرتا ہے روزہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کی جزاء دوں گا۔

-☆-

صحیح الجامع الصغیر وزیادۃ	رقم الحدیث (۳۸۶۷)	جلد۲	صفحہ ۷۱۸
قال الالبانی	ھذا حدیث حسن		
کنز العمال	رقم الحدیث (۲۳۶۱۸)	جلد۱	صفحہ ۸۶۶
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱۴۳۳)	جلد۲	صفحہ ۹
قال المحقق	ھذا حدیث حسن		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۹۸۱)	جلد۱	صفحہ ۵۷۸
قال الالبانی	ھذا حدیث حسن		

عَنْ اَبِی سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ – رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ – صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ و آلِہٖ وَسَلَّمَ – :

مَنْ صَامَ یَوْمًا فِی سَبِیْلِ اللّٰہِ بَعَّدَ اللّٰہِ وَجْھَهٗ عَنِ النَّارِ سَبْعِیْنَ خَرِیْفًا۔

ترجمة الحديث،

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جس نے فی سبیل اللہ۔اقامت دین کی کوشش کرتے ہوئے۔ایک دن روزہ رکھا اللہ تعالیٰ اس کے چہرے کو جہنم کی آگ سے ستر سال کی مسافت جتنا دور کر دے گا۔

-☆-

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۲۸۴۰)	جلد۳	صفحہ ۸۷۸
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۷۱۳)	جلد۲	صفحہ ۱۸۹
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۶۸)	جلد۱	صفحہ ۸۰۸
صحیح الجامع الصغیر و الزیادۃ	رقم الحدیث (۶۳۳۹)	جلد۲	صفحہ ۱۰۸۲
قال الالبانی	صحیح		
مسند ابی داؤد الطیالسی	رقم الحدیث (۲۳۰۰)	جلد۲	صفحہ ۵۷۲
قال محمد حسن محمد حسن اسماعیل	حدیث صحیح		
الجامع لشعب الایمان	رقم الحدیث (۳۵۹۳)	جلد۵	صفحہ ۳۸۸
قال المحقق	اسنادہ لاباس والحدیث صحیح		
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۲۲۲۸)	جلد۲	صفحہ ۱۲۸
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۲۲۲۹)	جلد۲	صفحہ ۱۲۹
قال الالبانی	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۱۳۹۸)	جلد۱۰	صفحہ ۱۸۲
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		

مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۸۶۷۵)	جلد۸	صفحہ۳۸۹
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
المعجم الکبیر	رقم الحدیث (۷۴۷۹)	جلد۱۲	صفحہ۱۲۷۳
المعجم الکبیر	رقم الحدیث (۱۳۳۵۳)	جلد۷	صفحہ۳۷۲۸
السنن الکبریٰ	رقم الحدیث (۳۵۶۹)	جلد۳	صفحہ۱۴۲
السنن الکبریٰ	رقم الحدیث (۳۵۷۰)	جلد۳	صفحہ۱۴۲
کنز العمال	رقم الحدیث (۲۸۰۸)	جلد۱	صفحہ۴۱۳

اللہ کی راہ میں مال خرچ کرنے والا

عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ و آلِه وَسَلَّمَ – يَقُوْلُ:

مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ يَسْتَتِرَ مِنَ النَّارِ وَلَوْ بِشَقِّ تَمْرَةٍ فَلْيَفْعَلْ.

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۴۱۳)	جلد ۱	صفحہ ۴۳۱
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۴۱۷)	جلد ۱	صفحہ ۴۳۲
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۰۱۶)	جلد ۲	صفحہ ۷۰۳
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۳۳۱۱)	جلد ۸	صفحہ ۱۰۵
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۲۵۵۱)	جلد ۲	صفحہ ۲۱۲
قال الالبانی	صحیح		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۸۶۳)	جلد ۱	صفحہ ۵۱۸
قال الالبانی	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۸۱۸۸)	جلد ۱۴	صفحہ ۱۳۲
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۸۱۹۰)	جلد ۱۴	صفحہ ۱۳۲
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		

ترجمة الحديث،

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے سنا حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرما رہے تھے:

جو تم سے آگ سے بچ سکتا ہو وہ بچ جائے اگر چہ کھجور کا ایک ٹکڑا صدقہ کرے۔

-☆-

مسند الامام احمد	رقم الحدیث (١٨١٦٨)		جلد ١٤	صفحہ ١١٦
قال حمزة احمد الزین	اسنادہ صحیح			
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (١٨١٦٩)		جلد ١٤	صفحہ ١١٦
قال حمزة احمد الزین	اسنادہ صحیح			
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (١٨١٧٠)		جلد ١٤	صفحہ ١١٦
قال حمزة احمد الزین	اسنادہ صحیح			
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (٢٥٥٢)		جلد ٢	صفحہ ٢١٢
قال الالبانی	صحیح			
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (١٨١٨٧)		جلد ١٤	صفحہ ١٢٢
قال حمزة احمد الزین	اسنادہ صحیح			
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (١٨١٦٤)		جلد ١٤	صفحہ ١١٥
قال حمزة احمد الزین	اسنادہ صحیح			
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (١٨٥)		جلد ١	صفحہ ١١٦
قال محمود محمد محمود	الحدیث متفق علیہ			
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (٣٣١٥)		جلد ٢	صفحہ ٥٧١
قال الالبانی	صحیح			
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (٢٠٧)(٢٠٨)	(٢٠٩)	جلد ١٧	صفحہ ٨٩
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (٢١٠)	(٢١١)	جلد ١٧	صفحہ ٩٠
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (٢١٢)		جلد ١٧	صفحہ ٩٠
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (٢١٣)		جلد ١٧	صفحہ ٩٠
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (٢١٤)		جلد ١٧	صفحہ ٩٠
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (٢١٥)		جلد ١٧	صفحہ ٩٠
صحیح الجامع الصغیر وزیادۃ	رقم الحدیث (٦٠١٧)		جلد ٢	صفحہ ١٠٣١
قال الالبانی	صحیح			

میدان عرفات میں قیام کرنے والا

عَنْ عَائِشَةَ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا – قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ – :

مَا مِنْ يَوْمٍ اَكْثَرَ مِنْ اَنْ يُعْتِقَ اللّٰهُ فِيْهِ عَبْدًا مِنَ النَّارِ مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ وَاِنَّهٗ لَيَدْنُوْ ثُمَّ يُبَاهِيْ بِهِمُ الْمَلَائِكَةَ فَيَقُوْلُ : مَا اَرَادَ هٰؤُلَاءِ.

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۳۴۸)	جلد۲	صفحہ۹۸۲
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۰۱۴)	جلد۳	صفحہ۴۷۳
قال محمود محمود محمود	الحدیث متفق علیہ		
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۳۰۰۳)	جلد۲	صفحہ۳۴۲
قال الالبانی	صحیح		
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۱۷۰۵)	جلد۲	صفحہ۶۵۳
الدر المنثور		جلد۱	صفحہ۳۴۷
کنز العمال	رقم الحدیث (۱۴۷۲)	جلد۱	صفحہ۴۶۰
صحیح الجامع الصغیر و الزیادۃ	رقم الحدیث (۵۷۹۶)	جلد۲	صفحہ۱۰۰۹
قال الالبانی	صحیح		
صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۱۱۵۴)	جلد۲	صفحہ۳۳
قال الالبانی	صحیح		

ترجمۃ الحدیث،

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ہر دن سے زیادہ اللہ تعالیٰ عرفہ کے دن بندوں کو آگ سے آزاد فرماتا ہے۔اللہ تعالیٰ اپنی شان کے مطابق قریب ہوتا ہے پھر ان کا فرشتوں سے بطور فخر ذکر فرماتا ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

یہ میرے بندے کیا چاہتے ہیں؟

-☆-

الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱۷۳۰)	جلد۲	صفحہ۱۵۸
قال المحقق	صحیح		
السنن الکبریٰ	رقم الحدیث (۳۹۸۲)	جلد۳	صفحہ۱۵۲
غایۃ الاحکام	رقم الحدیث (۹۵۵۳)	جلد۵	صفحہ۳۱۶
مشکوۃ المصابیح	رقم الحدیث (۲۵۳۷)	جلد۳	صفحہ۷۲

جس کے تین نابالغ بچے فوت ہو جائیں

عَنْ وَاثِلَةَ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآله وَسَلَّمَ – :

مَنْ دَفَنَ ثَلاثَةً مِنَ الْوَلَدِ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ النَّارَ.

ترجمة الحديث،

حضرت واثلہ – رضی اللہ عنہ – سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ – صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم – نے ارشاد فرمایا:

جس کے تین بچے فوت ہو گئے ہوں اللہ تعالیٰ نے اس پر جہنم کی آگ کو حرام کر دیا۔

–☆–

صحیح الجامع والصغیر	رقم الحدیث (۶۲۳۸)	جلد۲	صفحہ۱۰۷۱
قال الالبانی	صحیح		
کنز العمال	رقم الحدیث (۶۵۵۶)	جلد۱	صفحہ۲۷۶
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۳۹۷۹)	جلد۳	صفحہ۶۶

عَنْ اَبِی ذَرٍّ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ – :

مَا مِنْ مُسْلِمَیْنِ یَمُوْتُ بَیْنَهُمَا ثَلَاثَةٌ مِنْ اَوْلَادِهِمَا لَمْ یَبْلُغُوا الْحِنْثَ اِلَّا غُفِرَ لَهُمَا.

ترجمة الحديث،

حضرت واثلہ – رضی اللہ عنہ – سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ – صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم – نے ارشاد فرمایا:

مسلمان مرد وعورت جن کی اولاد میں سے تین بچے بالغ ہونے سے قبل فوت ہوگئے تو ان دونوں کی مغفرت کردی جائے گی۔

–☆–

صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۵۷۷۹)	جلد۲	صفحہ۱۰۰۶
قال الالبانی	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۱۴۳۸)	جلد۱۵	صفحہ۴۹۷
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۳۹۸۴)	جلد۳	صفحہ۱۲
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۱۸۷۳)	جلد۲	صفحہ۴۲
فتح الباری	رقم الحدیث (۱۳۸۱)	جلد۳	صفحہ۳۱۴
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۶۰۵)	جلد۲	صفحہ۳۱۵
قال محمود محمد محمود	الحدیث صحیح		
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۳۴۸)	جلد۱	صفحہ۳۸۴
التعلیقات الحسان	رقم الحدیث (۲۹۲۹)	جلد۲	صفحہ۴۷۵
قال الالبانی	صحیح		
التعلیقات الحسان	رقم الحدیث (۲۹۴۴)	جلد۳	صفحہ۶۵
قال الالبانی	صحیح		
السنن الکبری	رقم الحدیث (۲۰۱۴)	جلد۲	صفحہ۴۰۱

التعلیقات الحسان	رقم الحدیث (۳۶۲۶)	جلد۳	صفحہ ۲۶
قال الالبانی	صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۲۹۳۰)	جلد ۷	صفحہ ۳۰۲
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۲۹۳۰)	جلد ۷	صفحہ ۵۰۱
قال شعیب الارنؤوط	ھذا حدیث حسن صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۲۹۳۳)	جلد ۷	صفحہ ۵۰۲
قال شعیب الارنؤوط	ھذا حدیث حسن صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۲۹۳۶)	جلد ۷	صفحہ ۵۰۳
قال شعیب الارنؤوط	ھذا حدیث حسن صحیح		

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ – :

مَا مِنْ مُسْلِمَیْنِ یَمُوْتُ لَهُمَا ثَلَاثَةُ اَوْلَادٍ لَمْ یَبْلُغُوا الْحِنْثَ اِلَّا اَدْخَلَهُمَا اللّٰهُ بِفَضْلِ رَحْمَتِهٖ اِیَّاهُمُ الْجَنَّةَ یُقَالُ لَهُمْ:

اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ ، فَیَقُوْلُوْنَ : حَتّٰی یَدْخُلَ اٰبَوَانَا ، فَیُقَالُ :

اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ اَنْتُمْ وَاٰبَوَاکُمْ.

ترجمة الحدیث،

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مسلمان مرد وعورت میں سے جن کے تین بچے بلوغت سے پہلے فوت ہو گئے ہوں تو اللہ تعالیٰ ان دونوں کو اور ان بچوں کو اپنی رحمت کے فضل سے جنت میں داخل فرمائے گا۔ ان بچوں سے کہا جائے گا:

جنت میں داخل ہو جاؤ۔ تو وہ کہیں گے جب تک ہمارے ماں باپ جنت میں داخل نہ ہوں گے ہم نہ جائیں گے تو انہیں کہا جائے گا۔

جاؤ اپنے والدین کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ۔

مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۰۵۷۰)	جلد۹	صفحہ۵۲۰
قال حمزة احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۳۹۷۷)	جلد۳	صفحہ۲۵
غایة الاحکام	رقم الحدیث (۲۶۱۰)	جلد۳	صفحہ۴۹۳
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۱۸۷۵)	جلد۲	صفحہ۴۲
قال الالبانی	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۳۳۸۹)	جلد۱۰	صفحہ۳۴۲
السنن الکبریٰ	رقم الحدیث (۲۰۱۲)	جلد۲	صفحہ۴۰۱
صحیح الجامع والصغیر	رقم الحدیث (۵۷۸۰)	جلد۲	صفحہ۱۰۰۷
قال الالبانی	صحیح		

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ:

جَاءَتِ امْرَاَةٌ اِلَی النَّبِیِّ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ – بِابْنٍ لَهَا فَقَالَتْ:

یَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّهٗ یَشْتَکِیْ وَاِنِّیْ اَخَافُ عَلَیْهِ قَدْ دَفَنْتُ ثَلَاثَةً، قَالَ:

لَقَدِ احْتَظَرْتِ بِحِظَارٍ شَدِیْدٍ مِنَ النَّارِ.

ترجمة الحديث،

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

ایک عورت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں اپنا ایک بیٹا لے کر آئی

اس نے عرض کی:

یا رسول اللہ! اسے تکلیف ہے یہ بیمار ہے مجھے ڈر ہے میں اپنے تین بچے پہلے ہی دفن کر چکی ہوں

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تو نے آگ سے بچاؤ کیلئے زبردست رکاوٹ کھڑی کر لی ہے۔

صحیح مسلم	رقم الحدیث (٢٦٣٦)	جلد۴	صفحہ ٢٠٣٠
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (١٨٧٦)	جلد٢	صفحہ ٣٢
قال الالبانی	صحیح		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (٢٠٠٣)	جلد٢	صفحہ ٣٣٣
قال الالبانی	صحیح		
کنز العمال	رقم الحدیث (٦٥٩٠)	جلد١	صفحہ ٢٧٧
غایۃ الاحکام	رقم الحدیث (١٣٦٨)	جلد١	صفحہ ٥٠٦
السنن الکبری	رقم الحدیث (٣٠١٣)	جلد٢	صفحہ ٣٠٠
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (١٣٨٩١)	جلد١٠	صفحہ ٣٣٩
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (٢٩٦٨)	جلد٢	صفحہ ٧٠٨
قال المحقق	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (٩٣٠٠)	جلد٩	صفحہ ٢٠٨
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ – :

لَا یَمُوْتُ لِمُسْلِمٍ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ فَیَلِجُ النَّارَ اِلَّا تَحِلَّةَ الْقَسَمِ.

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۶۵۶)	جلد۴	صفحہ۳۰۷۹
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۲۵۱)	جلد۱	صفحہ۳۷۴
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۶۳۲)	جلد۴	صفحہ۲۰۲۸
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۱۸۷۴)	جلد۲	صفحہ۴۲
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۱۰۶۰)	جلد۱	صفحہ۵۳۹
قال الالبانی	صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۶۰۳)	جلد۲	صفحہ۲۸۴
قال محمود محمد محمود	الحدیث متفق علیہ		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱۹۹۴)	جلد۲	صفحہ۴۴۰
قال الالبانی	صحیح		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۲۹۶۸)	جلد۲	صفحہ۷۰۸
قال المحقق	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۷۲۶۴)	جلد۷	صفحہ۹۵
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۷۷۰۷)	جلد۷	صفحہ۴۳۸
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
السنن الکبری	رقم الحدیث (۲۰۱۵)	جلد۲	صفحہ۴۰۱
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۲۹۴۲)	جلد۷	صفحہ۲۰۳
قال شعیب الارنؤوط	حدیث حسن صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۰۱۲۴)	جلد۹	صفحہ۴۱۷
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۷۷۹۱)	جلد۲	صفحہ۱۳۸۵
قال الالبانی	صحیح		

ترجمة الحديث،

حضرت ابو ہریرہ -رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

جس آدمی کے تین نابالغ بچے فوت ہو جائیں تو وہ آگ میں داخل نہ ہوگا مگر تحلۃ القسم -قسم پوری کرنے کیلئے-۔

-☆-

جس کے دو نابالغ بچے فوت ہو جائیں

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ – رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ – صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وَسَلَّمَ – :

مَا مِنْکُنَّ اِمْرَاۃٌ تَقَدَّمَ بَیْنَ یَدَیْھَا ثَلَاثَۃٌ مِنْ وَلَدِھَا اِلَّا کَانُوْا لَھَا حِجَابًا مِنَ النَّارِ ، قَالَتْ اِمْرَاۃٌ : وَاثْنَیْنِ ؟ قَالَ : وَاثْنَیْنِ۔

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۰۱)	جلد۱	صفحہ۵۹
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۵۲)	جلد۴	صفحہ۲۰۲۹
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۲۹۴۴)	جلد۷	صفحہ۲۰۶
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح		
فتح الباری	رقم الحدیث (۱۰۱)	جلد۲	صفحہ۲۶۰
التعلیقات الحسان	رقم الحدیث (۲۹۳۳)	جلد۴	صفحہ۴۷۷
قال الالبانی	صحیح		
مشکوۃ المصابیح	رقم الحدیث (۱۲۹۴)	جلد۲	صفحہ۴۳۷
شرح السنۃ	رقم الحدیث (۱۵۴۰)	جلد۳	صفحہ۴۹۷
غایۃ الاحکام	رقم الحدیث (۲۲۱۳)	جلد۳	صفحہ۴۹۴

ترجمة الحديث:

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تم میں سے جس بھی عورت نے اپنی اولاد میں سے تین بچے آگے بھیجے تو وہ اس کیلئے آگ سے حجاب ہوں گے۔ ایک عورت نے کہا:

اور جس نے دو بچے آگے بھیجے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اور جس نے دو بچے بھی آگے بھیجے وہ بھی اس کیلئے آگ سے حجاب ہوں گے۔

-☆-

عَنْ اَنَسٍ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – :

مَنْ اِحْتَسَبَ ثَلَاثَةً مِنْ صُلْبِهٖ دَخَلَ الْجَنَّةَ ، قَالَتِ امْرَاَةٌ : وَاثْنَانِ ؟ قَالَ: وَاثْنَانِ.

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۲۴۸)	جلد ۱	صفحہ ۳۷۴
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۳۸۱)	جلد ۱	صفحہ ۴۱۰
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۱۸۷۱)	جلد ۲	صفحہ ۴۱
قال الالبانی	صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۶۰۵)	جلد ۲	صفحہ ۳۱۵
قال محمود محمد محمود	الحدیث صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۲۹۴۳)	جلد ۷	صفحہ ۲۰۵
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۳۷۴۳)	جلد ۱۰	صفحہ ۴۹۱
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		

ترجمۃ الحدیث:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جس کے تین صلبی بچے بلوغت سے پہلے فوت ہو گئے تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ ایک عورت نے عرض کی اور جس کے دو بچے فوت ہو گئے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جس کے دو بچے بھی فوت ہو گئے وہ بھی جنت میں داخل ہوگا۔

-☆-

سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ	رقم الحدیث (۲۳۰۲)	جلد۵	صفحہ ۳۸۱
السنن الکبریٰ	رقم الحدیث (۲۰۱۱)	جلد۲	صفحہ ۳۹۹
صحیح الجامع والصغیر	رقم الحدیث (۵۹۶۹)	جلد۲	صفحہ ۱۰۳۵
قال الالبانی	صحیح		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱۹۹۲)	جلد۲	صفحہ ۴۳۹
قال الالبانی	صحیح		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۲۹۶۶)	جلد۲	صفحہ ۷۰۶
قال المحقق	صحیح		

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ – :

لَا یَمُوْتُ لِاِحْدَاکُنَّ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ فَتَحْتَسِبُهٗ اِلَّا دَخَلَتِ الْجَنَّةَ ، فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِنْهُنَّ : اَوِاثْنَانِ ؟ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ ! قَالَ : اَوِاثْنَانِ ۔

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۶۵۶)	جلد۴	صفحہ۳۰۷۹
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۲۵۱)	جلد۱	صفحہ۳۷۴
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۶۳۲)	جلد۴	صفحہ۲۰۲۸
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۱۸۷۴)	جلد۲	صفحہ۲۲
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۱۰۶۰)	جلد۱	صفحہ۵۳۹
قال الالبانی	صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۶۰۳)	جلد۲	صفحہ۴۸۴
قال محمود محمد محمود	الحدیث متفق علیہ		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۷۲۶۳)	جلد۷	صفحہ۹۵
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۷۳۵۱)	جلد۷	صفحہ۱۷۴
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۷۷۰۷)	جلد۷	صفحہ۴۳۸
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۸۹۰۲)	جلد۹	صفحہ۴۵
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
السنن الکبریٰ	رقم الحدیث (۳۰۱۵)	جلد۲	صفحہ۴۰۱
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۲۹۴۱)	جلد۷	صفحہ۲۰۳
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		
صحیح الجامع والصغیر	رقم الحدیث (۷۷۹۰)	جلد۲	صفحہ۱۳۸۵
قال الالبانی	صحیح		

ترجمۃ الحدیث،

حضرت ابو ہریرہ -رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

تم میں سے جس کے تین بچے فوت ہو گئے تو اس نے حصول اجر کی خاطر ان کی وفات پر صبر کیا تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ ان میں سے ایک عورت نے عرض کی:

یا رسول اللہ! جس کے دو بچے فوت ہوئے ہوں؟ تو حضور -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

اور جس کے دو بچے فوت ہو گئے تو وہ بھی جنت میں داخل ہوگا۔

-☆-

صحیح الترغیب والترهيب	رقم الحدیث (۱۹۹۳)	جلد۲	صفحہ۴۳۰
قال الالبانی	صحیح		
الترغیب والترهيب	رقم الحدیث (۲۹۶۸)	جلد۲	صفحہ۴۰۷
قال المحقق	صحیح		

جس نے تین بیٹیوں یا بہنوں کی پرورش کی

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ –رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ– قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ – :

مَنْ كَانَ لَهٗ ثَلَاثُ بَنَاتٍ ، فَصَبَرَ عَلَيْهِنَّ ، وَأَطْعَمَهُنَّ ، وَسَقَاهُنَّ ، وَكَسَاهُنَّ مِنْ جِدَتِهٖ ، كُنَّ لَهٗ حِجَابًا مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

ترجمة الحديث،

حضرت عقبہ بن عامر –رضی اللہ عنہ– سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ –صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم– نے ارشاد فرمایا:

جس کی تین بیٹیاں ہوں اور وہ ان پر صبر کرے اور جو کچھ میسر ہو اس میں سے انہیں کھانا

صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (٦٣٨٨)	جلد٢	صفحہ ١١٠٦
قال الالبانی	صحیح		
سلسلة الاحادیث الصحیحة	رقم الحدیث (٢٩٤)	جلد١	صفحہ ٥٢٦
سنن ابن ماجه	رقم الحدیث (٣٦٦٩)	جلد٢	صفحہ ٣١٧
قال محمود محمد محمود	الحدیث صحیح		
سلسلة الاحادیث الصحیحة	رقم الحدیث (١٠٢٧)	جلد٣	صفحہ ٣٢

کھلائے اور انہیں پانی پلائے اور انہیں لباس پہنائے تو وہ قیامت کے دن اس کے اور جہنم کی آگ کے درمیان پردہ -رکاوٹ- بن جائیں گی۔

-☆-

عَنْ عَائِشَةَ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ – :

لَيْسَ أَحَدٌ مِنْ أُمَّتِي يَعُوْلُ ثَلاثَ بَنَاتٍ أَوْ ثَلاثَ أَخَوَاتٍ ، فَيُحْسِنَ إِلَيْهِنَّ ، إِلَّا كُنَّ لَهُ سَتْرًا مِنَ النَّارِ.

ترجمة الحديث،

حضرت عائشہ صدیقہ -رضی اللہ عنہا- سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

میری امت میں سے جو بھی تین بیٹیوں یا بہنوں کی کفالت کرتا ہے اور ان کے ساتھ حسن سلوک کرتا ہے تو وہ جہنم کی آگ سے اس کیلئے پردہ -رکاوٹ- ہوں گی۔

-☆-

صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۵۳۷۲)	جلد ۲	صفحہ ۹۳۸
قال الالبانی	صحیح		
کنز العمال	رقم الحدیث (۴۵۳۶۳)	جلد ۲	صفحہ ۱۷۲۵

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا – قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – :

مَنِ ابْتُلِيَ بِشَيْءٍ مِنَ الْبَنَاتِ ، فَصَبَرَ عَلَيْهِنَّ ، كُنَّ لَهٗ حِجَابًا مِنَ النَّارِ .

صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۵۹۳۱)	جلد۲	صفحہ۱۰۳۰
قال الالبانی	صحیح		
فتح الباری شرح صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۴۱۸)	جلد۴	صفحہ۳۶۱
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۶۲۹)	جلد۴	صفحہ۲۰۲۷
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۱۹۱۳)	جلد۲	صفحہ۳۲۷
قال الالبانی	صحیح		
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۵۹۳۲)	جلد۲	صفحہ۱۰۳۰
قال الالبانی	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۳۹۳۷)	جلد۱۷	صفحہ۲۱۸
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۴۲۵۳)	جلد۱۷	صفحہ۳۷۱
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۵۲۰۸)	جلد۱۷	صفحہ۵۷۱
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۵۹۳۸)	جلد۱۸	صفحہ۱۳۲
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۱۹۶۸)	جلد۲	صفحہ۴۲۷
قال الالبانی	صحیح		
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۲۹۳۳)	جلد۲	صفحہ۲۹۲
قال المحقق	صحیح		
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۴۱۸)	جلد۱	صفحہ۴۳۳
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۱۹۱۵)	جلد۲	صفحہ۳۲۷
قال الالبانی	صحیح		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۶۹۳)	جلد۴	صفحہ۲۰۵
المہذب فی اختصار السنن الکبیر	رقم الحدیث (۱۳۳۳۳)	جلد۶	صفحہ۳۰۸۰
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۵۹۹۵)	جلد۴	صفحہ۱۸۹۸

ترجمة الحديث،

حضرت عائشہ صدیقہ -رضی اللہ عنہا- سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

جس کو بیٹیاں عطا کی گئیں تو اس نے پیکر صبر واستقامت بن کران کی پرورش کی تو وہ بیٹیاں اس کے اور جہنم کی آگ کے درمیان حجاب یعنی پردہ بن جائیں گی۔

-☆-

المعجم الاوسط	رقم الحدیث (۷۰۰۰)	جلد ۵	صفحہ ۱۸۳
شرح السنۃ	رقم الحدیث (۱۶۷۵)	جلد ۳	صفحہ ۴۳۱
قال المحقق	ھذا حدیث متفق علیہ صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۲۹۳۹)	جلد ۷	صفحہ ۲۰۱
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۲۹۳۸)	جلد ۴	صفحہ ۴۷۴
قال الالبانی	صحیح		
سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ	رقم الحدیث (۳۱۴۳)	جلد ۷	صفحہ ۲۰۱

عَنْ عَائِشَةَ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا – قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ – :

مَنِ ابْتُلِيَ بِشَيْءٍ مِنَ الْبَنَاتِ ، فَأَحْسَنَ إِلَيْهِنَّ ، كُنَّ لَهٗ سِتْرًا مِنَ النَّارِ.

صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۵۹۳۱)	جلد۲	صفحہ۱۰۳۰
قال الالبانی	صحیح		
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۵۹۳۲)	جلد۲	صفحہ۱۰۳۰
قال الالبانی	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۳۹۳۷)	جلد۱۷	صفحہ۳۱۸
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
فتح الباری شرح صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۴۱۸)	جلد۴	صفحہ۳۶۱
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۶۲۹)	جلد۴	صفحہ۲۰۲۷
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۱۹۱۳)	جلد۲	صفحہ۳۴۷
قال الالبانی	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۴۲۵۳)	جلد۱۷	صفحہ۳۷۱
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۵۲۰۸)	جلد۱۷	صفحہ۵۷۱
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۵۹۳۸)	جلد۱۸	صفحہ۱۳۳
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۱۹۶۸)	جلد۲	صفحہ۴۲۷
قال الالبانی	صحیح		
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۲۹۴۳)	جلد۲	صفحہ۶۹۳
قال المحقق	صحیح		
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۴۱۸)	جلد۱	صفحہ۴۳۳
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۱۹۱۵)	جلد۲	صفحہ۳۴۷
قال الالبانی	صحیح		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۶۹۳)	جلد۴	صفحہ۲۰۵
المہذب فی اختصار السنن الکبیر	رقم الحدیث (۱۲۴۳۳)	جلد۶	صفحہ۳۰۸۰

ترجمة الحديث:

حضرت عائشہ صدیقہ -رضی اللہ عنہا- سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

جس کو بیٹیاں عطا کی گئیں تو اس نے ان سے اچھا برتاؤ کیا تو وہ بیٹیاں اس کے اور جہنم کی آگ کے درمیان حجاب یعنی پردہ بن جائیں گی۔

-☆-

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۵۹۹۵)	جلد ۴	صفحہ ۱۸۹۸
المعجم الاوسط	رقم الحدیث (۷۰۰۰)	جلد ۵	صفحہ ۱۸۳
شرح السنة	رقم الحدیث (۱۶۷۵)	جلد ۳	صفحہ ۴۳۱
قال المحقق	ھذا الحدیث متفق علیہ صحتہ		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۲۹۳۹)	جلد ۷	صفحہ ۲۰۱
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۲۹۴۸)	جلد ۴	صفحہ ۲۷۴
قال الالبانی	صحیح		
سلسلة الاحادیث الصحیحة	رقم الحدیث (۳۱۴۳)	جلد ۷	صفحہ ۲۰۱

فی سبیل اللہ جس کے قدم گرد آلود ہوں

عَنْ أَبِي عَبْسٍ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ – :

مَنِ اغْبَرَّتْ قَدَمَاهُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ ، حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ.

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۹۰۷)	جلد ۱	صفحہ ۲۷۰
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۲۸۱۱)	جلد ۲	صفحہ ۸۷۰
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۶۰۶۱)	جلد ۲	صفحہ ۱۰۲۷
قال الالبانی	صحیح		
الارواء الغلیل	رقم الحدیث (۱۱۸۳)	جلد ۵	صفحہ ۴
قال الالبانی	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۴۸۸۸)	جلد ۱۲	صفحہ ۳۱
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ حسن		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۵۸۷۸)	جلد ۱۲	صفحہ ۳۷۹
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۱۸۵۹)	جلد ۱۶	صفحہ ۱۵۰
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
السنن الکبریٰ للنسائی	رقم الحدیث (۴۳۰۹)	جلد ۲	صفحہ ۲۷۶

ترجمة الحديث:

حضرت ابوعبس -رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

جس کے دونوں قدم فی سبیل اللہ -اقامت دین کی کوشش میں- غبار آلود ہوئے تو اللہ تعالیٰ اس پر جہنم کی آگ کو حرام کر دے گا۔

-☆-

مسند الامام احمد	رقم الحدیث (٢١٨٦٠)	جلد١٦	صفحہ١٥١
قال حمزة احمد الزین	اسنادہ صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (١٦٣٣)	جلد٢	صفحہ٢٢٦
قال الالبانی	صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (٤٦٠٥)	جلد١٠	صفحہ٤٦٥
قال شعیب الارنؤوط	الحدیث صحیح		
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (١٠١٩)	جلد١	صفحہ٥٤٢
قال المحقق	صحیح		
صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (٦٨٧)	جلد١	صفحہ٤٣١
قال الالبانی	صحیح		
صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (١٢٧٣)	جلد٢	صفحہ٩٠
قال الالبانی	ھذا الحدیث حسن		
شرح السنۃ	رقم الحدیث (٢٦١٢)	جلد٥	صفحہ٥٠٨
قال المحقق	ھذا الحدیث صحیح		
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (٣١١٦)	جلد٢	صفحہ٣٧٤
قال الالبانی	صحیح		

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ – :

لَا يَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ وَدُخَانُ جَهَنَّمَ فِي جَوْفِ عَبْدٍ أَبَدًا ، وَلَا يَجْتَمِعُ الشُّحُّ وَالْإِيْمَانُ فِي قَلْبِ عَبْدٍ أَبَدًا .

صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۷۶۱۶)	جلد۲	صفحہ۱۳۶۲
قال الالبانی	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۷۴۷۴)	جلد۷	صفحہ۳۷۳
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۸۴۹۳)	جلد۸	صفحہ۳۳۵
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۰۵۰۸)	جلد۹	صفحہ۵۰۴
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۳۱۱۵)	جلد۲	صفحہ۳۷۴
قال الالبانی	صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۴۶۰۶)	جلد۱۰	صفحہ۴۶۶
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ حسن		
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۳۸۳۵)	جلد۳	صفحہ۳۶۰
قال المحقق	صحیح		
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۴۴۵۴)	جلد۳	صفحہ۵۴۴
قال المحقق	ھذا الحدیث حسن		
صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۲۶۰۶)	جلد۲	صفحہ۷۰۴
قال الالبانی	ھذا الحدیث حسن		
صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۲۸۸۶)	جلد۳	صفحہ۹۸
قال الالبانی	ھذا الحدیث حسن		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۲۷۷۴)	جلد۳	صفحہ۳۵۱
قال محمود محمد محمود	الحدیث صحیح		
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۹۴۸۲)	جلد۵	صفحہ۳۷۴
السنن الکبری للنسائی	رقم الحدیث (۴۳۰۳)	جلد۴	صفحہ۲۷۵
السنن الکبری للنسائی	رقم الحدیث (۴۳۰۴)	جلد۴	صفحہ۲۷۵

ترجمة الحديث،

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

کسی بندے کے پیٹ میں فی سبیل اللہ-اقامت دین کی کوشش میں-گردوغبار اور جہنم کا دھواں اکٹھے نہیں ہو سکتے۔ اسی طرح بخل اور ایمان بندے کے دل میں جمع نہیں ہو سکتے۔

-☆-

السنن الکبری للنسائی	رقم الحدیث (۴۳۰۷)	جلد ۴	صفحہ ۲۷۶=
السنن الکبری للنسائی	رقم الحدیث (۴۳۰۸)	جلد ۴	صفحہ ۲۷۶
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۳۲۵۱)	جلد ۸	صفحہ ۴۳
قال شعیب الارنؤوط	صحیح		
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۳۱۱۰)	جلد ۲	صفحہ ۳۷۳
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۳۱۱۱)	جلد ۲	صفحہ ۳۷۳
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۳۱۱۲)	جلد ۲	صفحہ ۳۷۳
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۳۱۱۴)	جلد ۲	صفحہ ۳۷۴
قال الالبانی	صحیح		

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ – :

لَا يَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ وَدُخَانُ جَهَنَّمَ فِي مَنْخَرَي مُسْلِمٍ أَبَدًا۔

ترجمة الحديث،

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

فی سبیل اللہ- اقامت دین کی کوشش وسعی میں- اٹھنے والا غبار اور جہنم کا دھواں کسی مسلم کے نتھنوں میں کبھی بھی اکٹھے نہیں ہو سکتے۔

-☆-

صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۷۶۱۷)	جلد۲	صفحہ۱۲۶۲
قال الالبانی	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۰۵۰۸)	جلد۹	صفحہ۵۰۲
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱۲۶۹)	جلد۲	صفحہ۸۹
قال الالبانی	صحیح		
السنن الکبری للبیہقی	رقم الحدیث (۴۳۰۶)	جلد۴	صفحہ۲۷۵
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۹۴۸۳)	جلد۵	صفحہ۲۷۴
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۳۱۱۳)	جلد۲	صفحہ۲۷۴
قال الالبانی	صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۴۶۰۷)	جلد۱۰	صفحہ۴۶۷
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ حسن		

جہاد فی سبیل اللہ میں مشرک کو قتل کرنے والا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِه وَسَلَّمَ – :

لَا يَجْتَمِعُ كَافِرٌ وَقَاتِلُهُ فِي النَّارِ أَبَدًا۔

صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (٧٦١٨)	جلد٢	صفحہ١٢٦٢
قال الالبانی	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (٨٩٠٥)	جلد٩	صفحہ٤٦
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ حسن		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (٨٨٠١)	جلد٩	صفحہ٧
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (٩١٣٦)	جلد٩	صفحہ١٤٣
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (٢٤٩٥)	جلد٢	صفحہ٩٤
قال الالبانی	صحیح		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (١٨٩١)	جلد٣	صفحہ١٥٠٥
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (٩٣١٣)	جلد٩	صفحہ١٧٩
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		

ترجمة الحديث،

حضرت ابو ہریرہ -رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

کافر اور اس کو قتل کرنے والا مسلمان کبھی بھی آگ میں اکٹھے نہیں ہو سکتے۔

-☆-

کنز العمال	رقم الحدیث (۱۰۳۹۹)	جلد ۱	صفحہ ۴۰۴
الترغیب والترهیب	رقم الحدیث (۱۹۷۴)	جلد ۲	صفحہ ۲۶۰
قال المحقق	صحیح		
غایة الاحکام	رقم الحدیث (۱۱۶۳۴)	جلد ۶	صفحہ ۱۳۸
صحیح الترغیب والترهیب	رقم الحدیث (۱۳۱۳)	جلد ۲	صفحہ ۱۰۸
قال الالبانی	صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۴۶۶۵)	جلد ۱۰	صفحہ ۵۳۱
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهِ وَسَلَّمَ – :

لَا يَجْتَمِعَانِ فِي النَّارِ مُسْلِمٌ قَتَلَ كَافِرًا ، ثُمَّ سَدَّدَ وَقَارَبَ وَلَا يَجْتَمِعَانِ فِي جَوْفِ مُؤْمِنٍ غُبَارٌ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ ، وَفَيْحُ جَهَنَّمَ ، وَلَا يَجْتَمِعَانِ فِي قَلْبِ عَبْدٍ اَلْإِيْمَانُ وَالْحَسَدُ۔

ترجمة الحديث:

حضرت ابو ہریرہ –رضی اللہ عنہ– سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ –صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم– نے ارشاد فرمایا:

جس مسلمان نے کسی کافر کو قتل کیا اور پھر میانہ روی اختیار کی اور اگر مکمل طور پر میانہ روی اختیار نہ کر سکا قریب قریب رہا تو وہ اور مقتول کافر آگ میں اکٹھے نہیں ہو سکتے ۔ اور ایک مومن کے پیٹ میں غبار فی سبیل اللہ –اقامت دین کی کوشش کرتے ہوئے غبار آلود ہونا– اور جہنم کا دھواں اکٹھے نہیں ہو سکتے ۔ اور کسی دل میں ایمان اور حسد جمع نہیں ہو سکتے ۔

صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۷۶۲۰)	جلد۲	صفحہ۱۳۶۲
قال الالبانی	صحیح		
کنز العمال	رقم الحدیث (۱۰۵۶۷)	جلد۱	صفحہ۴۰۵
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۸۴۶۰)	جلد۸	صفحہ۳۲۵
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
السنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۴۳۶۰)	جلد۲	صفحہ۲۹۹
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۳۱۰۹)	جلد۲	صفحہ۳۷۳
قال الالبانی	ھذا الحدیث حسن		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱۹۱۸)	جلد۲	صفحہ۲۳۳
قال المحقق	صحیح		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱۲۷۱)	جلد۲	صفحہ۸۹
قال المحقق	صحیح		
السنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۴۳۰۲)	جلد۲	صفحہ۲۷۴

غلام آزاد کرنے والا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ – :

مَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً مُؤْمِنَةً ، أَعْتَقَ اللّٰهُ بِكُلِّ إِرْبٍ مِنْهَا إِرْبًا مِنْهُ مِنَ النَّارِ.

کنز العمال	رقم الحدیث (۲۹۵۸۷)	جلد۱	صفحہ۱۰۲۹
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۵۰۹)	جلد۲	صفحہ۱۱۴۷
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۹۴۰۴)	جلد۹	صفحہ۴۰۹
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۹۴۳۸)	جلد۹	صفحہ۴۱۷
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۹۵۰۶)	جلد۹	صفحہ۴۲۱
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۹۵۲۷)	جلد۹	صفحہ۴۲۶
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۳۷۹۵)	جلد۲	صفحہ۱۱۴۷
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۳۰۸۸)	جلد۹	صفحہ۵۰۵
المہذب فی اختصار السنن الکبیر	رقم الحدیث (۱۰۱۰۷)	جلد۵	صفحہ۴۳۳۳
السنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۲۸۵۵)	جلد۵	صفحہ۵

ترجمة الحديث،

حضرت ابو ہریرہ -رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

جس نے کسی مسلمان غلام کو آزاد کیا اللہ تعالیٰ اس کے جسم کے ہر ٹکڑے کے عوض اس کے جسم کے ہر ٹکڑے کو آگ سے آزاد کر دے گا۔

-☆-

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ – :

مَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً ، أَعْتَقَ اللّٰهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِنْهَا ، عُضْوًا مِنْ أَعْضَائِهِ مِنَ النَّارِ ، حَتّٰى فَرْجَهُ بِفَرْجِهِ.

صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۶۰۵۱)	جلد۲	صفحہ۱۰۳۵
قال الالبانی	صحیح		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۲۸۳۵)	جلد۲	صفحہ۲۳۳
قال المحقق	صحیح		
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۲۵۱۷)	جلد۲	صفحہ۷۵۹
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۵۰۹)	جلد۲	صفحہ۱۱۴۷
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۱۵۴۱)	جلد۲	صفحہ۱۷۸
قال الالبانی	صحیح		
الارواء الغلیل	رقم الحدیث (۱۷۴۲)	جلد۶	صفحہ۱۶۸
قال الالبانی	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۹۴۰۴)	جلد۹	صفحہ۳۰۹
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۹۴۳۸)	جلد۹	صفحہ۳۱۷
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		

ترجمة الحديث،

حضرت ابو ہریرہ -رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

جس نے کسی غلام کو آزاد کیا تو اللہ تعالیٰ اس غلام کے ہر عضو کے بدلے اس آزاد کرنے والے کے اعضاء میں سے ہر عضو کو آگ سے آزاد کردے گا حتی کہ ستر کے بدلے ستر۔

-☆-

مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۹۷۳۵)	جلد۹	صفحہ۳۰۷
قال حمزة احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۰۷۴۷)	جلد۹	صفحہ۵۷۱
قال حمزة احمد الزین	اسنادہ صحیح		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۳۸۴۸)	جلد۲	صفحہ۶۳۵
قال المحقق	ھذا الحدیث حسن		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱۸۹۰)	جلد۲	صفحہ۳۹۲
قال الالبانی	صحیح		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۳۷۹۶)	جلد۲	صفحہ۱۱۴۷
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۷۱۵)	جلد۴	صفحہ۲۰۹۷
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۷۲۵۴)	جلد۴	صفحہ۳۱۵
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۷۲۵۸)	جلد۴	صفحہ۳۱۶
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۴۳۰۸)	جلد۱۰	صفحہ۱۴۷
قال شعیب الارنؤوط	الحدیث صحیح		
شرح السنة	رقم الحدیث (۲۴۰۹)	جلد۵	صفحہ۳۵۲
قال المحقق	ھذا الحدیث متفق علیہ صحۃ		
المھذب فی اختصار السنن الکبیر	رقم الحدیث (۱۰۱۰۷)	جلد۸	صفحہ۴۳۳۳
السنن الکبریٰ للبیھقی	رقم الحدیث (۲۸۵۴)	جلد۸	صفحہ۵

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ – :

مَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً مُؤْمِنَةً أَعْتَقَ اللّٰهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِنْهُ ، عُضْوًا مِنَ النَّارِ ، حَتّٰى يُعْتِقَهُ فَرْجَهٗ بِفَرْجِهٖ۔

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۲۵۱۷)	جلد۲	صفحہ۷۵۹
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۷۱۵)	جلد۴	صفحہ۳۰۹۷
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۵۰۹)	جلد۲	صفحہ۱۱۴۷
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۵۰۹)	جلد۲	صفحہ۱۱۴۷
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۳۷۹۶)	جلد۲	صفحہ۴۷۳
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۲۰۵۱)	جلد۲	صفحہ۱۰۴۵
قال الالبانی	صحیح		
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۲۸۲۵)	جلد۲	صفحہ۲۴۳
قال المحقق	صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۱۵۴۱)	جلد۲	صفحہ۱۷۸
قال الالبانی	صحیح		
الارواء الغلیل	رقم الحدیث (۱۷۴۲)	جلد۶	صفحہ۱۶۸
قال الالبانی	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۹۴۰۴)	جلد۹	صفحہ۳۰۹
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۹۴۴۸)	جلد۹	صفحہ۳۱۷
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۹۷۳۵)	جلد۹	صفحہ۳۰۷
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۰۷۴۷)	جلد۹	صفحہ۵۷۱
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۲۸۲۸)	جلد۲	صفحہ۲۴۵
قال المحقق	ھذا حدیث حسن		

ترجمة الحدیث:

حضرت ابوہریرہ -رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

جس نے ایک مسلمان غلام کو آزاد کیا اللہ تعالیٰ اس کے جسم کے ہر عضو کے بدلے اس کے ہر عضو کو آگ سے آزاد کردے گا حتیٰ کہ اس کے ستر کے بدلے ستر کو آزاد کردے گا۔

-☆-

صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۱۸۹۰)	جلد ۲	صفحہ ۳۹۲
قال الالبانی	صحیح		
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۷۴۵۴)	جلد ۴	صفحہ ۳۱۵
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۷۴۵۸)	جلد ۴	صفحہ ۳۱۶
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۴۳۰۸)	جلد ۱۰	صفحہ ۱۲۷
قال شعیب الارنؤوط	الحدیث صحیح		
شرح السنۃ	رقم الحدیث (۲۴۰۹)	جلد ۵	صفحہ ۳۵۲
قال المحقق	ھذا الحدیث متفق علیہ صحیح		
المھذب فی اختصار السنن الکبیر	رقم الحدیث (۱۰۱۰۷)	جلد ۵	صفحہ ۳۳۳
السنن الکبری للنسائی	رقم الحدیث (۴۸۵۴)	جلد ۵	صفحہ ۵

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ – :

أَيُّمَا امْرِىءٍ مُسْلِمٍ أَعْتَقَ امْرَأً مُسْلِمًا ، اسْتَنْقَذَ اللّٰهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِنْهُ ، عُضْوًا مِنْهُ مِنَ النَّارِ.

ترجمة الحديث،

حضرت ابو ہریرہ –رضی اللہ عنہ– سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ –صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم– نے ارشاد فرمایا:

جس بھی مرد مسلم نے کسی مسلم بندہ کو آزاد کردیا تو اللہ تعالیٰ اس کے ہر عضو کے بدلے اس آزاد کرنے والے کے عضو کو آگ سے بچالے گا۔

–☆–

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۵۰۹)	جلد۲	صفحہ۱۱۴۷
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱۸۹۰)	جلد۲	صفحہ۳۹۲
قال الالبانی	صحیح		
کنز العمال	رقم الحدیث (۲۹۵۸۹)	جلد۱	صفحہ۱۰۳۹

عَنْ أَبِیْ أُمَامَةَ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – عَنِ النَّبِیِّ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآله وَسَلَّمَ – قَالَ:

أَيُّمَا امْرِیءٍ مُسْلِمٍ أَعْتَقَ امْرَأً مُسْلِمًا كَانَ فَكَاكَهُ مِنَ النَّارِ يُجْزِی كُلُّ عُضْوٍ مِنْهُ عُضْوًا مِنْهُ ،

وَأَيُّمَا امْرِیءٍ مُسْلِمٍ أَعْتَقَ امْرَأَتَيْنِ مُسْلِمَتَيْنِ كَانَتَا فَكَاكَهُ مِنَ النَّارِ ، يُجْزِیءُ كُلُّ عُضْوٍ مِنْهُمَا عُضْوًا مِنْهُ ،

وَأَيُّمَا امْرَأَةٍ مُسْلِمَةٍ أَعْتَقَتْ امْرَأَةً مُسْلِمَةً ، كَانَتْ فِكَاكَهَا مِنَ النَّارِ ، يُجْزِیْ كُلُّ عُضْوٍ مِنْهَا عُضْوًا مِنْهَا ۔

ترجمة الحديث،

حضرت ابو امامہ – رضی اللہ عنہ – سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم – صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم – نے ارشاد فرمایا:

جس بھی مرد مسلم نے مسلمان غلام کو آزاد کر دیا اس کا یہ آزاد کرنا اس آزاد کرنے والے کو

صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۱۵۴۷)	جلد۲	صفحہ ۱۸۱
قال الالبانی	صحیح		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱۸۹۱)	جلد۲	صفحہ ۳۹۲
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۳۹۶۷)	جلد۲	صفحہ ۴۸۸
قال الالبانی	صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۲۵۲۲)	جلد۳	صفحہ ۲۱۵
قال الالبانی	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۷۹۸۱)	جلد۱۳	صفحہ ۵۳
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۲۸۳۶)	جلد۲	صفحہ ۴۳۳
قال المحقق	ھذا حدیث حسن		

آ گ سے چھڑ وانا ہے اس کا ہر عضو اس کے ہر عضو کا بدلہ ہوگا۔

جس مرد مسلم نے دو مسلمان باندیوں کو آ زاد کیا تو اس کا یہ عمل اس کیلئے آ زادی دلوانا ہوگا جہنم کی آ گ سے۔ ان دونوں باندیوں کا ہر عضو اس کے ہر عضو کا بدلہ ہوگا۔

جس مسلمان عورت نے کسی مسلمان باندی کو آ زاد کر دیا تو اس کا یہ عمل اس کی آ زادی ہوگا جہنم کی آ گ سے۔ اس کا ہر عضو بدلہ ہوگا اس کے ہر عضو سے۔

-☆-

عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْسَةَ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ و آلهِ وَسَلَّمَ :

مَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً مُؤْمِنَةً ، كَانَتْ فِدَاءُهُ مِنَ النَّارِ.

ترجمة الحديث،

حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جس نے ایک مسلمان غلام کو آ زاد کیا تو اس کا یہ آ زاد کرنا فدیہ ہوگا جہنم کی آ گ سے۔

صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۶۰۵۰)	جلد ۲	صفحہ ۱۰۳۵
قال الالبانی	صحیح		
الترغیب والترهیب	رقم الحدیث (۲۸۳۳)	جلد ۲	صفحہ ۲۱۷
قال المحقق	صحیح		
صحیح الترغیب والترهیب	رقم الحدیث (۱۸۹۷)	جلد ۲	صفحہ ۳۹۵
قال الالبانی	صحیح		
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۳۹۲۲)	جلد ۲	صفحہ ۲۸۸
قال الالبانی	صحیح		
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۷۲۵۳)	جلد ۴	صفحہ ۳۱۵
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۷۲۵۶)	جلد ۴	صفحہ ۳۱۵
السنن الکبری	رقم الحدیث (۴۸۶۳)	جلد ۵	صفحہ ۸

عَنْ عَمرِو بنِ عَبَسَةَ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّی اللّٰه عَلَیْهِ وآلِه وَسَلَّمَ –:

أَعْتِقِ النَّسَمَةَ وفُکَّ الرَّقَبَةَ ، قِیْلَ : یَارَسُوْلَ اللّٰهِ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وآلِه وَسَلَّمَ ! أَلَیْسَتَا وَاحِدَةً ؟ قَالَ:

لَا إِنَّ عِتْقَ النَّسَمَةَ أَن تَنْفَرِدَ بِعِتْقِهَا ، وَفُکُّ الرَّقَبَةِ أَنْ تُعِیْنَ فِیْ عِتْقِهَا .

ترجمة الحديث،

حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

غلام آزاد کرو، گردن چھڑ واؤ (غلام آزاد کرواؤ) ۔عرض کی گئی:

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا یہ دونوں ایک چیز نہیں ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

عتق النسمۃ۔غلام کو بذات خود آزاد کرنا ہے۔

فک الرقبہ۔غلام آزاد کرنے میں مدد کرنا ہے۔

–☆–

صحیح الجامع الصغیر رقم الحدیث (۲۰۵۰) جلد۲ صفحہ ۱۰۳۵
قال الالبانی صحیح
کنز العمال رقم الحدیث (۲۹۵۷۳) جلد۱ صفحہ ۱۰۳۹

محفل ذکر میں شریک ہونے والا

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – :

اِنَّ لِلّٰهِ تَبَارَکَ وَتَعَالٰى مَلَائِكَةً سَيَّاحِيْنَ فِي الْاَرْضِ فَضْلاً عَنْ كُتَّابِ النَّاسِ، فَاِذَا وَجَدُوْا اَقْوَامًا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ تَنَادَوْا: هَلُمُّوْا اِلٰى بُغْيَتِكُمْ فَيَجِيْئُوْنَ فَيَحُفُّوْنَ بِهِمْ اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَقُوْلُ اللّٰهُ :

عَلٰى اَيِّ شَيْءٍ تَرَكْتُمْ عِبَادِيْ يَصْنَعُوْنَ ؟ فَيَقُوْلُوْنَ:

تَرَكْنَاهُمْ ، يَحْمَدُوْنَکَ ، وَيُمَجِّدُوْنَکَ ، وَيَذْكُرُوْنَکَ – قَالَ – فَيَقُوْلُ :

فَهَلْ رَاَوْنِي ؟ فَيَقُوْلُوْنَ : لَا – قَالَ – : فَيَقُوْلُ :

فَكَيْفَ لَوْ رَاَوْنِي ؟ قَالَ : فَيَقُوْلُوْنَ : لَوْ رَاَوْکَ لَكَانُوْا اَشَدَّ تَحْمِيْدًا ، وَاَشَدَّ تَمْجِيْدًا ، وَاَشَدَّ لَکَ ذِكْرًا ، – قَالَ – : فَيَقُوْلُ :

وَاَيُّ شَيْءٍ يَطْلُبُوْنَ ؟ – قَالَ – : فَيَقُوْلُوْنَ :يَطْلُبُوْنَ الْجَنَّةَ ، – قَالَ – فَيَقُوْلُ :

وَهَلْ رَأَوْهَا ؟ – قَالَ – فَيَقُوْلُوْنَ : لَا – قَالَ – فَيَقُوْلُ :

فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْهَا ؟ – قَالَ – فَيَقُوْلُوْنَ : لَوْ رَأَوْهَا لَكَانُوا اَشَدَّ لَهَا طَلَبًا ، وَاَشَدَّ عَلَيْهَا حِرْصًا ، – قَالَ – فَيَقُوْلُ:

فَمِنْ اَيِّ شَيْيءٍ يَتَعَوَّذُوْنَ ؟ قَالُوْا : يَتَعَوَّذُوْنَ مِنَ النَّارِ – قَالَ – فَيَقُوْلُ :

هَلْ رَأَوْهَا ؟ فَيَقُوْلُوْنَ : لَا ، فَيَقُوْلُ :

فَكَيْفَ لَوْ رَاَوْهَا ؟ فَيَقُوْلُوْنَ:

لَوْ رَاَوْهَا لَكَانُوْا اَشَدَّ مِنْهَا هَرَبًا ، وَاَشَدَّ مِنْهَا خَوْفًا ، وَاَشَدَّ مِنْهَا تَعَوُّذًا ، – قَالَ – فَيَقُوْلُ :

فَاِنِّي اُشْهِدُكُمْ اَنِّي قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ ، فَيَقُوْلُوْنَ : اِنَّ فِيْهِمْ فُلَانًا الْخَطَّاءُ ، لَمْ يُرِدْهُمْ جَاءَ هُمْ لِحَاجَةٍ ! فَيَقُوْلُ :

هُمُ الْقَوْمُ لَا يَشْقَى لَهُمْ جَلِيْسٌ.

صحیح البخاری	رقم الحدیث (٦٤٠٨)	جلد٣	صفحہ٢٠١٢
صحیح مسلم	رقم الحدیث (٢٦٨٩)	جلد٣	صفحہ٢٠٦٩
صحیح الجامع الصغیر والزیادۃ	رقم الحدیث (٣٧٤٣)	جلد١	صفحہ٣٣٣
قال الالبانی	ھذا حدیث صحیح		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (١٥٠٢)	جلد٣	صفحہ٢٠٨
قال الالبانی	صحیح		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (٣٦٥٥)	جلد٣	صفحہ٢٦٥
قال الالبانی	صحیح		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (٢٣٢٦)	جلد٣	صفحہ٣٧٧
قال المحقق	صحیح		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (٥٣٣٥)	جلد٣	صفحہ٣٢٨
قال المحقق	صحیح		
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (١٨٢١)	جلد٣	صفحہ٦٩٥

ترجمة الحديث:

حضرت ابو ہریرہ -رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ کے کچھ سیاح فرشتے ہیں جو زمین میں گھومتے پھرتے ہیں جو لوگوں کے اعمال لکھنے والے فرشتوں کے علاوہ ہیں۔ جب انہیں کچھ لوگ اللہ عزوجل کا ذکر کرتے ہوئے مل جاتے ہیں، وہ آواز دے کر کہتے ہیں:

اپنے مقصد کی طرف آجاؤ۔ پھر وہ ان کے پاس آتے ہیں اور انہیں پہلے آسمان تک اپنے پروں کے ذریعے ڈھانپ لیتے ہیں۔ ان سے اللہ تعالیٰ دریافت فرماتا ہے:

تم میرے بندوں کو چھوڑ کر آئے ہو تو وہ کیا کر رہے تھے؟ وہ کہتے ہیں:

ہم ان کو چھوڑ کر آئے ہیں اس حال میں کہ وہ تیری حمد بیان کر رہے ہیں، اور تیری بزرگی بیان کر رہے ہیں اور تیری تسبیح بیان کر رہے ہیں۔ فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

کیا انہوں نے مجھے دیکھا ہے؟ پس وہ کہتے ہیں نہیں۔ فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اگر وہ مجھے دیکھ لیتے تو ان کی کیا کیفیت ہوتی؟ فرمایا:

وہ کہتے ہیں اگر انہوں نے تجھے دیکھا ہوتا تو اس سے زیادہ تیری تسبیح کرتے، اس سے زیادہ

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۸۵۷)	جلد ۳	صفحہ ۱۳۹
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۶۰۰)	جلد ۳	صفحہ ۴۷۶
قال الالبانی	ھذا حدیث صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۸۶۸۹)	جلد ۸	صفحہ ۳۹۳
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۸۹۵۱)	جلد ۹	صفحہ ۲۲
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		

تیری بزرگی اوراس سے زیادہ تیراذکر کرتے ۔فرمایا:

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وہ کیا چیز طلب کرتے ہیں؟فرمایا:

وہ کہتے ہیں وہ تجھ سے جنت کا سوال کرتے ہیں ۔فرمایا:

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کیاانہوں نے اسے دیکھا ہے؟وہ کہتے ہیں نہیں ۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر وہ اسے دیکھ لیتے تو ان کی کیا کیفیت ہوتی ؟فرمایا:

وہ کہتے ہیں اگر وہ اسے دیکھ لیتے تو ان کی حرص اور بڑھ جاتی اوران کی طلب اور زیادہ ہوجاتی ۔فرمایا:

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وہ کس چیز سے پناہ مانگتے ہیں؟

وہ کہتے ہیں وہ آگ سے پناہ مانگتے ہیں ۔

وہ فرماتا ہے کیاانہوں نے اسے دیکھا ہے؟وہ کہتے ہیں نہیں ۔

وہ فرماتا ہے اگر وہ اسے دیکھ لیتے تو ان کی کیفیت کیا ہوتی ؟

وہ کہتے ہیں اگر وہ اسے دیکھ لیتے تو وہ اس سے زیادہ بھاگنے والے ہوتے اوراس سے زیادہ ڈرنے والے اوراس سے زیادہ پناہ مانگنے والے ہوتے ۔فرمایا:

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں تمہیں گواہ بنا کر کہہ رہا ہوں کہ میں نے انہیں بخش دیا ۔

فرشتے کہتے ہیں کہ بے شک ایک شخص ان میں گنہگار تھا اس نے انکا ارادہ نہیں کیا تھا، وہ تو کسی کام کیلئے آیا تھا ۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وہ ایسی قوم ہے ان کا ہم مجلس بد بخت نہیں ہوسکتا ۔

-☆-

غیر حاضری میں کسی کی عزت کا دفاع کرنے والا

عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا – قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ و آلِهِ وَسَلَّمَ:

مَنْ ذَبَّ عَنْ عِرْضِ أَخِيْهِ بِالْغَيْبَةِ ، كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ أَنْ يُعْتِقَهُ مِنَ النَّارِ.

کنز العمال	رقم الحدیث (۷۳۳۱)	جلد ۱	صفحہ ۲۹۲
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۶۲۴۰)	جلد ۲	صفحہ ۱۰۷۱
قال الالبانی	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۷۴۸۱)	جلد ۱۸	صفحہ ۶۰۱
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ حسن		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۷۴۸۲)	جلد ۱۸	صفحہ ۶۰۱
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ حسن		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۳۹۳)	جلد ۳	صفحہ ۵۰۰
قال المحقق	ھذا الحدیث حسن		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۲۸۴۷)	جلد ۳	صفحہ ۸۲
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۴۹۰۹)	جلد ۳	صفحہ ۴۲۹
شرح السنۃ	رقم الحدیث (۳۴۲۳)	جلد ۶	صفحہ ۴۹۵
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۴۴۳)	جلد ۲۴	صفحہ ۱۷۶
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۶۲۶۲)	جلد ۲	صفحہ ۱۰۷۴
قال الالبانی	صحیح		

ترجمة الحديث

حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جس نے اپنے بھائی کی پیٹھ پیچھے۔اس کی غیر موجودگی میں۔اس کی عزت کی حفاظت کی اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم پر ہے کہ اس کو جہنم کی آگ سے دور کردے۔

-☆-

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِه وَسَلَّمَ – :

مَنْ رَدَّ عَنْ عِرْضِ أَخِيْهِ ، رَدَّ اللّٰهُ عَنْ وَجْهِهِ النَّارَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

ترجمة الحديث

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جس نے اپنے بھائی کی عدم موجودگی میں اس کی عزت کو بچایا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے چہرے کو جہنم کی آگ سے بچائے گا۔

صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۶۲۶۳)	جلد ۲	صفحہ ۱۰۷۴
قال الالبانی	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۷۴۰۷)	جلد ۱۸	صفحہ ۵۷۹
قال حمزة احمد الزین	اسنادہ صحیح		
الترغیب والترهیب	رقم الحدیث (۴۱۹۴)	جلد ۳	صفحہ ۵۰۱
قال المحقق	ھذا حدیث حسن		
صحیح الترغیب والترهیب	رقم الحدیث (۲۸۴۸)	جلد ۳	صفحہ ۸۲
مشكاة المصابیح	رقم الحدیث (۴۹۱۰)	جلد ۳	صفحہ ۴۲۹
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۱۹۳۱)	جلد ۲	صفحہ ۳۵۴
قال الالبانی	صحیح		

عَنْ أَبِی الدَّرْدَاءِ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وآلہٖ وَسَلَّمَ – :

مَنْ رَدَّ عَنْ عِرْضِ أَخِیْهِ ، کَانَ لَهٗ حِجَابًا مِنَ النَّارِ.

ترجمة الحديث،

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جس نے اپنے بھائی کی عزت کو بچایا تو اس کا یہ عمل اس کیلئے جہنم کی آگ سے حجاب یعنی پردہ ہوگا۔

-☆-

صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۶۲۶۲)	جلد۲	صفحہ۱۰۷۳
قال الالبانی	صحیح		
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۶۲۶۲)	جلد۲	صفحہ۱۰۷۳
قال الالبانی	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۷۴۰۷)	جلد۱۸	صفحہ۵۷۹
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۴۱۹۴)	جلد۳	صفحہ۵۰۱
قال المحقق	ھذا الحدیث حسن		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۲۸۴۸)	جلد۳	صفحہ۸۲
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۴۹۱۰)	جلد۳	صفحہ۴۲۹
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۱۹۳۱)	جلد۲	صفحہ۳۵۴
قال الالبانی	صحیح		

نرم مزاج، آسانی پیدا کرنے والا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – :

مَنْ كَانَ سَهْلًا هَيِّنًا لَيِّنًا ، حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ .

ترجمة الحديث،

حضرت ابو ہریرہ –رضی اللہ عنہ– سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ –صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم– نے ارشاد فرمایا:

جو آدمی نرم مزاج، آسانی پیدا کرنے والا، اور نرمی کرنے والا ہو اللہ تعالیٰ اسے آگ پر حرام کردیتا ہے۔

صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۶۴۸۴)	جلد۲	صفحہ۱۱۰۵
قال الالبانی	صحیح		
الجامع لشعب الایمان	رقم الحدیث (۷۷۶۹)	جلد۱۰	صفحہ۴۴۳
الجامع لشعب الایمان	رقم الحدیث (۷۷۷۰)	جلد۱۰	صفحہ۴۴۳
الترغیب والترهیب	رقم الحدیث (۱۷۴۵)	جلد۲	صفحہ۳۴۷
قال المحقق	صحیح		
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۴۳۵)	جلد۱	صفحہ۱۸۵
قال المحقق	هذا حدیث صحیح علی شرط مسلم		

صلہ رحمی کرنے والا

عَنْ اَبِی اَیُّوْب – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – :

اَنَّ اَعْرَابِیًا عَرَضَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – وَهُوَ فِی سَفَرٍ فَاَخَذَ بِخِطَامِ نَاقَتِهٖ اَوْ بِزِمَامِهَا ثُمَّ قَالَ :

یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوْ یَا مُحَمَّدُ ! اَخْبِرْنِی بِمَا یُقَرِّبُنِی مِنَ الْجَنَّةِ وَمَا یُبَاعِدُنِی مِنَ النَّارِ ؟ قَالَ : فَكَفَّ النَّبِیُّ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ – ثُمَّ نَظَرَ فِی اَصْحَابِهٖ ثُمَّ قَالَ :

لَقَدْ وُفِّقَ اَوْ لَقَدْ هُدِیَ ، قَالَ : كَیْفَ قُلْتَ ؟ قَالَ : فَاَعَادَ فَقَالَ النَّبِیُّ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – :

تَعْبُدُ اللّٰهَ لَا تُشْرِکُ بِهٖ شَیْئًا ، وَتُقِیْمُ الصَّلَاةَ ، وَتُؤْتِی الزَّكَاةَ ، وَتَصِلُ الرَّحِمَ ذَرِ النَّاقَةَ .

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۵۹۸۲)	جلد۴	صفحہ۱۸۹۵
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۵۹۸۳)	جلد۴	صفحہ۱۸۹۵
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۳۹۶)	جلد۱	صفحہ۴۱۵
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۳)	جلد۱	صفحہ۴۳

ترجمة الحديث،

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک سفر پر روانہ تھے کہ ایک اعرابی حائل ہو گیا۔ اس نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اونٹنی کی لگام پکڑ لی اور اس نے عرض کی:

یا رسول اللہ! یا محمد! مجھے ایسا عمل بتایئے جو مجھے جنت کے قریب کر دے اور مجھے جہنم کی آگ

مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۳۴۲۹)	جلد ۱۷	صفحہ ۲۹
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۷۴۷)	جلد ۱	صفحہ ۴۵۹
قال الالبانی	صحیح		
صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۲۵۴۳)	جلد ۲	صفحہ ۶۶۸
قال الالبانی	صحیح		
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۱۱۰۸)	جلد ۱	صفحہ ۵۸۵
قال المحقق	صحیح		
کنز العمال	رقم الحدیث (۴۳۶۳۲)	جلد ۲	صفحہ ۱۲۲۱
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۳۴۳۰)	جلد ۱۷	صفحہ ۴۲
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۹۰۵۴)	جلد ۱۴	صفحہ ۳۹۸
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۹۱۱۶)	جلد ۱۴	صفحہ ۴۱۴
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۴۳۷)	جلد ۲	صفحہ ۱۷۹
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۳۲۴۶)	جلد ۸	صفحہ ۳۸
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح		
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۳۹۲۴)	جلد ۴	صفحہ ۱۳۹
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۳۹۲۵)	جلد ۴	صفحہ ۱۳۹
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۳۹۲۶)	جلد ۴	صفحہ ۱۳۹

سے دور کر دے؟ حضور نبی کریم۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔رک گئے آپ نے اپنے صحابہ کی طرف دیکھا پھر فرمایا:

اس اعرابی کو توفیق سے نوازا گیا یا فرمایا: اس اعرابی کو ہدایت سے سرفراز فرمایا گیا۔فرمایا:

تو نے کیا کہا؟ اس نے بات دہرائی۔حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اللہ کی عبادت کرو اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ۔

نماز قائم کرو۔

زکوۃ ادا کرو اور

صلہ رحمی کرو اور اب اونٹنی کو چھوڑ دو۔

-☆-

بخار پر صبر کرنے والا

عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – اَنَّ النَّبِیَّ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ و آلِهٖ وَسَلَّمَ – عَادَ رَجُلًا مِنْ وَعَکٍ کَانَ بِهٖ فَقَالَ:

اَبْشِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ یَقُوْلُ : هِیَ نَارِی اُسَلِّطُهَا عَلٰی عَبْدِی الْمُذْنِبِ لِتَکُوْنَ حَظَّهُ مِنَ النَّارِ.

ترجمة الحديث،

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۹۶۳۹)	جلد ۹	صفحہ ۲۷۹
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۴۷۰)	جلد ۴	صفحہ ۱۱۲
قال محمود محمد محمود	الحدیث صحیح		
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۱۲۷۷)	جلد ۲	صفحہ ۴۹۵
صحیح الجامع الصغیر وزیادۃ	رقم الحدیث (۳۲)	جلد ۱	صفحہ ۶۸
قال الالبانی	صحیح		
مشکوۃ المصابیح	رقم الحدیث (۱۵۲۸)	جلد ۲	صفحہ ۱۷۵
سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ	رقم الحدیث (۵۵۷)	جلد ۲	صفحہ ۹۱

ایک آدمی کی عیادت کی جسے بخار تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

خوش ہو جاؤ بے شک اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

بخار میری بھیجی ہوئی آگ ہے جسے میں اپنے گنہگار بندے پر مسلط کر دیتا ہوں تا کہ یہ اس کا حصہ ہو جائے جہنم کی آگ سے۔

-☆-

صبح و شام سید الاستغفار پڑھنے والا

عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – عَنِ النَّبِيِّ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ – قَالَ:

سَيِّدُ الْاِسْتِغْفَارِ : اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِي وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰي عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ ، اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ ، اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ ، وَاَبُوْءُ لَكَ بِذَنْبِي ، فَاغْفِرْ لِيْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ ..

اِذَا قَالَ حِيْنَ يُمْسِي فَمَاتَ دَخَلَ الْجَنَّةَ اَوْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ ، وَاِذَا قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ فَمَاتَ مِنْ يَوْمِهٖ مِثْلَهٗ.

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۳۰۶)	جلد۴	صفحہ۱۹۸۲
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۳۲۳)	جلد۴	صفحہ۱۹۹۰
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۷۱۷۲)	جلد۷	صفحہ۲۹۲
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۳۹۳)	جلد۳	صفحہ۳۹۲
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۵۵۳۷)	جلد۳	صفحہ۴۸۰
قال الالبانی	صحیح		

ترجمۃ الحدیث،

حضرت شداد بن اوس -رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۷۰۲۲)	جلد ۱۳	صفحہ ۲۷۲
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۷۰۴۷)	جلد ۱۳	صفحہ ۲٦۷
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۷۱۷۳)	جلد ۷	صفحہ ۲۹۲
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۷۱۸۵)	جلد ۷	صفحہ ۲۹۵
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۷۱۸۷)	جلد ۷	صفحہ ۲۹٦
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۷۱۸۹)	جلد ۷	صفحہ ۲۹۷
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۹۳۲)	جلد ۳	صفحہ ۲۱۲
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط البخاری		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۹۳۳)	جلد ۳	صفحہ ۲۱۳
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۱۰۳۵)	جلد ۳	صفحہ ۳۰۹
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح		
سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ	رقم الحدیث (۱۷۴۷)	جلد ۴	صفحہ ۳۴۷
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۵۰۷۰)	جلد ۳	صفحہ ۲۴۷
قال الالبانی	صحیح		
السنن الکبریٰ	رقم الحدیث (۹۷٦۳)	جلد ۹	صفحہ ۱۳
السنن الکبریٰ	رقم الحدیث (۱۰۳۳۵)	جلد ۹	صفحہ ۱۷۴
السنن الکبریٰ	رقم الحدیث (۱۰۳۳٦)	جلد ۹	صفحہ ۱۷۴
السنن الکبریٰ	رقم الحدیث (۱۰۳۳۱)	جلد ۹	صفحہ ۲۱٦
السنن الکبریٰ	رقم الحدیث (۱۰۳۳۲)	جلد ۹	صفحہ ۲۱٦
صحیح الجامع الصغیر وزیادۃ	رقم الحدیث (۳٦۷۳)	جلد ۱	صفحہ ٦۸۵
قال الالبانی	صحیح		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۲۴۷۵)	جلد ۲	صفحہ ۳۴۷
صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (٦۵۰)	جلد ۱	صفحہ ۴۱۱
قال الالبانی	صحیح		

سید الاستغفار بخشش کیلئے کی جانے والی دعاؤں کی سردار دعا یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُکَ وَاَنَا عَلٰی عَھْدِکَ وَوَعْدِکَ مَا اسْتَطَعْتُ ، اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ ، اَبُوْءُ لَکَ بِنِعْمَتِکَ عَلَیَّ ، وَاَبُوْءُ لَکَ بِذَنْبِیْ، فَاغْفِرْ لِیْ فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ ..

اے اللہ! تو میرا رب ہے، تیرے سوا کوئی سچا معبود نہیں، تو نے مجھے پیدا فرمایا، میں تیرا بندہ ہوں میں تیرے عہدو پیمان پر اپنی طاقت کے مطابق قائم ہوں، میں اپنے کیے ہوئے کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں، میں اپنے اوپر تیرے انعام کا اقرار کرتا ہوں اور اپنے گناہ کا معترف ہوں، مجھے معاف فرمادے کیونکہ تیرے سوا کوئی گناہ نہیں بخشتا۔

جب کوئی شام کے وقت کہے اور فوت ہو جائے تو وہ جنت میں داخل ہوگا یا جنت والوں میں سے ہوگا اور جب وہ صبح کے وقت کہے اور اس روز فوت ہو جائے تو بھی اسی طرح جنتی ہوگا۔

-☆-

جہنم سے بچنے کی دعا مانگنے والا

وَالَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ اِنَّ عَذَابَهَا کَانَ غَرَامًا o اِنَّهَا سَاءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا o [1]

ترجمة :

اور جو بارگاہ الٰہی میں عرض کرتے رہتے ہیں کہ اے ہمارے رب! دور فرما دے ہم سے عذاب جہنم۔ بے شک اس کا عذاب بڑا مہلک ہے۔ بیشک وہ بہت برا ٹھکانہ اور بہت بری جگہ ہے۔

-☆-

عَنْ اَنَسٍ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ – :

مَا سَاَلَ رَجُلٌ مُسْلِمٌ اَلْجَنَّةَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ اِلَّا قَالَتِ الْجَنَّةُ : اَللّٰهُمَّ اَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَلَا اسْتَجَارَ رَجُلٌ مُسْلِمٌ مِنَ النَّارِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ، اِلَّا قَالَتِ النَّارُ : اَللّٰهُمَّ اَجِرْهُ مِنِّی .

(۱) سورۃ الفرقان: ۶۵، ۶۶

صحیح سنن الترمذی رقم الحدیث (۲۵۷۲) جلد ۳ صفحہ ۲۳
قال الالبانی صحیح

ترجمۃ الحدیث،

حضرت انس بن مالک –رضی اللہ عنہ– سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ –صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم– نے ارشاد فرمایا:

جس بندہ مسلم نے تین مرتبہ جنت کا سوال کیا تو جنت کہتی ہے۔اے اللہ! اسے جنت میں داخل کر دے۔

اور جس بندہ مسلم نے تین مرتبہ آگ سے بچنے کی دعا مانگی تو آگ کہتی ہے: اے اللہ! اسے مجھ سے بچالے۔

–☆–

صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۵۵۳۶)	جلد۳	صفحہ۴۸۰
قال الالبانی	صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۴۳۴۰)	جلد۴	صفحہ۵۸۵
قال محمود محمد محمود	الحدیث صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۱۰۱۴)	جلد۳	صفحہ۲۹۳
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۱۰۳۴)	جلد۳	صفحہ۳۰۸
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح		
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۱۹۶۰)	جلد۱	صفحہ۷۲۶
قال الحاکم	ھذا حدیث صحیح علی شرط		
صحیح الجامع الصغیر وزیادۃ	رقم الحدیث (۵۲۱۰)	جلد۲	صفحہ۹۸۴
قال الالبانی	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۲۱۰۹)	جلد۱۰	صفحہ۳۷۷
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۲۳۷۹)	جلد۱۰	صفحہ۴۵۷
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۲۵۲۳)	جلد۱۰	صفحہ۵۰۳
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		

ضیاء الحدیث

سچ بولنا جنت لے جاتا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ ۔

”سچ بولنے سے متعلق“

چند احادیث مبارکہ ترجمہ پیش خدمت ہیں ۔

اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو سچ بولنے کی سعادت نصیب فرمائے ۔

آمین بہر کتہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

محمد کریم سلطانی

حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کا ارشاد گرامی

سچ بولیے!

عَنْ اَبِیْ سُفْیَانَ صَخْرِ بْنِ حَرْبٍ – رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ – .... قَالَ ہِرَقْلُ: فَمَاذَا یَاْمُرُکُمْ – یَعْنِی النَّبِیَّ – صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ – قَالَ اَبُوْ سُفْیَانَ: قُلْتُ: یَقُوْلُ:

اُعْبُدُوا اللّٰہِ وَحْدَہٗ وَلاَ تُشْرِکُوْا بِہٖ شَیْئًا، وَاتْرُکُوْا مَا یَقُوْلُ آبَاؤُکُمْ، وَیَاْمُرُنَا بِالصَّلاۃِ، وَالصِّدْقِ، وَالْعَفَافِ، وَالصِّلَۃِ۔

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۷)	جلد ۱	صفحہ ۲۳
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۷۱۷)	جلد ۳	صفحہ ۸۶
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن ابوداؤد	رقم الحدیث (۵۱۳۶)	جلد ۳	صفحہ ۲۶۱
قال الالبانی	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۳۷۰)	جلد ۳	صفحہ ۷۹
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۳۷۱)	جلد ۳	صفحہ ۸۳
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		

ترجمۃ الحدیث،

حضرت ابوسفیان صخر بن حرب-رضی اللہ عنہ-............................بیان فرماتے ہیں:
ہرقل نے پوچھا وہ یعنی نبی کریم-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-تمہیں کس چیز کا حکم دیتے ہیں
ابوسفیان کہتے ہیں میں نے کہا: وہ فرماتے ہیں:
اللہ وحدہٗ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ اور جو تمہارے اباؤ اجداد شرکیہ باتیں کہتے ہیں انہیں چھوڑ دو۔اور وہ ہمیں حکم دیتے ہیں نماز کا، سچ کا، پاکدامنی کا اور صلہ رحمی کا۔

-☆-

سچ بولنا اہل ایمان کی نشانی ہے سچ بولنے والا دونوں جہاں کی برکتیں اپنے دامن میں سمیٹ لیتا ہے اور اسے عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے اسے دیگر فوائد کے ساتھ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد گرامی پر عمل کا اجر وثواب بھی مل جاتا ہے۔
حضور رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-کی اطاعت واتباع سے بڑھ کر اللہ کے ہاں کسی عمل کا کوئی مقام نہیں۔

-☆-

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۷۷۳)	جلد ۳	صفحہ ۱۳۹۳
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۳۷۲)	جلد ۳	صفحہ ۸۳
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
جامع الاصول	رقم الحدیث (۸۸۴۳)	جلد ۱۱	صفحہ ۴۰۷
قال المحقق	صحیح		

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا:

قَالَ الْجُنَيْدُ :

حَقِيْقَةُ الصِّدْقِ : اَنْ تَصْدُقَ فِيْ مَوْطِنٍ لَا يُنْجِيْكَ مِنْهُ اِلَّا الْكِذْبُ، وَقَالُوْا : عَلَيْكَ بِالصِّدْقِ حَيْثُ تَخَافُ اَنَّهُ يَضُرُّكَ ، فَاِنَّهُ يَنْفَعُكَ ، وَدَعِ الْكِذْبَ حَيْثُ تَرَى اَنَّهُ يَنْفَعُكَ ، فَاِنَّهُ يَضُرُّكَ۔[1]

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا:

حقیقی سچ یہ ہے کہ تو وہاں سچ بولے جہاں جھوٹ بولنے سے بچ سکتا ہو۔اور ہمارے اسلاف نے ارشاد فرمایا:

سچ کو لازم پکڑو وہاں جہاں تم کو سچ بولنے سے ضرر (تکلیف) کا اندیشہ ہو۔سن لو! سچ فائدہ دے گا۔اور جھوٹ چھوڑ دو جہاں تم یہ سمجھتے ہو یہ فائدہ دے گا سن لو یہ تمہیں نقصان دے گا۔

-☆-

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ :

لَا يَصْلُحُ الْكِذْبُ فِيْ هَزْلٍ وَلَا جِدٍّ ، وَلَا اَنْ يَعِدَ اَحَدُكُمْ حَبِيْبَهُ شَيْئًا ثُمَّ لَا يُنْجِزُهُ بِهٖ۔[2]

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

جھوٹ مذاق میں اور سنجیدگی میں کسی جگہ میں مناسب نہیں اور نہ ہی یہ مناسب ہے کہ تم میں کوئی اپنے پیارے سے وعدہ کرے اور پھر وہ وعدہ پورا نہ کرے۔

(۱) اصلاح الامۃ صفحہ ۴۲ جلد ۵

(۲) اصلاح الامۃ صفحہ ۴۳ جلد ۵

سچوں کی معیت وصحبت اختیار کیجئے

یَآاَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَکُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ۔[1]

ترجمہ:

اے ایمان والواللہ سے ڈرواور صادقین (سچوں) کے ساتھ ہو جاؤ۔

-☆-

سچا آدمی تنہا نہیں ہوتا اللہ تعالیٰ کی دستگیری ومدد اسکے شامل حال ہوتی ہے۔رحمت خداوندی اسے اپنے حصار میں رکھتی ہےاوراس پرعنایات الٰہیہ کی مسلسل پھوار برستی ہے۔

سچ بولنے والے کیساتھ سچا اللہ ہوتا ہے اسکے سچے فرشتے ہوتے ہیں اور اسکے سچے رسولوں کی دعائیں اس کے ساتھ ہوتی ہیں تو اسکی معیت وصحبت فائدے سے خالی نہیں اس لئے فرمایا گیا کُوْنُوْا مَعَ الصَّادِقِیْنَ سچوں کے ساتھ ہو جاؤ۔

-☆-

(۱) سورۃ التوبہ آیت ۱۱۹

سچ بولنا اطمینان وسکون ہے

عَنْ اَبِیْ مُحَمَّدٍ الْحَسَنِ بْنِ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا – قَالَ: حَفِظْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – :

دَعْ مَا يُرِيْبُکَ اِلٰی مَا لَا يُرِيْبُکَ ، فَاِنَّ الصِّدْقَ طُمَانِيْنَةٌ ، وَالْکِذْبَ رِيْبَةٌ.

الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۲۵۹۱)	جلد۲	صفحہ۵۳۵
قال المحقق:	صحیح		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۳۳۱۶)	جلد۳	صفحہ۵۵۷
قال المحقق:	صحیح		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱۳۳۷)	جلد۲	صفحہ۳۲۲
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۲۹۳۰)	جلد۳	صفحہ۱۲۳
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۳۳۷۷)	جلد۱	صفحہ۶۳۷
قال الالبانی	صحیح		
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۳۳۷۸)	جلد۱	صفحہ۶۳۷
قال الالبانی	صحیح		

ترجمة الحديث

حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے حضرت ابو محمد حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سن کر یہ ارشاد یاد کیا:

چھوڑ دیجیے جو تمہیں شک میں مبتلا کرے، اسے اختیار کیجئے جو تمہیں شک میں مبتلا نہ کرے کیونکہ سچ اطمینان ہے اور جھوٹ شک اور بے اطمینانی ہے۔

-☆-

اطمینان وسکون وہ دولت ہے جو اللہ تعالیٰ کا خاص عطیہ ہے جسے سکون نہیں اسکی دنیا خراب ہے اسکا مال ومتاع اس کے کسی کام کا نہیں۔

لیکن جسے اطمینان وسکون نصیب ہے وہ چاہے تہی دامن ہو اسے کوئی پرواہ نہیں کیونکہ اللہ

صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۵۱۸)	جلد۴	صفحہ۶۶۸
قال الالبانی	صحیح		
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۲۱۶۹)	جلد۳	صفحہ۸۴۴
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۲۱۷۰)	جلد۳	صفحہ۸۴۳
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۷۰۴۶)	جلد۷	صفحہ۲۵۱۹
الارواء الغلیل	رقم الحدیث (۱۲)	جلد۱	صفحہ۴۴
قال الالبانی	صحیح		
الارواء الغلیل	رقم الحدیث (۲۰۷۴)	جلد۷	صفحہ۱۵۵
قال الالبانی	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۷۲۳)	جلد۲	صفحہ۳۳۵
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۷۲۷)	جلد۲	صفحہ۳۳۷
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۷۲۲)	جلد۲	صفحہ۴۹۸
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۲۷۰۴)	جلد۳	صفحہ۱۳۵
السنن الکبری	رقم الحدیث (۵۲۰۱)	جلد۵	صفحہ۱۱۷

تعالیٰ کی نظرِ رحمت اس پر ہے اور اسے سکون کی دولت عطا فرمائی گئی ہے۔

سچ بولنے والا کتنا خوش نصیب ہے کہ اسے سکون کی دولت نصیب ہے سکون صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کا فضل وکرم ہے وہ جسے چاہتا ہے اسے عطا فرماتا ہے۔

سچ بولنے والے تیرے بختوں کو سلام! اللہ تعالیٰ کی خصوصی رحمت تیری طرف متوجہ ہے اب تجھے کوئی فکر نہیں۔

-☆-

سچ بولنے والے
کی تجارت میں برکت

عَنْ اَبِیْ خَالِدٍ حَکِیْمِ بْنِ حِزَامٍ – رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ – صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وَسَلَّمَ – :

اَلْبَیِّعَانِ بِالْخِیَارِ مَا لَمْ یَتَفَرَّقَا ، فَاِنْ صَدَقَا وَبَیَّنَا بُوْرِکَ لَھُمَا فِیْ بَیْعِھِمَا ، وَاِنْ کَتَمَا وَ کَذَبَا مُحِقَتْ بَرَکَۃُ بَیْعِھِمَا.

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۲۰۷۹)	جلد۲	صفحہ۲۱۹
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۲۰۸۲)	جلد۲	صفحہ۲۱۹
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۲۱۰۸)	جلد۲	صفحہ۲۲۷
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۲۱۱۰)	جلد۲	صفحہ۲۲۸
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۲۱۱۴)	جلد۲	صفحہ۲۲۹
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۵۳۲)	جلد۳	صفحہ۱۱۶۴
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۲۸۹۶)	جلد۱	صفحہ۵۵۹
قال الالبانی	صحیح		
الارواء الغلیل	رقم الحدیث (۱۲۸۱)	جلد۵	صفحہ۱۴۳
قال الالبانی	حسن صحیح		

ترجمۃ الحدیث،

حضرت ابو خالد حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

خریدنے اور بیچنے والا جب تک یہ دونوں جدا نہ ہوں انہیں بیع -خرید وفروخت- توڑنے کا اختیار رہے۔ اگر ان دونوں نے سچ بولا اور بیان کر دیا (مال میں جو خوبی ونقص ہے) تو ان دونوں کی بیع -خرید وفروخت- میں برکت رکھ دی جاتی ہے۔

اور اگر ان دونوں نے عیب کو چھپایا اور جھوٹ بولا تو ان کی بیع -خرید وفروخت- سے برکت مٹا دی جاتی ہے۔

-☆-

صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۱۷۸۳)	جلد۲	صفحہ۳۴۲
قال الالبانی	صحیح		
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۲۶۵۹)	جلد۲	صفحہ۵۷۲
قال المحقق	صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۱۲۴۶)	جلد۲	صفحہ۳۶
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن ابو داؤد	رقم الحدیث (۳۴۵۹)	جلد۲	صفحہ۳۶۴
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۴۴۶۹)	جلد۳	صفحہ۲۰۱
قال الالبانی	صحیح		
السنن الکبری	رقم الحدیث (۶۰۰۶)	جلد۶	صفحہ۸
السنن الکبری	رقم الحدیث (۶۰۱۳)	جلد۶	صفحہ۱۰
السنن الکبری	رقم الحدیث (۱۱۲۶۶)	جلد۱۰	صفحہ۳۵۶
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۳۱۱۵)	جلد۳	صفحہ۱۹۹
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۳۱۱۶)	جلد۳	صفحہ۱۹۹
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۳۱۱۷)	جلد۳	صفحہ۱۹۹
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۵۳۵۹)	جلد۱۲	صفحہ۱۳۲
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		

کبھی انسان کے پاس مال و دولت کے انبار ہوتے ہیں لیکن اسکی ضروریات زندگی پوری نہیں ہوتیں اسکے اہل و عیال کے مطالبے اور اسکی خواہشات نفس اسکا چین چھین لیتے ہیں۔

وجہ واضح ہے کہ اس کے مال و دولت میں برکت نہیں ہاں سچ بول کر سودا بیچنے والا، سچا تاجر وہ خوش نصیب ہے جس کے مال میں برکت ہے۔

تو جس مال میں برکت ہو اگرچہ وہ تعداد میں تھوڑا ہی کیوں نہ ہو پھر بھی پورے گھرانے کو کافی ہوتا ہے اور گھر والوں کی ضروریات پوری ہوتی ہیں۔

-☆-

المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۳۱۱۸)	جلد۳	صفحہ۱۹۹
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۵۲۵۱)	جلد۱۲	صفحہ۱۳۰
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۵۲۶۲)	جلد۱۲	صفحہ۱۳۳
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۵۲۶۳)	جلد۱۲	صفحہ۱۳۳
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۵۵۱۳)	جلد۱۲	صفحہ۲۳۶
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مشکوٰۃ المصابیح	رقم الحدیث (۲۷۳۱)	جلد۳	صفحہ۱۲۵
قال الالبانی	متفق علیہ		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۴۹۰۳)	جلد۱۱	صفحہ۲۶۸
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		

جس خوش نصیب میں چار وصف
اسے دنیا کے کھو جانے کا کوئی نقصان نہیں

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا – اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ – قَالَ:

اَرْبَعٌ اِذَا كُنَّ فِيْكَ فَلَا عَلَيْكَ مَا فَاتَكَ فِي الدُّنْيَا :

حِفْظُ اَمَانَةٍ وَصِدْقُ حَدِيْثٍ ، وَحُسْنُ خَلِيْقَةٍ ، وَعِفَّةٌ فِيْ طُعْمَةٍ .

الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۳۵۶۵)	جلد۲	صفحہ۵۳۳
صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۱۷۱۸)	جلد۲	صفحہ۳۱۷
قال الالبانی	صحیح		
صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۳۹۳۹)	جلد۳	صفحہ۱۳۳
قال الالبانی:	صحیح لغیرہ		
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۸۷۳)	جلد۱	صفحہ۲۱۲
قال الالبانی:	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۶۶۵۲)	جلد۶	صفحہ۲۰۹
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۶۶۵۲)	جلد۱۱	صفحہ۲۳۳
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ ضعیف لانقطاعہ، الحارث بن یزید الحضرمی لا نعرف لہ سماعاً من عبداللہ بن عمرو		

ترجمۃ الحدیث،

حضرت عبداللہ بن عمر بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

چار چیزیں اگر وہ تیرے اندر رہیں تو دنیا کا جو بھی مال تجھ سے چلا جائے تجھے کوئی نقصان نہیں۔

(۱) امانت کی حفاظت

(۲) بات میں سچائی

(۳) اچھا خلق

(۴) پاکیزہ کھانا

-☆-

مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۵۱۵۰)	جلد ۵	صفحہ ۲۵
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۷۸۷۶)	جلد ۸	صفحہ ۲۸۰۷
قال الحاکم	سکت عنہ الذہبی		

سچ بولنے والی زبان

اللہ تعالیٰ کو بڑی محبوب ہے

حضرت فضیل بن عیاض کا ارشاد:

قَالَ الْفُضَيْلُ بْنُ عَيَاضٍ:

مَا مِنْ مُضْغَةٍ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ مِنْ لِسَانٍ صَدُوْقٍ ، وَمَا مِنْ مُضْغَةٍ اَبْغَضُ اِلَى اللّٰهِ مَنْ لِسَانٍ كَذُوْبٍ[1]

حضرت فضیل بن عیاض نے فرمایا:

اللہ کے ہاں سچی زبان سے پیارا انسان کا کوئی عضو نہیں

اور اللہ کے ہاں جھوٹی زبان سے برا کوئی عضو نہیں۔

-☆-

آیئے زندگی ایسے گزاریں کہ خالق و مالک راضی ہو جائے اس کا آسان نسخہ یہ ہے کہ سچ بولنا اپنے آپ پر لازم کریں۔

(۱) صلاح الامۃ صفحہ ۴۴ جلد ۵

اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ یہ زبان اللہ تعالیٰ کو بڑی پیاری ہوگی تو جس کی زبان اللہ تعالیٰ کو محبوب ہو وہ خود بھی اللہ تعالیٰ کا پیارا اور محبوب ہوگا۔

جس سے اللہ تعالیٰ محبت فرمائے اس پر دنیا و آخرت قابل رشک ہے۔ اور وہ انسانوں میں سے ہوتا ہوا بھی انسانوں سے افضل و اعلیٰ ہے۔

-☆-

سچ بولنے والا تاجر

مقربین میں

عَنْ رِفَاعَةَ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – اَنَّهُ خَرَجَ مَعَ النَّبِيِّ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – اِلَى الْمُصَلّٰى فَرَأَى النَّاسَ يَتَبَايَعُوْنَ ، فَقَالَ :

يَا مَعْشَرَ التُّجَّارِ ! فَاسْتَجَابُوْا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ – ، وَرَفَعُوْا اَعْنَاقَهُمْ وَاَبْصَارَهُمْ اِلَيْهِ فَقَالَ :

اِنَّ التُّجَّارَ يُبْعَثُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فُجَّارًا ، اِلَّا مَنِ اتَّقَى اللّٰهَ وَبَرَّ وَصَدَقَ .

سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۲۱۴۶)	جلد۳	صفحہ۸
قال محمود محمد محمود	الحدیث صحیح		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱۷۸۵)	جلد۲	صفحہ۳۴۴
قال الالبانی	صحیح لغیرہ		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۲۶۶۰)	جلد۲	صفحہ۵۷۳
قال المحقق	ھذا الحدیث حسن		
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۲۱۴۴)	جلد۲	صفحہ۸۱۲
قال الحاکم	ھذا الحدیث صحیح الاسناد ولم یخرجاہ		

ترجمة الحديث،

حضرت رفاعہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ:

وہ حضور نبی کریم - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کی معیت میں مُصَلّٰی (عیدگاہ) کی طرف نکلے تو آپ نے دیکھا لوگ خرید و فروخت کر رہے ہیں ارشاد فرمایا:

اے تاجر لوگو! حضور رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کی بات سنو تو تاجروں نے اپنی گردنیں اور آنکھیں اوپر اٹھائیں۔ حضور رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے ارشاد فرمایا:

سارے تاجر قیامت کے دن فاجر - اللہ کے نافرمان - اٹھائیں جائیں گے مگر وہ تاجر جو اللہ سے ڈرا، نیکی کی اور سچ بولا یعنی جس تاجر نے تقویٰ اختیار کیا، نیکی کی اور سچ بولتا رہا وہ اللہ کے مقربین میں اٹھایا جائے گا۔

-☆-

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۴۹۱۰)	جلد ۱۱	صفحہ ۲۷۶
قال شعیب الارنؤوط	اسماعیل بن عبید - ویقال: عبید اللہ - لم یوثقہ غیر ابن حبان، ولم یرو عنہ غیر عبد اللہ بن عثمان بن خثیم، وروی لہ ھذا الحدیث الواحد البخاری فی: الادب المفرد - والترمذی وابن ماجہ وباقی رجالہ ثقات		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۴۸۹۰)	جلد ۷	صفحہ ۴۵۶
قال الالبانی	صحیح		
سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ	رقم الحدیث (۹۹۴)	جلد ۲	صفحہ ۶۹۳
قال الحاکم	صحیح الاسناد		
جامع الاصول	رقم الحدیث (۳۳۰)	جلد ۱	صفحہ ۴۳۹
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۴۵۳۹)	جلد ۵	صفحہ ۴۳
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۴۵۴۰)	جلد ۵	صفحہ ۴۴
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۴۵۴۱)	جلد ۵	صفحہ ۴۴
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۴۵۴۲)	جلد ۵	صفحہ ۴۴
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۴۵۴۳)	جلد ۵	صفحہ ۴۴

سچ بولنے والا

امانت ادا کرنے والا

وعدہ پورا کرنے والا

اعلیٰ درجے کا متقی ہے

قَالَ نَافِعٌ مَوْلٰی ابْنِ عُمَرَ :

طَافَ ابْنُ عُمَرَ سَبْعًا وَصَلّٰی رَكْعَتَيْنِ ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ :

مَا اَسْرَعَ مَا طُفْتَ وَصَلَّيْتَ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ؟ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ :

اَنْتُمْ اَكْثَرُ مِنَّا طَوَافًا وَصِيَامًا وَنَحْنُ خَيْرٌ مِنْكُمْ بِصِدْقِ الْحَدِيْثِ وَاَدَاءِ الْاَمَانَةِ

وَاِنْجَازِ الْوَعْدِ (1)

ترجمة الحديث:

حضرت نافع رضی اللہ عنہ جو حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ہیں نے

(1) مدارج السالکین صفحہ ۲۹ جلد ۲

ارشاد فرمایا:

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے خانہ کعبہ کا طواف سات چکر لگا کر کیا اور دو رکعتیں ادا کیں۔ تو قریش کے ایک آدمی نے کہا:

اے ابا عبدالرحمٰن آپ نے بڑی جلدی طواف کیا اور بڑی جلدی دو رکعتیں ادا کی۔ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ فرمایا:

تم ہم سے زیادہ طواف کرتے ہو اور ہم سے زیادہ روزے رکھتے ہو۔ اور ہم تم سے بہتر ہیں اس وجہ سے کہ ہم سچ بولتے ہیں امانت ادا کرتے ہیں اور وعدہ پورا کرتے ہیں۔

-☆-

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے دین اسلام کی کیا اعلیٰ تصویر پیش کی ہے۔ ہم شاید اسے مقرب بارگاہ الٰہی سمجھتے ہیں جس کے اعمال کی فہرست لمبی چوڑی ہو لیکن حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا ارشاد گرامی کہ

سچ بولنے والا

امانت ادا کرنے والا

وعدہ پورا کرنے والا

اس آدمی سے ہزار درجہ افضل و برتر ہے جس میں یہ خوبیاں نہ ہوں یاد رہے جو ان اوصاف حمیدہ سے متصف ہے اللہ تعالیٰ اسے اپنی بندگی کا وہ کیف عطا فرماتا ہے کہ شاید اس کے دو سجدے جھوٹ بولنے والے خیانت کرنے والے وعدہ توڑنے والے کے بے شمار سجدوں سے افضل و برتر ہوں۔

اے اللہ!

اپنی عنایات کریمانہ کے صدقے ہماری زبانیں جھوٹ سے پاک فرما اور ہمیں ہمیشہ سچ بولنے کی سعادت ارزانی فرما۔

افضل رات

قَالَ یُوْسُفُ بْنُ اَسْبَاطٍ :

لَاَنْ اَبِیْتَ لَیْلَةً اُعَامِلُ اللّٰهَ بِالصِّدْقِ ، اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ اَضْرِبَ بِسَیْفِیْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ.[1]

حضرت یوسف بن اسباط رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

اگر میں ایک رات اللہ تعالیٰ سے معاملہ سچائی سے کروں تو مجھے یہ بات زیادہ پسند ہے کہ میں فی سبیل اللہ اپنی تلوار چلاؤں۔

--☆--

سچی زبان جب سچے اللہ کی تعریف وتوصیف کرتی ہے تو اس کی شان ہی نرالی ہوتی ہے گویا اس سے رحمت الٰہیہ کے چشمے پھوٹ رہے ہیں جو اللہ کا بندہ سچی زبان سے رات بھر سچے قرآن کی تلاوت کرتا رہا اور اسی سچی زبان سے رات بھر سجدوں میں سبحان ربی الاعلیٰ کہتا رہا اور اسی سچی زبان سے

(۱) صلاح الامۃ صفحہ ۳۰ جلد ۵

سحری کے وقت استغفار کرتا رہا یقیناً وہ اس جہاد کرنے والے سے افضل و برتر ہے جسکی زبان سچی نہیں اور وہ بد دلی سے دشمن سے لڑ رہا ہے۔

یہ دین اسلام ہے، سچوں کا سچا دین ہے۔ اس دین حق کے تمام معاملات سچائی پر مبنی ہیں اور جو فرزند آدم سچ کو اپنا شعار بناتا ہے اسکی زبان جب بھی کھلتی ہو تو اس سے شہد کی بوندوں سے زیادہ میٹھی سچی باتیں نکلتی ہیں تو وہ آدمی یقیناً اسلام کی حقیقی تعلیمات سے آشنا ہے اور اس پر اللہ تعالیٰ کی خصوصی رحمت ہے اور جس پر اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں ہوں یقیناً وہ افضل و اعلیٰ ہے اور اس کا مقام بہت بلند و بالا ہے۔

–☆–

اوصاف حمیدہ سے متصف
کے لئے اہل اسلام محبت کرتے ہیں
انکی زبانیں تعریف کرتی ہیں
اور انکے اجسام انکی مدد کرتے ہیں

قَالَ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ :

مَنْ كَانَتْ لَهُ عِنْدَ النَّاسِ ثَلاثٌ وَجَبَتْ لَهُ عَلَيْهِمْ ثَلاثٌ :

مَنْ إِذَا حَدَّثَهُمْ صَدَقَهُمْ ، وَإِذَا ائْتَمَنُوْهُ لَمْ يَخُنْهُمْ ، وَإِذَا وَعَدَهُمْ وَفَى لَهُمْ ،

وَجَبَ لَهُ عَلَيْهِمْ اَنْ تُحِبَّهُ قُلُوْبُهُمْ ، وَتَنْطِقَ بِالثَّنَاءِ عَلَيْهِ اَلْسِنَتُهُمْ، وَتَظْهَرَ لَهُ مَعُوْنَتُهُمْ .[1]

ترجمة الحديث،

حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

[1] الآداب الشرعیہ ۲۹/۱
نضرۃ النعیم ۲۵۱۲

جس نے لوگوں کے ساتھ تین چیزیں اختیار کیں تو اس کے لئے لوگوں پر تین چیزیں واجب ہیں:

(۱) جب وہ ان سے بات کرے تو سچ بولے

(۲) جب وہ -لوگ- اسے امین بنائیں تو خیانت نہ کرے

(۳) جب وہ ان -لوگوں- سے وعدہ کرے تو ان سے وعدہ وفا کرے

تو لوگوں پر (اللہ کی طرف سے) ضروری ہو جاتا ہے کہ

(۱) ان کے دل اس سے محبت کریں

(۲) ان کی زبانیں اس کی تعریف میں بولیں

(۳) اور ان کی مدد و اعانت کا اس کے لئے ظہور ہو۔

-☆-

سچ بولنا، امانت پورے طریقے سے ادا کرنا، اور وعدہ پورا کرنا وہ انعامات ہیں جسے یہ نصیب ہو جائیں اس پر اللہ تعالیٰ کا یوں کرم ہوتا ہے کہ لوگوں کے دل اس کی محبت سے لبریز ہو جاتے ہیں۔ انسان اس آدمی سے اتنی محبت کرتے ہیں کہ نفرت کا نام ونشان نہیں رہتا لوگ اس کی تعریف وتوصیف کرتے ہیں کہ کیا اچھا آدمی ہے۔ اس تعریف کا فائدہ یہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف فرمائے گا اور اس کے لئے اپنی رحمت کے مزید دروازے کھول دے گا۔

اگر زندگی میں ایسے آدمی پر کوئی مشکل وقت آ جائے تو لوگ اس کی مدد کے لئے خود بخود آ جاتے ہیں اور اسے اسکی تکلیف کا احساس تک نہیں ہونے دیتے بلکہ وہ یوں پیار و محبت سے اسکی اعانت کرتے ہیں کہ وہ سب غم بھول جاتا ہے۔

-☆-

جنت کی ضمانت

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – اَنَّ النَّبِيَّ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآله وَسَلَّمَ – قَالَ :

اِضْمَنُوْا لِيْ سِتًّا مِنْ اَنْفُسِكُمْ اَضْمَنْ لَكُمُ الْجَنَّةَ :

اُصْدُقُوْا اِذَا حَدَّثْتُمْ ، وَاَوْفُوْا اِذَا وَعَدْتُمْ ، وَاَدُّوْا اِذَا ائْتُمِنْتُمْ ، وَاحْفَظُوْا فُرُوْجَكُمْ ، وَغُضُّوْا اَبْصَارَكُمْ ، وَكُفُّوْا اَيْدِيَكُمْ .

الترغیب والترہیب — رقم الحدیث (۳۱۳۲) — جلد۲ — صفحہ ۲۵۲
قال المحقق — حسن بشواھدہ

الترغیب والترہیب — رقم الحدیث (۳۵۶۱) — جلد۳ — صفحہ ۴۴۶
قال المحقق — حسن بشواھدہ

الترغیب والترہیب — رقم الحدیث (۴۳۱۱) — جلد۳ — صفحہ ۵۵۵
قال المحقق — حسن بشواھدہ

الترغیب والترہیب — رقم الحدیث (۴۴۰۳) — جلد۳ — صفحہ ۵۹۲
قال المحقق — حسن بشواھدہ

صحیح الترغیب والترہیب — رقم الحدیث (۱۹۰۱) — جلد۲ — صفحہ ۳۹۷
قال الالبانی — صحیح لغیرہ

ترجمة الحديث:

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مجھے اپنی طرف سے چھ چیزوں کی ضمانت دے دو تمہیں جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔

(۱) جب بات کرو تو سچ بولو (۲) جب وعدہ کرو تو پورا کرو

(۳) جب امین بنائے جاؤ تو امانت کو صحیح طریقے سے ادا کرو

(۴) اپنے ستر کی حفاظت کرو

(۵) اپنی آنکھیں پست رکھو

(۶) اور اپنے ہاتھوں کو (کسی پر زیادتی سے) باز رکھو۔

صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۲۳۱۶)	جلد ۲	صفحہ ۲۳۰
قال الالبانی	حسن لغیرہ		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۲۹۲۵)	جلد ۳	صفحہ ۱۳۱
قال الالبانی	صحیح لغیرہ		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۲۹۹۳)	جلد ۳	صفحہ ۱۵۱
قال الالبانی	صحیح لغیرہ		
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۸۰۶۶)	جلد ۸	صفحہ ۲۸۶۶
قال الحاکم	ھذا حدیث صحیح الاسناد ولم یخرجاہ		
قال الذھبی	فیہ ارسال		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۲۷۱)	جلد ۱	صفحہ ۵۰۶
قال شعیب الارنؤوط	حدیث صحیح ورجالہ ثقات الا ان فیہ انقطاعا		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۲۷۱)	جلد ۱	صفحہ ۳۲۷
قال الالبانی	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۲۷۵۷)	جلد ۳۷	صفحہ ۴۱۷
قال شعیب الارنؤوط	حسن لغیرہ وھذا اسناد رجالہ ثقات لکن المطلب – وھو ابن عبداللہ ابن المطلب بن حنطب –		
سلسلة الاحادیث الصحیحة	رقم الحدیث (۱۴۷۰)	جلد ۳	صفحہ ۴۵۴
قال الالبانی	وھذا اسناد حسن لولا الانقطاع بین المطلب وعبادۃ لذلک لما یخرجہ الحاکم		

سچ - جنت لے جاتا ہے
سچ بولنے والا - اللہ تعالیٰ کے ہاں صدیق لکھا جاتا ہے

عَنْ اِبْنِ مَسْعُوْدٍ - رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ - عَنِ النَّبِیِّ - صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وآلہٖ وَسَلَّمَ - قَالَ :

اِنَّ الصِّدْقَ یَھْدِیْ اِلَی الْبِرِّ وَاِنَّ الْبِرَّ یَھْدِیْ اِلَی الْجَنَّۃِ ، وَاِنَّ الرَّجُلَ لَیَصْدُقُ حَتّٰی یُکْتَبَ عِنْدَ اللّٰہِ صِدِّیْقًا ، وَاِنَّ الْکَذِبَ یَھْدِیْ اِلَی الْفُجُوْرِ ، وَاِنَّ الْفُجُوْرَ یَھْدِیْ اِلَی النَّارِ ، وَاِنَّ الرَّجُلَ لَیَکْذِبُ حَتّٰی یُکْتَبَ عِنْدَ اللّٰہِ کَذَّابًا .

صحیح البخاری	رقم الحدیث (٦٠٩٤)	جلد٢	صفحہ١٩٢٣
صحیح مسلم	رقم الحدیث (٢٦٠٧)	جلد٢	صفحہ٣٠١٢
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (٤٣١٩)	جلد٣	صفحہ٥٥٨
قال المحقق:	صحیح		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (٢٩٣٤)	جلد٣	صفحہ١٣٢
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (١٦٦٥)	جلد١	صفحہ٣٣٢
قال الالبانی	صحیح		

ترجمۃ الحدیث،

حضرت عبداللہ بن مسعود -رضی اللہ عنہ- نے بیان فرمایا: حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

بے شک صدق نیکی تک لے جاتا ہے اور بے شک نیکی جنت تک لے جاتی ہے۔ آدمی سچ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں صِدّیق لکھا جاتا ہے۔

اور جھوٹ فجور (اللہ کی نافرمانی) تک لے جاتا ہے اور فجور (اللہ کی نافرمانی) جہنم تک لے جاتی ہے۔ آدمی جھوٹ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ کے ہاں کذاب لکھا جاتا ہے۔

-☆-

صحیح سنن ابی داود	رقم الحدیث (۴۹۸۹)	جلد۳	صفحہ۴۳۶
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۱۹۷۱)	جلد۲	صفحہ۳۶۸
قال الالبانی	صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۲۷۳)	جلد۱	صفحہ۵۰۸
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۲۷۴)	جلد۱	صفحہ۵۰۸
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۴۷۵۳)	جلد۳	صفحہ۳۷۷
قال الالبانی	متفق علیہ		

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا فرمان:

وَقَالَ الصِّدِّيْقُ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – :

عَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ ،فَإِنَّهُ مَعَ الْبِرِّ ، وَهُمَا فِي الْجَنَّةِ.١

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

سچ کو اپنے اوپر لازم کرو کیونکہ یہ نیکی کیساتھ ہے اور یہ دونوں سچ اور نیکی جنت میں ہیں۔

-☆-

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا ارشاد گرامی:

عَنْ اِبْنِ مَسْعُوْدٍ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – :

اَنَّ الرَّجُلَ لَيَصْدُقُ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ صِدِّيْقًا، وَيَتَحَرَّى الصِّدْقَ حَتّٰى مَا يَكُوْنُ لِلْفُجُوْرِ فِيْ قَلْبِهٖ مَوْضِعُ إِبْرَةٍ يَسْتَقِرُّ فِيْهِ ، وَاَنَّ الرَّجُلَ لَيَكْذِبُ وَيَتَحَرَّى الْكَذِبَ حَتّٰى مَايَكُوْنُ لِلْبِرِّ فِيْ قَلْبِهٖ مَوْضِعُ إِبْرَةٍ يَسْتَقِرُّ فِيْهِ.٢

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

بے شک آدمی سچ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ کے ہاں صدیق لکھا جاتا ہے۔

اور سچ کو اتنا تلاش کرتا ہے کہ فجور (اللہ کی نافرمانی) کی اس کے دل میں سوئی کے برابر بھی جگہ نہیں رہتی کہ نافرمانی دل میں قرار پکڑ سکے۔

اور بے شک آدمی جھوٹ بولتا ہے اور جھوٹ کے پیچھے لگا رہتا ہے یہاں تک کہ اس کے دل میں برّ (نیکی) کے لئے سوئی کے برابر بھی جگہ نہیں رہتی کہ وہ وہاں قرار پکڑ سکے۔

-☆-

(۱) اصلاح الامۃ صفحہ ۳۰ جلد ۵

(۲) اصلاح الامۃ صفحہ ۳۰ جلد ۵

وسط جنت میں گھر

عَنْ أَبِیْ أُمَامَةَ الْبَاهِلِیِّ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ و آلِهٖ وَسَلَّمَ – :

آنَا زَعِيْمٌ بِبَيْتٍ فِیْ رَبَضِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَکَ الْمِرَاءَ وَإِنْ كَانَ مُحِقًّا ، وَبِبَيْتٍ فِیْ وَسَطِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَکَ الْكَذِبَ وَإِنْ كَانَ مَازِحًا ، وَبِبَيْتٍ فِیْ اَعْلَی الْجَنَّةِ لِمَنْ حَسُنَ خُلُقُهٗ .

صحیح سنن ابی داود	رقم الحدیث (۴۸۰۰)	جلد ۳	صفحہ ۱۷۹
قال الالبانی	حسن		
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۳۹۱۳)	جلد ۳	صفحہ ۳۱۸
قال المحقق	صحیح		
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۲۳۳)	جلد ۱	صفحہ ۱۸۰
قال المحقق	صحیح عن معاذ بن جبل		
صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۲۶۴۸)	جلد ۳	صفحہ ۹
قال الالبانی	حسن		
صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۱۳۹)	جلد ۱	صفحہ ۱۶۸
قال الالبانی	حسن لغیرہ عن معاذ بن جبل		

ترجمة الحديث،

حضرت ابوامامہ باھلی -رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

میں ضامن ہوں اطراف جنت میں گھر کا اس آدمی کے لئے جس نے جھگڑا چھوڑ دیا اگرچہ وہ حق پر ہو اور میں ضامن ہوں وسط جنت میں گھر کا اس آدمی کے لئے جس نے جھوٹ چھوڑ دیا اگرچہ مذاق میں ہی ہو۔

میں ضامن ہوں اعلیٰ جنت میں گھر کا اس آدمی کے لئے جس نے اپنے اخلاق اچھے کیے۔

-☆-

سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ	رقم الحدیث (۲۷۳)	جلد ۱	صفحہ ۵۵۲
قال الالبانی	وھذا اسناد رجالہ ثقات معروفون، غیر ایوب بن محمد السعدی		
ریاض الصالحین	رقم الحدیث (۶۳۰)	جلد ۱	صفحہ ۵۳۲

سچ بولنے والوں کے لئے جنتیں

جن کے نیچے نہریں رواں دواں

سچ بولنے والوں سے

اللہ راضی، وہ اللہ سے راضی

هٰذَا يَوْمُ يَنْفَعُ الصّٰدِقِيْنَ صِدْقُهُمْ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا اَبَدًا رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝[1]

ترجمة :

یہ وہ دن ہے کہ صادقین کو ان کا سچ نفع دے گا ان کیلئے جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں رواں دواں ہیں، ان میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی ہوئے یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔

-☆-

(۱) سورۃ المائدہ آیت ۱۱۹

سچ بولنے والے کے لئے یہ انعام کیا کم ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے ایسی جنتیں عطا فرمائے گا جن کے نیچے نہریں رواں دواں ہونگی اور اس میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہے گا۔

لیکن اللہ تعالیٰ نے اس سے بھی بڑھ کر انعام کا اعلان فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ان سے راضی اور وہ اللہ تعالیٰ کے انعامات و اکرامات سے راضی یہ طرفین کی رضا در حقیقت اللہ ہی کی رضا ہے اور یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔

اے اللہ! اے ذاالجلال والاکرام

اپنی عنایات کریمانہ کے صدقے ہمیں ہمیشہ سچ بولنے کی سعادت نصیب فرما اور ہمیں بھی ان انعامات سے سرفراز فرما جن کا تو نے اپنے پیارے بندوں سے وعدہ فرمایا ہے۔ ہمیں اپنی گرفت اور عذاب سے بچا کر اپنی رحمت و جنت میں جگہ مرحمت فرما اور ہمیں محض اپنے فضل و کرم سے ایسی جنتیں عطا فرما جن کے نیچے نہریں رواں دواں ہوں اور اپنی رضا کا پروانہ بھی مرحمت فرما۔

—☆—

سچ بولنے والے کا انعام

اللہ تعالیٰ کی رضا

حضرت ابو سلیمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

وَقَالَ اَبُوْ سُلَيْمَان :

مَنْ كَانَ الصِّدْقُ وَسِيْلَتَهُ ، كَانَ الرِّضَا مِنَ اللهِ جَائِزَتَهُ ۔[1]

حضرت ابو سلیمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

سچ بولنا جس کا وسیلہ ہو اللہ کی رضا اس کا انعام ہے۔

-☆-

اللہ تعالیٰ کی رضا سب سے بڑی دولت ہے

وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللهِ اَكْبَرُ

سچ بولنے والا سچ بولتا جاتا ہے زندگی کے ہر موڑ پر سچ کا دامن نہیں چھوڑتا پھر جب اس کا

(۱) اصلاح الامۃ صفحہ ۳۴ جلد ۵

وقت رخصتی آتا ہے دنیا چھوڑنے کا لمحہ آتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہوتا ہے۔

جس سے اللہ راضی ہو اسکی قبر جنت کا باغ ہے اور میدان حشر میں رحمت الٰہی کا سایہ نصیب ہوگا اور حوض کوثر کے جام اس کے لبوں پر ہونگے۔

—☆—

جو سچ نہیں بولتا
اس کا کوئی فرض قبول نہیں

قَالَ بَعْضُهُمْ :

مَنْ لَمْ يُؤَدِّ الْفَرْضَ الدَّائِمَ ، لَمْ يُقْبَلْ مِنْهُ الْفَرْضُ الْمُؤَقَّتُ . قِيْلَ :

وَمَا الْفَرْضُ الدَّائِمُ ؟ قَالَ :

الصِّدْقُ ۔[1]

اسلاف میں سے بعض نے ارشاد فرمایا:

جس نے دائمی فرض ادا نہ کیا اس کا وقتی فرض قبول نہیں ۔عرض کی گئی:

دائمی فرض کونسا ہے؟ ارشاد فرمایا:

سچ بولنا۔

-☆-

(۱) اصلاح الامۃ صفحہ ۳۱ جلد ۵

آیئے اپنی زبانیں سچ سے تر وتازہ رکھیں ایسا نہ ہو کہ جھوٹ سے داغدار زبان ہماری نمازیں ہمارے روزے خراب کر دے۔ جسکی زبان سچی ہے اسے سچے اللہ کی سچی بندگی وعبادت کا سچا مزہ آتا ہے اور اسکی تمام عبادات بارگاہ الٰہی میں مقبول ومنظور ہیں۔

-☆-

حضرت عمر بن عبدالعزیز کا ارشاد گرامی:

كَلَّمَ عُمَرَ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ الْوَلِيْدَ فِيْ شَيْيءٍ ، فَقَالَ لَهُ : كَذَبْتَ ، فَقَالَ عُمَرُ : مَا كَذَبْتُ مُذْ عَلِمْتُ اَنَّ الْكِذْبَ يَشِيْنُ صَاحِبَهُ۔[1]

حضرت عمر بن عبدالعزیز نے ولید سے کسی معاملے پر بات کی تو اس نے آپ سے کہا: تو نے جھوٹ بولا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب سے مجھے پتا چلا کہ جھوٹ انسان کی شخصیت کو داغدار کرتا ہے میں نے کبھی جھوٹ نہیں بولا۔

-☆-

(۱) صلاح الامۃ صفحہ ۴۳ جلد ۵

ضیاء الحدیث

کلمات طیبات

جن سے

اجر و ثواب کا لامحدود خزانہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ .

امابعد:

کلمات طیبات

سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر

کے فضائل کے متعلق چند احادیث مبارکہ مع ترجمہ پیش خدمت ہیں۔

اللہ تعالیٰ اپنی یاد کی توفیق عطا فرمائے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کلمات طیبات ادا کرنا
دنیا کی ہر چیز سے محبوب ہے

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ – :

لَاَنْ اَقُوْلَ : سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ ، اَحَبُّ اِلَیَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَیْهِ الشَّمْسُ.

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۶۸۴۷)	جلد۴	صفحہ۲۳۱
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۶۹۵)	جلد۴	صفحہ۲۰۷۲
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۲۴۹۰)	جلد۲	صفحہ۴۰۶
قال المحقق	صحیح		
صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۱۵۳۵)	جلد۲	صفحہ۲۳۰
قال الالبانی	صحیح		
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۵۰۳۷)	جلد۲	صفحہ۸۹۹
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۵۹۷)	جلد۳	صفحہ۴۷۵
قال الالبانی	صحیح		

ترجمۃ الحدیث:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اگر میں یہ کہوں: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ.

تو یہ مجھے ہر اس چیز سے زیادہ محبوب ہے جس پر سورج طلوع ہوتا ہے۔

-☆-

سورج جب چمکتا ہے تو اس زمین کو منور کر دیتا ہے۔ اس کی روشنی پہاڑوں پر، دریاؤں پر، صحراؤں پر، باغوں پر اور مرغزاروں پر پڑتی ہے۔ جب سورج طلوع ہوتا ہے تو اس کی روشنی چار سو پھیل جاتی ہے۔ زمین اور زمین کے ذخائر چمکنے لگتے ہیں۔ سونا چاندی، ہیرے جواہرات، جانور و غذائی اجناس، فلک بوس عمارتیں سب روشن ہو جاتی ہیں۔

اب غور کیجیے! یہ کلمات طیبات کتنے قیمتی ہیں، دنیا کی کوئی دولت، کوئی سرمایہ، کوئی خزانہ ان کی قیمت نہیں بن سکتا۔ پہاڑوں کے پہاڑ سونا بنا کر رکھ دیئے جائیں پھر بھی وہ کلمات طیبات کی قیمت نہیں بن سکتے۔ کیونکہ یہ دنیا، دنیا کے ذخائر، دنیا کی بہاریں سب فانی ہیں۔ باقی اللہ حی وقیوم ہے اور اس کی بنائی ہوئی جنت اور اس کے انعامات باقی ہیں۔ فانی اور باقی کا کوئی موازنہ نہیں۔ فانی فانی ہے ایک دم ختم ہو جائے گا اس کا نام ونشان مٹ جائے گا۔ باقی باقی ہے اس نے رہنا ہے اور تا ابد رہنا ہے۔ ابدی ولا فانی چیز بہر حال فانی سے بدرجہا بہتر وافضل ہے۔

مشکوٰۃ المصابیح	رقم الحدیث (۲۳۳۵)	جلد۲	صفحہ۴۳۴
جامع الاصول	رقم الحدیث (۲۳۴۴)	جلد۴	صفحہ۳۱۹
قال المحقق	صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۸۳۴)	جلد۳	صفحہ۱۱۶
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
السنن الکبری للنسائی	رقم الحدیث (۱۰۶۰۳)	جلد۹	صفحہ۳۰۷

اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ کلام

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهِ وَسَلَّمَ – :

اَحَبُّ الْكَلَامِ اِلَى اللّٰهِ اَرْبَعٌ :

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ، لَا يَضُرُّكَ بِاَيِّهِنَّ بَدَأْتَ .

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۵۶۰۱)	جلد۳	صفحہ۴۲۵
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۱۳۷)	جلد۳	صفحہ۱۶۸۵
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۲۳۹۱)	جلد۲	صفحہ۴۰۶
قال المحقق	صحیح		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱۵۴۶)	جلد۲	صفحہ۲۳۰
قال الالبانی	صحیح		
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۱۷۳)	جلد۱	صفحہ۹۶
قال الالبانی	صحیح		
السنن الکبریٰ للنسائی	رقم الحدیث (۱۰۶۱۴)	جلد۹	صفحہ۳۱۲
السنن الکبریٰ للنسائی	رقم الحدیث (۱۰۶۱۵)	جلد۹	صفحہ۳۱۲
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۲۲۳۴)	جلد۲	صفحہ۴۳۲

ترجمة الحديث،

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ کو چار کلمات بہت زیادہ پسند ہیں:

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ،

ان میں سے جس سے مرضی آغاز کرلے۔

-☆-

بندہ، حقیقی بندہ اللہ تعالیٰ کے احکامات پر دل وجان سے عمل کرتا ہے۔ وہ قول وفعل میں دیکھتا ہے کہ کیا ایسا کہنے سے یا ایسا کرنے سے خالق ومالک راضی ہوتا ہے یا نہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ کی رضا وخوشنودی کا اسے علم ہو تو وہ اس کو دل وجان سے سرانجام دیتا ہے۔

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۸۳۵)	جلد۳	صفحہ۱۱۶
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۸۳۹)	جلد۳	صفحہ۱۲۰
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۹۹۸۹)	جلد۱۵	صفحہ۱۲۸
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۰۰۰۷)	جلد۱۵	صفحہ۱۳۲
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۰۱۰۰)	جلد۱۵	صفحہ۱۵۵
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۸۱۱)	جلد۴	صفحہ۲۹۰
قال محمود محمد محمود	الحدیث صحیح		
السنن الکبریٰ للنسائی	رقم الحدیث (۱۰۶۱۶)	جلد۹	صفحہ۳۱۲

یہ کلمات طیبات:

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ،

اللہ تعالیٰ کو بڑے محبوب ہیں اور خدائے ذوالجلال ان کلمات کے ادا کرنے والے سے بھی محبت فرماتا ہے۔ جو فرد ہمیشہ خلوص دل سے ان کلمات طیبات کا ورد کرتا ہے خالق و مالک اس سے راضی ہوتا ہے۔ اس سے خوش ہوتا ہے اور اسے اپنا محبوب بنا لیتا ہے۔ جسے اللہ تعالیٰ اپنا پیارا بنا لے وہ دونوں جہاں میں سرفراز ہے اور فیروز بختی اس کے ماتھے کی زینت ہے۔

-☆-

افضل الکلام

عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ – :

اَفْضَلُ الْكَلَامِ : سُبْحَانَ اللّٰهِ ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ ، وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ، وَاللّٰهُ اَكْبَرُ .

ترجمة الحديث،

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے ایک صحابی سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

سب سے افضل کلام سُبْحَانَ اللّٰهِ ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ ،وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ،وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ہے۔

-☆-

السنن الکبری للنسائی	رقم الحدیث (۱۰۶۱۰)	جلد ۹	صفحہ ۳۱۰
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۲۳۹۳)	جلد ۲	صفحہ ۴۰۷
قال المحقق	حسن		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱۵۳۸)	جلد ۲	صفحہ ۲۳۱
قال الالبانی	صحیح		
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۱۱۲۷)	جلد ۱	صفحہ ۲۵۲
قال الالبانی	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۶۳۶۳)	جلد ۱۳	صفحہ ۸
قال حمزة احمد الزین	اسنادہ صحیح		
سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ	رقم الحدیث (۱۴۹۸)	جلد ۳	صفحہ ۴۸۵

جنت کے پودے

عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – اَنَّ النَّبِیَّ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ – مَرَّ بِهٖ وَهُوَ يَغْرِسُ غَرْسًا فَقَالَ:

يَا اَبَا هُرَيْرَةَ مَا الَّذِی تَغْرِسُ ؟ قُلْتُ : غِرَاسًا قَالَ:

اَدُلُّکَ عَلٰی غِرَاسٍ خَيْرٍ مِنْ هٰذَا ؟ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ تُغْرَسُ لَکَ بِکُلِّ وَاحِدَةٍ شَجَرَةٌ فِی الْجَنَّةِ.

الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۲۲۹۳)	جلد۲	صفحہ۴۰۷
قال المحقق	حسن		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱۵۴۹)	جلد۲	صفحہ۲۳۱
قال الالبانی	حسن لغیرہ		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۸۰۷)	جلد۴	صفحہ۲۸۸
قال محمود محمد محمود	الحدیث صحیح		
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۲۶۱۳)	جلد۱	صفحہ۵۱۰
قال الالبانی	صحیح		
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۱۸۸۷)	جلد۲	صفحہ۷۱۹
قال الحاکم	ھذا الحدیث صحیح الاسناد		

ترجمۃ الحدیث،

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے پاس سے گزرے اور وہ پودے لگا رہے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اے ابوہریرہ! تو کیا بو رہا ہے؟'' میں نے عرض کیا: پودے لگا رہا ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

میں تجھے اس سے بہتر چیز نہ بتاؤں؟ وہ ہے:

سُبْحَانَ اللّٰهِ ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ ، وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ، وَاللّٰهُ اَكْبَرُ .

ان میں سے ہر ایک کے بدلے تیرے لیے جنت میں ایک درخت لگایا جائے گا۔

-☆-

حضرت ابراہیم علیہ السلام
کا ارشادِ گرامی

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ – رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ – صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وَسَلَّمَ – :

لَقِیْتُ اِبْرَاھِیْمَ عَلَیْہِ السَّلَامُ لَیْلَۃَ اُسْرِیَ بِیْ فَقَالَ :

یَا مُحَمَّدُ اَقْرِئْ اُمَّتَکَ مِنِّی السَّلَامَ وَ اَخْبِرْھُمْ اَنَّ الْجَنَّۃَ طَیِّبَۃُ التُّرْبَۃِ عَذْبَۃُ الْمَاءِ وَاَنَّھَا قِیْعَانٌ وَ اَنَّ غِرَاسَھَا سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ۔

الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (٢٢٩٣)	جلد٢	صفحہ٣٠٧
قال المحقق	حسن		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (١٥٤٨)	جلد٢	صفحہ٢٣١
قال الالبانی	حسن لغیرہ		
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (٥١٥٢)	جلد٢	صفحہ٩١٦
قال الالبانی	حسن		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (٣٤٦٢)	جلد٣	صفحہ٣٢٨
قال الالبانی	صحیح		

ترجمة الحدیث،

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اسراء کی رات -معراج کی رات- میری ملاقات حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ہوئی۔

انہوں نے فرمایا:

اے محمد! اپنی امت کو میری طرف سے سلام کہنا اور انہیں بتانا کہ جنت کی مٹی زرخیز ہے، اس کا پانی میٹھا ہے، اور وہ چٹیل میدان ہے اور اس کی پنیری:

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ہے۔

-☆-

مشکوٰۃ المصابیح	رقم الحدیث (۲۳۵۵)	جلد۲	صفحہ۴۳۹
جامع الاصول	رقم الحدیث (۴۲۴۸)	جلد۴	صفحہ۳۲۲
سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ	رقم الحدیث (۱۰۵)	جلد۱	صفحہ۱۶۵

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشادِ گرامی

جنت میں کثرت سے پودے لگاؤ

عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِی – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ – یَقُوْلُ :

اِنَّ فِی الْجَنَّةِ قِیْعَانًا فَاَکْثِرُوامِنْ غِرَاسِهَا ، قَالُوْا : یَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا غِرَاسُهَا ؟ قَالَ : سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ.

ترجمة الحديث،

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے سنا حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ

الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۲۳۹۳)	جلد ۲	صفحہ ۲۰۸
قال المحقق	حسن بشواهده		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱۵۵۱)	جلد ۲	صفحہ ۲۳۲
قال الالبانی	حسن لغیره		
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۱۶۸۵۳)	جلد ۱۰	صفحہ ۷۶

وآلہ وسلم ارشاد فرما رہے تھے:

جنت میں چٹیل میدان ہیں، ان میں زیادہ سے زیادہ پودے لگاؤ۔ صحابہ کرام۔ رضی اللہ عنہم۔ نے عرض کی:

یا رسول اللہ! ۔جنت۔ کے پودے کیا ہیں؟ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ.

-☆-

ہر کلمہ کے بدلے

جنت میں ایک درخت

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ – رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ – صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ – :

مَنْ قَالَ : سُبْحَانَ اللّٰہِ ، وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ ، وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ ، غُرِسَ لَهٗ بِکُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ شَجَرَةٌ فِی الْجَنَّةِ.

ترجمة الحديث،

حضرت ابن عباس –رضی اللہ عنہما– سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ –صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم– نے ارشاد فرمایا:

الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۲۳۹۵)	جلد۲	صفحہ۳۰۸
قال المحقق	حسن بالشاہد المتقدم		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱۵۵۴)	جلد۲	صفحہ۲۳۲
قال الالبانی	حسن لغیرہ		
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۱۶۸۶۴)	جلد۱۰	صفحہ۷۹

جس نے کہا:

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ.

ان میں سے ہر ایک کے بدلے اس کے لیے جنت میں ایک درخت لگایا جاتا ہے۔

-☆-

سبحان اللہ کہنا – غلام آزاد کرنے کے برابر
الحمدللہ کہنا – فی سبیل اللہ زین والا گھوڑا بھیجنے کے برابر
اللہ اکبر کہنا – اللہ کی بارگاہ میں مقبول قربانی کے اونٹ بھیجنے کے برابر
لا الہ الا اللہ کہنا – زمین وآسمان کے درمیان بھر دیتا ہے

عَنْ اُمِّ هَانِیءٍ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا –قَالَتْ :

مَرَّ بِي رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ – فَقُلْتُ : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ! قَدْ كَبِرْتُ وَضَعُفْتُ اَوْكَمَا قَالَتْ – فَمُرْنِي بِعَمَلٍ اَعْمَلُهُ وَ اَنَا جَالِسَةٌ قَالَ :

سَبِّحِي اللّٰهَ مِائَةَ تَسْبِيْحَةٍ فَاِنَّهَا تَعْدِلُ لَكِ مِائَةَ رَقَبَةٍ تُعْتِقِيْنَهَا مِنْ وَلَدِ اِسْمَاعِيْلَ ، وَاحْمَدِي اللّٰهَ مِائَةَ تَحْمِيْدَةٍ فَاِنَّهَا تَعْدِلُ لَكِ مِائَةَ فَرَسٍ مُسْرَجَةٍ مُلْجَمَةٍ تَحْمِلِيْنَ عَلَيْهَا فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ ، وَكَبِّرِى اللّٰهَ مِائَةَ تَكْبِيْرَةٍ فَاِنَّهَا تَعْدِلُ لَكِ مِائَةَ بَدَنَةٍ مُقَلَّدَةٍ مُتَقَبَّلَةٍ ، وَهَلِّلِي اللّٰهَ مِائَةَ تَهْلِيْلَةٍ ، قَالَ اَبُوْخَلَفٍ :

اَحْسِبُهُ قَالَ : تَمْلَأُ مَابَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ وَلَا يَرْفَعُ يَوْمَئِذٍ لِاَحَدٍ عَمَلٌ اَفْضَلُ

مِمَّا يُرْفَعُ لَكِ إِلَّا أَنْ يَأْتِيَ بِمِثْلِ مَا أَتَيْتِ.

وَالْحَاكِمُ زَادَ فِيهِ:

قُولِي: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ لَا تَتْرُكُ ذَنْبًا وَلَا يُشْبِهُهَا عَمَلٌ.

ترجمة الحديث،

حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے پاس سے گزرے۔میں نے عرض کیا:

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں بوڑھی اور کمزور ہوگئی ہوں یا اسی طرح کا کوئی لفظ کہا آپ مجھے ایسا عمل بتائیں جسے میں بیٹھ کر کرتی رہوں۔حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ایک سو دفعہ سبحان اللہ کہیے، یہ تمہارے لیے اولاد اسماعیل میں سے ایک سو غلام آزاد کرنے کے برابر ہوگا۔

ایک سو دفعہ الحمد للہ کہیے یہ تمہارے لیے ایک سو کاٹھی اور لگام والے گھوڑوں کے برابر ہوگا جنہیں تم اللہ کی راہ میں سواری کے لیے دو۔

الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۲۲۹۷)	جلد۲	صفحہ۲۰۹
قال المحقق	حسن		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱۵۵۳)	جلد۲	صفحہ۲۳۳
قال الالبانی	حسن		
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۱۶۸۶۷)	جلد۱۰	صفحہ۸۰
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۱۸۹۳)	جلد۲	صفحہ۷۲۱
قال الحاکم	ھذا حدیث صحیح الاسناد ولم یخرجاہ		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۸۱۰)	جلد۲	صفحہ۲۹۰
قال محمود محمد محمود	الحدیث حسن		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۶۷۹۰)	جلد۱۸	صفحہ۳۶۲
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
السنن الکبری للنسائی	رقم الحدیث (۱۰۶۱۳)	جلد۹	صفحہ۳۱۱

اور ایک سو دفعہ اللہ اکبر کہیے یہ تمہارے لیے ایک سو قربانی کے اونٹ دینے کے برابر ہوگا جو پٹے والے اور اللہ کے ہاں مقبول بھی ہوں۔

اور ایک سو دفعہ لا الہ الا اللہ کہیے۔

ابو خلف کہتا ہے میرا خیال ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

یہ آسمان و زمین کے خلا کو بھر دیگا اور تمہارے عمل سے بڑھ کر کسی آدمی کے عمل آسمان کی طرف نہیں اٹھیں گے، مگر یہ کہ کوئی شخص تم جیسا عمل کرے۔

اور امام حاکم نے اس میں یہ اضافہ کیا ہے:

تم لاحول ولاقوۃ الا باللہ بھی کہو یہ لاحول ولاقوۃ الا باللہ کہنا کوئی گناہ نہیں چھوڑتا اور اس کی مثل کوئی عمل نہیں ہے۔

-☆-

اللہ تعالیٰ کے منتخب
چار کلمات

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ وَاَبِی سَعِیْدٍ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا – عَنِ النَّبِیِّ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ – قَالَ:

اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰی مِنَ الْکَلَامِ اَرْبَعًا:

سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ اَکْبَرُ، فَمَنْ قَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ کُتِبَتْ لَهٗ عِشْرُوْنَ حَسَنَةً، وَحُطَّتْ عَنْهُ عِشْرُوْنَ سَیِّئَةً، وَمَنْ قَالَ: اَللّٰهُ اَکْبَرُ فَمِثْلُ ذٰلِکَ وَمَنْ قَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَمِثْلُ ذٰلِکَ، وَمَنْ قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ مِنْ قِبَلِ نَفْسِهٖ کُتِبَتْ لَهٗ ثَلَاثُوْنَ حَسَنَةً وَحُطَّتْ عَنْهُ ثَلَاثُوْنَ سَیِّئَةً.

ترجمة الحديث،

حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے چار کلمات منتخب کیے ہیں:

سُبْحَانَ اللّٰهِ ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ ، وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ، وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ،

جو آدمی سبحان اللہ کہتا ہے: اس کیلئے بیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور بیس گناہ ختم ہوتے ہیں۔ اور جو آدمی اللہ اکبر کہتا ہے: اسے بھی اس کی مثل ثواب ملتا ہے۔ اور جو لا الہ الا اللہ کہتا ہے: اسے بھی اس کی مثل ثواب ملتا ہے۔ اور جو الحمد للہ کے ساتھ رب العلمین اپنی طرف سے کہتا ہے: اس کیلئے تیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور تیس گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں۔

-☆-

الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۲۲۹۹)	جلد۲	صفحہ۴۱۰
قال المحقق	حسن		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱۵۵۴)	جلد۲	صفحہ۲۳۳
قال الالبانی	صحیح		
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۱۸۸۶)	جلد۲	صفحہ۷۱۹
قال الحاکم	ھذا حدیث صحیح علی شرط مسلم ولم یخرجاہ		
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۱۶۸۳۷)	جلد۱۰	صفحہ۷۳
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۷۹۹۹)	جلد۷	صفحہ۱۳۳
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۱۳۳۳)	جلد۱۰	صفحہ۱۱۳
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۱۳۲۶)	جلد۱۰	صفحہ۱۳۰
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
السنن الکبری للنسائی	رقم الحدیث (۱۰۶۰۸)	جلد۹	صفحہ۳۰۹
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۱۷۱۸)	جلد۱	صفحہ۳۵۳
قال الالبانی	صحیح		
جامع الاصول	رقم الحدیث (۳۳۳۷)	جلد۴	صفحہ۳۲۵
قال المحقق	اسنادہ صحیح		

قیامت کے دن میزان میں بھاری

عَنْ اَبِیْ سَلْمَی – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – رَاعِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وآلِه وَسَلَّمَ – قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وآلِه وَسَلَّمَ – یَقُوْلُ:

بَخٍ بَخٍ وَاَشَارَ بِیَدِهٖ لِخَمْسٍ مَا اَثْقَلَهُنَّ فِیْ الْمِیْزَانِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ، وَالْوَلَدُ الصَّالِحُ یُتَوَفّٰی لِلْمَرْءِ الْمُسْلِمِ فَیَحْتَسِبُهٗ .

الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۲۳۰۳)	جلد۲	صفحہ۴۱۲
قال المحقق	صحیح		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۲۹۸۳)	جلد۲	صفحہ۵۱۷
قال المحقق	ھذا حدیث حسن		
سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ	رقم الحدیث (۱۲۰۴)	جلد۳	صفحہ۲۰۲
السنن الکبریٰ للنسائی	رقم الحدیث (۹۹۲۳)	جلد۹	صفحہ۴۷
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۱۶۸۳۵)	جلد۱۰	صفحہ۷۵
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۲۰۰۹)	جلد۲	صفحہ۳۲۷
قال الالبانی	ھذا حدیث صحیح		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱۵۵۷)	جلد۲	صفحہ۲۳۵
قال الالبانی	ھذا حدیث صحیح		

ترجمۃ الحدیث:

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چرواہے حضرت ابو سلمی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے سنا حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرما رہے تھے:

آپ ہاتھ سے پانچ کا اشارہ دے کر فرما رہے تھے:

واہ واہ یہ چیزیں ترازو میں کتنی وزنی ہونگی۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ ، وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ، وَاللّٰهُ اَكْبَرُ

اور مسلمان کا نیک فوت شدہ بچہ جس کی وفات پر اس نے ثواب کی نیت سے صبر کیا ہو۔

-☆-

مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۷۹۹۴)	جلد ۱۳	صفحہ ۲۱
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۱۸۸۵)	جلد ۲	صفحہ ۷۱۸
صحیح الجامع والصغیر	رقم الحدیث (۲۸۱۷)	جلد ۱	صفحہ ۵۴۴
قال الالبانی	صحیح		

جہنم کی آگ سے دور کرنے والے اعمال

عَنْ عَائِشَةَ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا – : اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهِ وَسَلَّمَ – قَالَ :

خُلِقَ كُلُّ اِنْسَانٍ مِنْ بَنِي آدَمَ عَلَى سِتِّيْنَ وَثَلَاثِمِائَةِ مَفْصِلٍ ، فَمَنْ كَبَّرَ اللّٰهَ ، وَحَمِدَ اللّٰهَ ، وَهَلَّلَ اللّٰهَ ، وَسَبَّحَ اللّٰهَ ، وَاسْتَغْفَرَ اللّٰهَ ، وَعَزَلَ حَجَرًا عَنْ طَرِيْقِ الْمُسْلِمِيْنَ ، اَوْشَوْكَةً اَوْ عَظْمًا عَنْ طَرِيْقِ الْمُسْلِمِيْنَ ، وَاَمَرَ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ نَهٰى عَنْ مُنْكَرٍ ، عَدَدَ تِلْكَ السِّتِّيْنَ وَالثَّلَاثِمِائَةِ السُّلَامٰى فَاِنَّهُ يُمْسِي يَوْمَئِذٍ وَقَدْ زَحْزَحَ نَفْسَهُ عَنِ النَّارِ .

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۳۳۰)	جلد۲	صفحہ۹۹
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۲۳۰۳)	جلد۲	صفحہ۴۱۳
قال المحقق	صحیح		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱۵٦۰)	جلد۲	صفحہ۲۳٦
قال الالبانی	حذا الحدیث صحیح		
صحیح الجامع الصغیر وزیادتہ	رقم الحدیث (۲۳۹۱)	جلد۱	صفحہ۴۷۰
قال الالبانی	صحیح		

ترجمۃ الحدیث،

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ہر انسان کے تین سو ساٹھ جوڑ پیدا کیے گئے ہیں۔

پس جس نے اللہ اکبر کہا

الحمدللہ کہا

لا الہ الا اللہ کہا

سبحان اللہ کہا

استغفر اللہ کہا

راستہ سے کوئی پتھر ہٹایا یا کوئی کانٹا یا ہڈی راستے سے دور کردی

اور کسی نیکی کا حکم دیا یا کسی برائی سے روکا۔

ان تین سو ساٹھ جوڑوں کی تعداد میں تو اس کی اس دن یہ حالت ہوگی کہ اس نے اپنے نفس کو جہنم کی آگ سے دور کرلیا ہے۔

-☆-

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۰۰۷)	جلد ۱	صفحہ ۶۹۸
سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ	رقم الحدیث (۱۶۱۶)	جلد ۴	صفحہ ۲۹۵
السنن الکبیر	رقم الحدیث (۶۸۶۱)	جلد ۳	صفحہ ۱۵۵۰

جو آدمی قرآن کریم نہیں پڑھ سکتا
اس کیلئے کلمات طیبات

عَنِ ابْنِ اَبِی اَوْفٰی – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ اَعْرَابِیٌّ :
یَـارَسُوْلَ اللّٰهِ ! اِنِّی قَدْ عَالَجْتُ الْقُرْآنَ ، فَلَمْ اَسْتَطِعْهُ فَعَلِّمْنِي شَیْئًا یُجْزِیُٔ مِنَ الْقُرْآنِ ، قَالَ :
قُلْ : سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ ، وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ، وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ، فَقَالَهَا وَاَمْسَكَهَا بِاَصَابِعِهِ فَقَالَ : یَارَسُوْلَ اللّٰهِ ! هٰذَا لِرَبِّي فَمَا لِیْ ؟ قَالَ : تَقُوْلُ :
اَلـلّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَعَافِنِيْ وَارْزُقْنِي وَأَحْسِبْهُ قَالَ : وَاهْدِنِي ، وَمَضَی الْاَعْرَابِیُّ ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ و آلِهٖ وَسَلَّمَ – :
ذَهَبَ الْاِعْرَابِیُّ وَ قَدْ مَلَاَ یَدَیْهِ خَیْرًا.

الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۲۳۰۵)	جلد۲	صفحہ ۴۱۳
قال المحقق	حسن		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱۵۶۱)	جلد۲	صفحہ ۲۳۶
قال الالبانی	حسن		

ترجمة الحديث،

حضرت (عبداللہ) بن ابی اوفی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں نے قرآن مجید پڑھنے کی کوشش کی لیکن میں اسے پڑھ نہیں سکا، آپ مجھے ایسی چیز سکھائیں جو میرے لیے اس کی جگہ کافی ہو۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

سُبْحَانَ اللّٰهِ ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ ، وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ، وَاللّٰهُ اَكْبَرُ پڑھ۔

اس نے یہ الفاظ پڑھے اور انگلیوں سے گن کر کہنے لگا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! یہ تو میرے رب کیلئے ہیں میرے لیے کیا ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تو یہ دعا کر۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِي وَارْحَمْنِي وَعَافِنِيْ وَارْزُقْنِي

میرا خیال ہے کہ آپ نے یہ بھی کہا: وَاهْدِنِي.

اے اللہ مجھے بخش دے، مجھ پر رحم کر، مجھے صحت دے، مجھے رزق دے اور مجھے ہدایت دے۔

جب دیہاتی چلا گیا تو حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

دیہاتی اپنے ہاتھ بھلائی کے ساتھ بھر کر لے گیا ہے۔

-☆-

کلمات طیبات کے بعد

دعا قبول ہے

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ – رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ – قَالَ:

جَاءَ رَجُلٌ بَدَوِیٌّ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ – صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وَسَلَّمَ – فَقَالَ: یَارَسُوْلَ اللّٰہ! عَلِّمْنِیْ خَیْرًا؟ قَالَ:

قُلْ: سُبْحَانَ اللّٰہِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ، وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ، قَالَ: وَعَقَدَ بِیَدِہٖ اَرْبَعًا، ثُمَّ ذَھَبَ فَقَالَ:

سُبْحَانَ اللّٰہِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ، وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ، ثُمَّ رَجَعَ فَلَمَّا رَآہُ رَسُوْلُ اللّٰہِ – صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وَسَلَّمَ – تَبَسَّمَ وَقَالَ:

تَفَکَّرَ الْبَائِسُ، فَقَالَ: یَارَسُوْلَ اللّٰہِ! سُبْحَانَ اللّٰہِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ، وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ، ھٰذَا کُلُّہٗ لِلّٰہِ، فَمَا لِیْ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ – صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وَسَلَّمَ –:

اِذَا قُلْتَ : سُبْحَانَ اللّٰهِ ، قَالَ اللّٰهُ : صَدَقْتَ ، وَاِذَا قُلْتَ : اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ، قَالَ اللّٰهُ : صَدَقْتَ ، وَاِذَا قُلْتَ : لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ، قَالَ اللّٰهُ : صَدَقْتَ ، وَاِذَا قُلْتَ : اَللّٰهُ اَكْبَرُ قَالَ اللّٰهُ : صَدَقْتَ ، فَتَقُوْلُ:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ، فَيَقُوْلُ اللّٰهُ : قَدْ فَعَلْتُ ، فَتَقُوْلُ : اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ ، فَيَقُوْلُ اللّٰهُ : قَدْ فَعَلْتُ ، وَتَقُوْلُ : اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ ، فَيَقُوْلُ اللّٰهُ : قَدْ فَعَلْتُ.

قَالَ : فَعَقَدَ الْاَعْرَابِيُّ سَبْعًا فِيْ يَدَيْهِ .

ترجمة الحديث

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا:

ایک دیہاتی نے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی:

یا رسول اللہ! مجھے کوئی کلمہ خیر سکھا دیجئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

کہیے:

سُبْحَانَ اللّٰهِ ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ ، وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ .

انہوں نے یہ الفاظ کہے اور اپنے ہاتھوں کی گرہوں پر چار دفعہ گنے۔ پھر واپس چلے گئے اور جا کر پڑھا:

سُبْحَانَ اللّٰهِ ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ ، وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ .

پھر واپس آئے۔ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب واپس آتے دیکھا تو تبسم فرمایا اور ارشاد فرمایا:

بے چارہ فکر مند ہو گیا۔ انہوں نے آ کر عرض کی: یا رسول اللہ!

الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۲۳۰۷)	جلد ۲	صفحہ ۴۱۴
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱۵۶۴)	جلد ۲	صفحہ ۲۳۸
قال الالبانی	حسن لغیرہ		

سُبْحَانَ اللّٰهِ ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ ، وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ۔

یہ سب تو اللہ تعالیٰ کیلئے ہوا اور میرا حصہ کیا ہے؟ اس پر حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جب تم نے سبحان اللہ کہا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

تم نے سچ کہا۔ جب الحمد للہ کہا: تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

تم نے سچی بات کہی۔ جب تم نے لا الہ الا اللہ پڑھا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

تم نے سچ کہا۔ اور جب تم نے اللہ اکبر کہا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

تم نے بالکل صحیح کہا۔

اس کے بعد تم کہو: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ اے اللہ! مجھے بخش دے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں نے تمہیں بخش دیا ہے۔

تم کہو: اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِیْ اے اللہ! مجھ پر رحم فرما تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا:

میں نے تجھ پر رحم فرما دیا۔

جب تم کہو: اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِیْ اے اللہ مجھے رزق عطا فرما تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا:

جا میں نے تجھے رزق دے دیا۔

راوی کہتے ہیں کہ اس اعرابی نے سات دفعہ یہ الفاظ ہاتھ کی گرہوں پر گن کر کہے۔

-☆-

تکبیر و تسبیح کے بعد

دعا قبول ہے

عَنْ سَلْمَى أُمِّ بَنِي أَبِي رَافِعٍ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا – مَوْلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ :

يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ! أَخْبِرْنِي بِكَلِمَاتٍ وَلَا تُكْثِرْ عَلَيَّ؟ فَقَالَ:

قُوْلِي : اَللّٰهُ أَكْبَرُ عَشْرَ مَرَّاتٍ ، يَقُوْلُ اللّٰهُ : هٰذَا لِي، وَقُوْلِي :

سُبْحَانَ اللّٰهِ عَشْرَ مَرَّاتٍ ، يَقُوْلُ اللّٰهُ : هٰذَا لِيْ ، وَقُوْلِي :

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي ، يَقُوْلُ اللّٰهُ : قَدْ فَعَلْتُ ، فَتَقُوْلِيْنَ عَشْرَ مَرَّاتٍ ، وَ يَقُوْلُ :

قَدْ فَعَلْتُ.

الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۲۳۰۸)	جلد ۲	صفحہ ۴۱۵
قال المحقق	حسن		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱۵۶۶)	جلد ۲	صفحہ ۲۳۹
قال الالبانی	صحیح لغیرہ		

ترجمۃ الحدیث:

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خادمہ سلمیٰ رضی اللہ عنہا ابو رافع کے بیٹوں کی والدہ سے روایت ہے: انہوں نے عرض کی:

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! مجھے کچھ دعائیہ الفاظ سکھائیں، زیادہ نہ بتانا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تم دس دفعہ اللہ اکبر کہو، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: یہ میرے لیے ہے تم دس دفعہ سبحان اللہ کہو، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: یہ بھی میرے لیے ہے پھر تم کہو:

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ اے اللہ مجھے بخش دے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں نے کر دیا - میں نے بخش دیا - تم یہ الفاظ دس دفعہ کہو اللہ تعالیٰ دس دفعہ فرمائے گا میں نے کر دیا - میں نے بخش دیا -۔

-☆-

مجمع الزوائد	رقم الحدیث (١٦٨٦٨)	جلد ١٠	صفحہ ٨١
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (٧٦٦)	جلد ٢٤	صفحہ ٣٠٢

جہنم سے ڈھال اور
باقیات صالحات

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ – قَالَ :

خُذُوْا جُنَّتَكُمْ ، قَالُوْا : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ! عَدُوٌّ حَضَرَ ؟ قَالَ :

لَا وَلٰكِنْ جُنَّتُكُمْ مِنَ النَّارِ ، قُوْلُوْا : سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ ، وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ، فَاِنَّهُنَّ يَاْتِيْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُجَنِّبَاتٍ وَمُعَقِّبَاتٍ وَهُنَّ الْبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ .

الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۲۳۱۰)	جلد ۲	صفحہ ۴۱۶
قال المحقق	حسن		
صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۱۵۶۷)	جلد ۲	صفحہ ۲۳۹
قال الالبانی	حسن		
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۱۶۸۳۸)	جلد ۱۰	صفحہ ۷۵
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۱۹۸۵)	جلد ۲	صفحہ ۷۵۵
قال الحاکم	ھذا حدیث صحیح علی شرط مسلم		
السنن الکبری للنسائی	رقم الحدیث (۱۰۶۱۷)	جلد ۹	صفحہ ۳۱۳

ترجمة الحديث،

حضرت ابوہریرہ -رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

اپنی ڈھال لے لو۔ صحابہ کرام -رضی اللہ عنہم- نے عرض کی:

یا رسول اللہ! کیا دشمن آ گیا ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

نہیں بلکہ جہنم سے بچانے والی ڈھال لے لو کہو:

سُبْحَانَ اللّٰهِ ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ ، وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ، وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ۔

یہ کلمات قیامت کے دن تمہارے آگے چلنے والے اور پیچھے رہنے والے ہیں اور یہی باقیات صالحات باقی رہنے والی نیکیاں ہیں۔

-☆-

صحیح الجامع الصغیر　　رقم الحدیث (۳۲۱۴)　　جلد ۱　　صفحہ ۶۱۲
قال الالبانی　　صحیح

کلمات طیبات عرش الٰہی کے گرد

پڑھنے والے کا ذکر کرتے رہتے ہیں

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ – رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ و آلِهٖ وَسَلَّمَ – :

اِنَّ مِمَّا تَذْكُرُوْنَ مِنْ جَلَالِ اللّٰهِ التَّسْبِيْحَ وَالتَّهْلِيْلَ وَالتَّحْمِيْدَ يَنْعَطِفْنَ حَوْلَ الْعَرْشِ لَهُنَّ دَوِيٌّ كَدَوِيِّ النَّحْلِ تُذَكِّرُ بِصَاحِبِهَا اَمَا يُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَكُوْنَ لَهٗ اَوْ لَا يَزَالُ لَهٗ مَنْ يُذَكِّرُ بِهٖ .

الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۲۳۱۲)	جلد۲	صفحہ۴۱۷
قال المحقق	حسن بشواھدہ		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱۵۶۸)	جلد۲	صفحہ۲۳۰
قال الالبانی	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۸۴۲۸)	جلد۱۴	صفحہ۱۵۰
قال حمزہ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۸۳۰۱)	جلد۱۴	صفحہ۱۵۸
قال حمزہ احمد الزین	اسنادہ صحیح		

ترجمة الحديث،

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ کے جلال کے اظہار کیلئے تم جو کلمات تسبیح تہلیل اور تحمید کی صورت میں ادا کرتے ہو یہ عرش کے اردگرد اکٹھے ہو جاتے ہیں اور شہد کی مکھیوں کی طرح ان کی آواز کی بھنبھناہٹ ہوتی ہے۔ یہ اپنے پڑھنے والے کی یاد دلاتے رہتے ہیں۔ کیا تم میں سے کوئی شخص پسند نہیں کرتا کہ کوئی ایسی چیز ہو جو اسے یاد کراتی رہے یا فرمایا جو اسے ہمیشہ یاد کراتی رہے۔"

-☆-

المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۱۸۴)	جلد۲	صفحہ۷۰۴
قال الحاکم	ھذا الحدیث صحیح الاسناد ولم یخرجاہ		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۸۰۹)	جلد۲	صفحہ۳۱۹
قال محمود محمد محمود	الحدیث صحیح		

سمندر کی جھاگ کے برابر

گناہ معاف

عَنِ ابْنِ عُمَرَ – رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ – صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وَسَلَّمَ – :

مَا عَلَی الْأَرْضِ أَحَدٌ یَقُوْلُ : لَا إِلٰہَ إِلَّا اللّٰہُ ، وَاللّٰہُ أَکْبَرُ ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰہِ ، إِلَّا کُفِّرَتْ عَنْہُ خَطَایَاہُ ، وَلَوْ کَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ .

صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۵۶۳۶)	جلد۲	صفحہ ۹۸۵
قال الالبانی	حذا الحدیث حسن		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۲۳۱۴)	جلد۲	صفحہ ۴۱۸
قال المحقق	حذا الحدیث حسن		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۴۶۰)	جلد۳	صفحہ ۴۲۷
قال الالبانی	حذا الحدیث حسن		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱۵۶۹)	جلد۲	صفحہ ۲۳۱
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۶۹۷۳)	جلد۶	صفحہ ۴۲۶
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		

ترجمة الحديث،

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

زمین پر جو فرد بشر یہ کہے:

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ، وَاللّٰهُ أَكْبَرُ ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ

تو اس کے گناہوں کو مٹا دیا جاتا ہے اگر چہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔

-☆-

مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۶۹۵۹)	جلد ۶	صفحہ ۳۲۰
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۱۸۵۳)	جلد ۲	صفحہ ۷۰۷
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۶۴۷۹)	جلد ۶	صفحہ ۳۴
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
السنن الکبریٰ	رقم الحدیث (۱۰۵۸۹)	جلد ۹	صفحہ ۳۰۳
السنن الکبریٰ	رقم الحدیث (۹۸۷۵)	جلد ۹	صفحہ ۵۳
شرح السنۃ	رقم الحدیث (۱۲۷۴)	جلد ۳	صفحہ ۹۱
جامع الاصول	رقم الحدیث (۳۳۳۴)	جلد ۴	صفحہ ۳۲۴

گناہوں کو ایسے گراتا جیسے درخت خشک پتے گراتا ہے

عَنْ أَنَسٍ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ :

إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهِ وَسَلَّمَ – اَخَذَ غُصْنًا فَنَفَضَهُ فَلَمْ يَنْتَفِضْ ، ثُمَّ نَفَضَهُ فَلَمْ يَنْتَفِضْ ، ثُمَّ نَفَضَهُ فَانْتَفَضَ ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهِ وَسَلَّمَ – :

إِنَّ سُبْحَانَ اللّٰهِ ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ ، وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ، وَاللّٰهُ أَكْبَرُ ، تَنْفُضُ الْخَطَايَا كَمَا تَنْفُضُ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا.

صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۲۰۸۹)	جلد ۱	صفحہ ۴۲۰
قال الالبانی	صحیح		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۲۳۱۵)	جلد ۲	صفحہ ۴۱۸
قال المحقق	صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۵۳۳)	جلد ۳	صفحہ ۴۵۱
قال الالبانی	صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک ٹہنی پکڑی اور سے ہلایا لیکن اس سے کوئی پتہ نہ گرا۔ پھر ہلایا پھر پتے نہ گرے۔ پھر ہلایا تو اس سے پتے گر گئے۔ پھر حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بے شک سُبْحَانَ اللّٰهِ ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ ، وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ، وَاللّٰهُ اَكْبَرُ

کہنا یہ گناہوں کو ایسے گرا دیتے ہیں جیسے درخت اپنے پتے گرا دیتا ہے۔

-☆-

صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۱۵۷۰)	جلد۲	صفحہ۲۲۱
قال الالبانی	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۲۲۷۳)	جلد۱۰	صفحہ۲۹۱
قال حمزة احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مشکاة المصابیح	رقم الحدیث (۲۲۵۸)	جلد۲	صفحہ۲۲۰

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ:

اَنَّ ثَلَاثَةَ رَهْطٍ مِنْ عُذْرَةَ جَاؤُوا اِلَى النَّبِيِّ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآله وَسَلَّمَ – فَاَسْلَمُوْا ، فَخَرَجَ اَحَدُهُمْ اِلَى الْجِهَادِ فَاسْتُشْهِدَ وَخَرَجَ الثَّانِي بَعْدَهُ فَاسْتُشْهِدَ وَبَقِيَ الثَّالِثُ حَتّٰى مَاتَ عَلَى فِرَاشِهِ ، قَالَ اَبُو طَلْحَةَ:

فَرَاَيْتُ فِي النَّوْمِ كَاَنِّي اُدْخِلْتُ الْجَنَّةَ فَرَاَيْتُهُمْ اَعْرِفُهُمْ بِاَسْمَائِهِمْ وَسِيْمَاهُمْ قَالَ : فَاِذَا الَّذِيْ مَاتَ عَلَى الْفِرَاشِ دَخَلَ اَوَّلَهُمْ وَاِذَا الثَّانِي مِنَ الْمُسْتَشْهَدِيْنَ عَلَى اَثَرِهِ ، وَاِذَا اَوَّلُهُمْ آخِرُهُمْ ، قَالَ:

فَدَخَلَنِيْ مِنْ ذٰلِكَ ، فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآله وَسَلَّمَ – فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآله وَسَلَّمَ – :

لَيْسَ اَحَدٌ اَفْضَلَ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ مُؤْمِنٍ يُعَمَّرُ فِي الْاِسْلَامِ لِتَكْبِيْرِهِ وَتَسْبِيْحِهِ وَتَحْمِيْدِهِ وَتَهْلِيْلِهِ.

مشکوٰۃ المصابیح	رقم الحدیث (۵۲۲۳)	جلد ۵	صفحہ ۵۱
قال الالبانی	حدیث حسن		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۴۰۱)	جلد ۲	صفحہ ۱۸۰
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ	رقم الحدیث (۶۵۴)	جلد ۲	صفحہ ۲۵۷
قال الالبانی	اسنادہ حسن وہو صحیح علی شرط مسلم		
السنن الکبری للنسائی	رقم الحدیث (۱۰۶۰۶)	جلد ۹	صفحہ ۳۰۹
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۴۹۲۹)	جلد ۴	صفحہ ۱۵۰
قال المحقق	حسن		
صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۳۳۶۷)	جلد ۳	صفحہ ۳۱۴
قال الالبانی	حسن صحیح		
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۵۳۷۱)	جلد ۲	صفحہ ۹۲۷
قال الالبانی	صحیح		

ترجمة الحديث،

حضرت عبداللہ بن شداد رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

قبیلہ عذرہ کے تین آدمی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوئے اور اسلام قبول کیا۔ان میں سے ایک جہاد کو نکلا پس وہ شہید ہو گیا۔اس کے بعد دوسرا جہاد کو نکلا وہ بھی شہید ہو گیا اور تیسرا باقی رہا یہاں تک کہ اس کا بستر پر انتقال ہوا۔حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

میں نے خواب میں دیکھا گویا مجھے جنت میں داخل کیا جا رہا ہے۔پس میں نے انہیں بھی دیکھا میں انہیں ان کے ناموں سے اور شکل وصورت سے پہچانتا ہوں۔حضرت ابوطلحہ۔رضی اللہ عنہ۔نے فرمایا:

ان میں سے جس کا بستر پر انتقال ہوا وہ ان میں سے سب سے پہلے جنت میں داخل ہوا اور دو شہید ہونے والوں میں سے دوسرا اس کے بعد داخل ہوا اور سب سے پہلے شہید ہونے والا آخر میں داخل ہوا۔پس یہ چیز میرے دل میں بیٹھ گئی یہ کیا ہوا پس میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں داخل ہوا تو میں نے اس کا ذکر آپ سے کر دیا تو حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ کے ہاں کوئی بھی افضل نہیں اس مومن سے جسے اسلام میں لمبی عمر دی گئی اس کے اللہ اکبر کہنے کی وجہ سے،اس کے سبحان اللہ کہنے کی وجہ سے،اس کے الحمد للہ کہنے کی وجہ سے اور اس کے لا الہ الا اللہ کہنے کی وجہ سے۔

-☆-

عَنْ جُوَيْرِيَةَ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا – : اَنَّ النَّبِيَّ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ و آلِهٖ وَسَلَّمَ – خَرَجَ مِنْ عِنْدِهَا بُكْرَةً حِيْنَ صَلَّى الصُّبْحَ ثُمَّ رَجَعَ بَعْدَ اَنْ اَضْحٰى وَهِيَ جَالِسَةٌ فَقَالَ: مَازِلْتِ عَلَى الْحَالِ الَّتِي فَارَقْتُكِ عَلَيْهَا ؟ قَالَتْ : نَعَمْ ، قَالَ النَّبِيُّ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ و آلِهٖ وَسَلَّمَ – :

لَقَدْ قُلْتُ بَعْدَكِ اَرْبَعَ كَلِمَاتٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَوْ وُزِنَتْ بِمَا قُلْتِ مُنْذُ الْيَوْمَ لَوَزَنَتْهُنَّ ، سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ عَدَدَ خَلْقِهٖ وَرِضَا نَفْسِهٖ وَزِنَةَ عَرْشِهٖ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهٖ .

ترجمة الحديث،

ام المؤمنین سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور سیدنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صبح فجر کی نماز پڑھ کر ان کے پاس سے چلے گئے ۔ پھر واپس تشریف لائے تو چاشت کا وقت ہو چکا تھا اور وہ بیٹھی ہوئی تھیں ۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جس حالت میں میں تجھے چھوڑ کر گیا تھا تو اسی حالت میں ذکر الٰہی میں مصروف رہی ہے؟

انہوں نے عرض کی: ہاں ۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

میں نے تیرے بعد چار کلمات تین دفعہ کہے ہیں اگر تیرے آج کے پورے وظیفے کے ساتھ انکا وزن کیا جائے تو وہ اس سے بھاری ہو جائیں، وہ ہیں:

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ عَدَدَ خَلْقِهٖ وَرِضَا نَفْسِهٖ وَزِنَةَ عَرْشِهٖ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهٖ .

الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۲۳۲۹)	جلد۳	صفحہ۲۴۲
قال المحقق	صحیح		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱۵۷۴)	جلد۲	صفحہ۲۴۲
قال الالبانی	صحیح		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۷۲۶)	جلد۲	صفحہ۲۰۹۰
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۹۱۳)	جلد۲	صفحہ۲۵۲

میں اللہ تعالٰی کی تسبیح بیان کرتا ہوں اور اس کی تسبیح بیان کرتا ہوں اس کی حمد کے ساتھ اس کی مخلوق کی تعداد، اس کی اپنی رضا، اس کے عرش کے وزن اور اس کے کلمات طیبات کی روشنائی کے برابر۔

-☆-

عَنْ جُوَيْرِيَةَ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا – قَالَتْ :

مَرَّ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ – حِيْنَ صَلَّى الْغَدَاةِ ، أَوْبَعْدَ مَا صَلَّى الْغَدَاةَ ، فَذَكَرَنَحْوَهُ ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ :

سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ خَلْقِهِ ، سُبْحَانَ اللّٰهِ رِضَا نَفْسِهِ ، سُبْحَانَ اللّٰهِ زِنَةَ عَرْشِهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهِ.

ترجمة الحديث،

ام المؤمنین حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فجر کی نماز پڑھنے کے وقت یا فجر کی نماز پڑھنے کے بعد ان کے پاس سے گزرے۔ اور اسی طرح بیان کیا مگر آپ نے یہ کلمات ارشاد فرمائے:

الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۲۳۲۹)	جلد۲	صفحہ۴۲۲
قال المحقق	صحیح		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱۵۷۴)	جلد۲	صفحہ۲۲۲
قال الالبانی	صحیح		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۶۷۲۶)	جلد۴	صفحہ۲۰۹۱
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۶۹۱۴)	جلد۴	صفحہ۲۵۱
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۸۰۸)	جلد۴	صفحہ۲۸۸
قال محمود محمد محمود	الحدیث صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۳۳۴)	جلد۳	صفحہ۶۷
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۸۲۸)	جلد۳	صفحہ۱۱۰
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		

سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ خَلْقِهٖ ، سُبْحَانَ اللّٰهِ رِضَا نَفْسِهٖ ، سُبْحَانَ اللّٰهِ زِنَةَ عَرْشِهٖ ، سُبْحَانَ اللّٰهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهٖ۔

میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح وتحمید بیان کرتا ہوں اس کی مخلوق کی تعداد کے برابر، میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح وتحمید بیان کرتا ہوں اس کی اپنی رضا کے مطابق ، میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح وتحمید بیان کرتا ہوں اس کے عرش کے وزن کے برابر اور میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح وتحمید بیان کرتا ہوں اس کے کلمات طیبات کی روشنائی کے برابر۔

-☆-

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا – قَالَ :

خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ – مِنْ عِنْدِ جُوَيْرِيَةَ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا – وَكَانَ اِسْمُهَا بَرَّةَ فَحَوَّلَ اِسْمَهَا – فَخَرَجَ وَهِيَ فِي مُصَلَّاهَا ، وَدَخَلَ وَهِيَ فِي مُصَلَّاهَا ، فَقَالَ :

أَلَمْ تَزَالِيْ فِي مُصَلَّاكِ هٰذَا ؟ قَالَتْ : نَعَمْ ، قَالَ :

قَدْ قُلْتُ بَعْدَكِ اَرْبَعَ كَلِمَاتٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَوْ وُزِنَتْ بِمَا قُلْتِ لَوَزَنَتْهُنَّ :

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ عَدَدَ خَلْقِهٖ وَرِضَا نَفْسِهٖ وَزِنَةَ عَرْشِهٖ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهٖ۔

الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۲۳۲۹)	جلد۲	صفحہ۳۲۲
قال المحقق	صحیح		
صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۱۵۷۴)	جلد۲	صفحہ۳۲۲
قال الالبانی	صحیح		
السنن الکبریٰ	رقم الحدیث (۹۹۱۷)	جلد۹	صفحہ۷
صحیح سنن ابوداؤد	رقم الحدیث (۱۵۰۳)	جلد۱	صفحہ۴۱۱
قال الالبانی	صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۸۳۲)	جلد۳	صفحہ۱۱۴
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		

ترجمة الحديث،

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا کے ہاں سے نکلے۔ پہلے ان کا نام برہ تھا اور آپ نے ان کا نام تبدیل کر دیا۔ آپ ان کے ہاں سے نکلے اور وہ اپنے مصلے ہی پر تھیں۔ پھر واپس تشریف لائے تو دیکھا کہ وہ اپنے مصلے ہی پر ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا:

کیا تم اس وقت سے اپنے مصلے پر ذکر الٰہی میں مصروف ہو؟ انہوں نے عرض کی: ہاں۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

میں نے تمہارے ہاں سے جانے کے بعد چار کلمات تین دفعہ کہے ہیں۔ اگر تیرے آج کے پورے وظیفے کے ساتھ انکا وزن کیا جائے تو وہ اس سے بھاری ہو جائیں، وہ یہ ہیں:

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ عَدَدَ خَلْقِهِ وَرِضَا نَفْسِهِ وَزِنَةَ عَرْشِهِ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ.

میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح وتحمید بیان کرتا ہوں اور اس کی تسبیح بیان کرتا ہوں اس کی حمد کے ساتھ اس کی مخلوق کی تعداد، اس کی اپنی رضا، اس کے عرش کے وزن اور اس کے کلمات طیبات کی روشنائی کے برابر۔

-☆-

عَنْ جُوَيْرِيَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا – اَنَّ النَّبِيَّ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ – مَرَّ عَلَيْهَا وَهِيَ فِي مَسْجِدِهَا ، ثُمَّ مَرَّ النَّبِيُّ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ – بِهَا قَرِيْبًا مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ فَقَالَ لَهَا:

مَا زِلْتِ عَلٰى حَالِكِ ؟ فَقَالَتْ : نَعَمْ . قَالَ:

اَلَا اُعَلِّمُكِ كَلِمَاتٍ تَقُوْلِيْنَهَا ؟ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ خَلْقِهِ ، سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ خَلْقِهِ ، سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ خَلْقِهِ ، سُبْحَانَ اللّٰهِ رِضَا نَفْسِهِ ، سُبْحَانَ اللّٰهِ رِضَا نَفْسِهِ ،

سُبْحَانَ اللّٰهِ رِضَا نَفْسِهِ ، سُبْحَانَ اللّٰهِ زِنَةَ عَرْشِهِ ، سُبْحَانَ اللّٰهِ زِنَةَ عَرْشِهِ ، سُبْحَانَ اللّٰهِ زِنَةَ عَرْشِهِ ، سُبْحَانَ اللّٰهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهِ ، سُبْحَانَ اللّٰهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهِ ، سُبْحَانَ اللّٰهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهِ .

ترجمة الحديث:

سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور سیدنا نبی کریم ۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے پاس سے گزرے اور وہ اپنے مصلے پر تھیں ۔پھر حضور سیدنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نصف النہار کے قریب ان کے پاس سے گزرے اور ان سے ارشاد فرمایا:

تم اپنی اسی حالت پر ہو؟ انہوں نے عرض کی:

ہاں ۔حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

کیا میں تمہیں ایسے کلمات نہ سکھاؤں جنہیں تم پڑھتی رہو؟

میں اللہ کی تسبیح کرتا ہوں اس کی مخلوق کی تعداد کے برابر، میں اللہ کی تسبیح کرتا ہوں اس کی

الترغیب والترھیب	رقم الحدیث(۲۳۳۹)	جلد۳	صفحہ۴۴۲
قال المحقق	صحیح		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث(۱۵۷۴)	جلد۲	صفحہ۴۴۲
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث(۳۵۵۵)	جلد۳	صفحہ۴۶۲
قال الالبانی	صحیح　واللفظ لہ		
السنن الکبری للنسائی	رقم الحدیث(۱۲۷۷)	جلد۲	صفحہ۱۰۲
السنن الکبری للنسائی	رقم الحدیث(۹۹۱۶)	جلد۹	صفحہ۷۰
السنن الکبری للنسائی	رقم الحدیث(۹۹۱۸)	جلد۹	صفحہ۷۱
السنن الکبری للنسائی	رقم الحدیث(۹۹۱۹)	جلد۹	صفحہ۷۲
السنن الکبری للنسائی	رقم الحدیث(۹۹۲۰)	جلد۹	صفحہ۷۲
مسند الامام احمد	رقم الحدیث(۲۶۲۳۷)	جلد۱۸	صفحہ۳۱۸
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث(۲۷۴۹۳)	جلد۱۸	صفحہ۵۴۲
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		

مخلوق کی تعداد کے برابر، میں اللہ کی تسبیح کرتا ہوں اس کی مخلوق کی تعداد کے برابر۔

میں اللہ کی پاکیزگی بیان کرتا ہوں اس کی ذات کی رضا کے مطابق، میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتا ہوں اس کی ذات کی رضا کے مطابق، میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتا ہوں اس کی ذات کی رضا کے مطابق۔

میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتا ہوں اس کے عرش کے وزن کے برابر، میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتا ہوں اس کے عرش کے وزن کے برابر، میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتا ہوں اس کے عرش کے وزن کے برابر۔

میں اللہ کی تسبیح کرتا ہوں اس کے کلمات کی روشنائی کے برابر، میں اللہ کی تسبیح کرتا ہوں اس کے کلمات کی روشنائی کے برابر، میں اللہ کی تسبیح کرتا ہوں اس کے کلمات کی روشنائی کے برابر۔

-☆-

ضیاء الحدیث

صلاۃ التہجد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ اَمَّا بَعْدُ!

”صلاۃ التہجد“

پر چند احادیث مبارکہ اور اقوال سلف صالحین مع ترجمہ پیش خدمت ہیں۔

محمد کریم سلطانی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نماز تہجد ادا کیجئے

اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِدُلُوْکِ الشَّمْسِ اِلٰی غَسَقِ الَّیْلِ وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ کَانَ مَشْهُوْدًا o وَمِنَ الَّیْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّکَ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا o [1]

ترجمة:

قائم کیجئے نماز سورج ڈھلنے کے بعد رات کے تاریک ہونے تک نیز ادا کیجئے نماز صبح۔ بلاشبہ نماز صبح کا مشاہدہ کیا جاتا ہے۔

اور رات کے بعض حصہ میں اٹھئے اور نماز تہجد ادا کیجئے تلاوت قرآن کے ساتھ یہ نماز زائد ہے آپ کیلئے یقیناً فائز فرمائے گا آپ کو آپ کا رب مقام محمود پر۔

-☆-

رات نیند سے بیدار ہو کر اللہ کے حضور کھڑے ہو جانا ۔ نماز ادا کرنا ۔ تہجد کہلاتا ہے۔

رات یہ وقت بڑا سہانا ہوتا ہے لوگ اپنے اپنے بستروں پر محو خواب ہوتے ہیں لیکن اللہ سے

(۱) بنی اسرائیل ۷۹

محبت رکھنے والا بندہ اپنا آرام، اپنا بستر چھوڑ کر وضو کرتا ہے پھر بارگاہ ایزدی میں کھڑا ہو جاتا ہے۔ اس کا یہ کھڑا ہونا، حالت قیام میں تلاوت قرآن کریم کرنا اللہ تعالیٰ کو بڑا محبوب ہے۔ جس چیز سے اللہ تعالیٰ کو محبت ہو اہل ایمان بھی اس چیز سے والہانہ لگاؤ رکھتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا لطف وکرم ملاحظہ ہو۔

حضور ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رات اٹھ کر اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ ہائے بندگی کرتے طویل قیام میں تلاوت قرآن وکریم کا کیف لیتے اللہ رب العزت نے وعدہ فرمایا:

اے میرے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! وہ وقت دور نہیں جب آپ کو آپ کا رب مقام محمود پر فائز فرمائے گا۔ یہ مقام محمود مقام شفاعت ہے جہاں پر آپ اللہ کے حضور اپنی امت کی شفاعت فرمائیں گے۔

اب آپ کا جو امتی۔ جو مسلمان۔ رات کی تنہائی میں اٹھ کر اللہ جل جلالہ کے حضور سر بندگی جھکاتا ہے، نماز تہجد ادا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے اسے امیدوار رہنا چاہئے کہ وہ قیامت کے دن حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت سے ضرور بہرہ ور ہوگا اور اسے حضور سید المرسلین شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت نصیب ہوگی۔ روز محشر قیامت کے دن جسے اللہ تعالیٰ کے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت نصیب ہوا سے اور کیا چاہئے وہ یقیناً ابدی انعامات سے سرفراز ہوگا اور اللہ الکریم کے کرم سے مالا مال ہوگا۔

اے اہل اسلام! آیئے ہم بھی عادت بنائیں رات کی تاریکی میں اٹھیں اور رحیم وکریم اللہ کو یاد کریں یقیناً جو آج رات کی تاریکی میں اٹھتا ہے اس کیلئے کل قیامت کی تاریکی ختم کردی جائے گی اور وہ انوار الٰہیہ کی بارش میں جنت میں داخل ہوگا۔

آج جو خوش نصیب رات کے وقت اللہ جل شانہ کو یاد کرتا ہے اس کے بارے میں امید کی جاسکتی ہے کہ کل اسے اس کا خالق ومالک یاد کرے گا اور اسے ہر قسم کے غم واندوہ سے نجات عطا فرمائے گا۔

وَمِنَ الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَاَدْبَارَ السُّجُوْدِ ۔ ۱؎

ترجمۃ:

اور رات کے وقت بھی اسکی پاکی بیان کیجئے اور نمازوں کے بعد بھی ۔

-☆-

وَمِنَ الَّيْلِ فَاسْجُدْ لَهٗ وَسَبِّحْهُ لَيْلًا طَوِيْلًا ۔ ۲؎

ترجمۃ:

رات کی تنہائیوں میں بھی اس کو سجدہ کیجئے ۔ اور رات کا فی وقت اس کی تسبیح کیا کیجئے ۔

-☆-

(۱) سورۃ ق ۴۰

(۲) سورۃ الدہر ۲۶

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ترغیب دلانا

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا – أَنَّ النَّبِيَّ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ – اسْتَيْقَظَ لَيْلَةً فَقَالَ:

سُبْحَانَ اللّٰهِ مَاذَا أُنْزِلَ اللَّيْلَةَ مِنَ الْفِتْنَةِ، مَاذَا أُنْزِلَ اللَّيْلَةَ مِنَ الْخَزَائِنِ، مَنْ يُوقِظُ صَوَاحِبَ الْحُجُرَاتِ، رُبَّ كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةٌ فِي الْآخِرَةِ.

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۳۵۹۹)	جلد ۳	صفحہ ۱۱۱
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۱۵)	جلد ۱	صفحہ ۲۳
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۱۲۶)	جلد ۱	صفحہ ۳۳۷
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۵۸۴۴)	جلد ۴	صفحہ ۱۸۶۳
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۲۱۸)	جلد ۴	صفحہ ۱۹۵۵
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۱۱۷۹)	جلد ۲	صفحہ ۴۳
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۷۰۶۹)	جلد ۴	صفحہ ۲۲۱۳
کنز العمال	رقم الحدیث (۲۱۴۱۰)	جلد ۱	صفحہ ۷۸۶
کنز العمال	رقم الحدیث (۳۰۸۴۳)	جلد ۱	صفحہ ۱۱۱۴
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۳۵۹۹)	جلد ۱	صفحہ ۶۷۳
قال الالبانی	ھذا الحدیث صحیح		
غایۃ الاحکام	رقم الحدیث (۱۱۴۳۰)	جلد ۶	صفحہ ۸۱

ترجمۃ الحدیث،

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ۔رضی اللہ عنہا۔نے فرمایا کہ حضور نبی کریم۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ایک رات بیدار ہوئے اور ارشاد فرمایا:

سبحان اللہ آج رات کتنے فتنے نازل ہوئے، آج رات کتنے خزانے نازل ہوئے۔حجروں والیوں کو کون جگائے گا۔بہت سی دنیا میں لباس پہننے والیاں آخرت میں بے لباس ہونگی۔

-☆-

سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم وہ رات کیسی رات ہوگی جس رات فتنے بھی نازل ہوئے اور اس زمین پر اللہ تعالٰی کی رحمتوں کے خزانے بھی کھول دیئے گئے۔حضور نبی عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس رات خصوصیت کے ساتھ ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کو جگانے کا حکم ارشاد فرمایا۔

بات واضح ہوئی کہ اللہ تعالٰی کی طرف آزمائشوں کا سلسلہ ہو یا رحمت الٰہی کا نزول ہو بندہ مومن ہر حالت میں بارگاہ الٰہی میں سربسجود ہوجاتا ہے۔حالت خوشی یا حالت غمی میں اس کیلئے ایک ہی در ہے وہ در رب العلمین ہے۔اللہ تعالٰی کا در وہ در ہے کہ اس پر جھکنے والا محروم نہیں رہتا بلکہ ابدی وسرمدی انعامات سے مالا مال ہوجاتا ہے۔

آج ہمیں چاہئے کہ اہتمام کے ساتھ صلاۃ تہجد ادا کریں۔رات کی تاریکی میں اٹھ کر جب سب لوگ سو رہے ہوں اللہ الکریم کو یاد کریں، اسی کے حضور سر بندگی جھکا دیں۔اگر توفیق الٰہی شامل حال ہو تو اللہ کی بارگاہ میں آنسوؤں کا نذرانہ بھی پیش کریں سحری کے وقت کے آنسو بارگاہ خداوندی میں بڑے مقبول ہوتے ہیں۔

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۶۹۱)	جلد۲	صفحہ ۳۶۶
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط الصحیح		
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۲۱۹۶)	جلد۲	صفحہ ۴۷۳
قال الالبانی	ھذا حدیث حسن صحیح		

وہ آنسو، یادالٰہی میں بہنے والے آنسو، ندامت و شرمندگی کی آمیزش لئے آنسو، جب آنکھوں سے نکلتے ہیں تو وہ جہنم کی آگ کے دریا سرد کر دیتے ہیں، وہ جہنم کے شعلے سرد کرنے میں بے مثال تریاق ہیں۔

اللہ تعالیٰ کسی کو انعام سے سرفراز کرے، اپنی رحمت کا کوئی دروازہ کھول دے یا دین و دنیا کی کوئی خوشی نصیب ہو تو نماز تہجد ادا کرنی چاہئے اور خصوصیت کے ساتھ ادا کرنی چاہئے۔ سر بندگی جھکانے سے بڑھ کر اور کونسا طریقہ شکر ہوگا۔ اسی خالق و مالک کا ارشاد ہے:

وَلَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيْدَنَّكُمْ - اگر تم شکر کرو گے میں تمہیں اور دوں گا۔

اللہ تعالیٰ جب ایک کرم فرمائے تو بطور شکرانہ نماز تہجد ادا کریں وہ اپنے وعدہ کے مطابق مزید عطا فرمائے گا۔ پھر اس مزید کے شکرانے کے طور پر نماز تہجد ادا کریں اللہ تعالیٰ اور عطا فرمائے گا۔ ہم نہ ہار جائیں اللہ الکریم کا کرم کبھی ختم نہیں ہوگا۔ اس کی عنایات لامحدود، اس کی کرم نوازیاں لامتناہی اور اس کا لطف بے حد و بے حساب ہے۔

اسی طرح اگر وہ کوئی دینی و ایمانی نعمت عطا فرمائے پھر بھی اس کے حضور بطور شکرانہ نماز تہجد ادا کرنی چاہئے جس سے اس کا کرم مزید ہوگا اور وہ اپنے خزانوں کے منہ کھول دے گا۔

مثال کے طور پر اگر اللہ تعالیٰ تلاوت قرآن کی توفیق دے یا ذکر کی سعادت سے بہرہ ور فرمائے یا تسبیحات کی مٹھاس سے زبان کو شیریں کرے تو اس کے شکرانے کے طور پر نماز تہجد ادا کرنی چاہئے۔ اس کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہوگا کہ بندہ جب اس دنیا سے رخصت ہو رہا ہوگا اللہ الکریم اس کی زبان کو کلمہ طیبہ کے انوار سے منور کر دے گا وہ کلمہ طیبہ کا ورد کرتے ہوئے اس دنیا سے رخصت ہوگا اور نعمت ایمان کے ساتھ عالم آخرت میں قدم رکھے گا۔

-☆-

سنتِ مصطفیٰ ۔صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ اَبِیْ قَیْسٍ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَتْ عَائِشَةُ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا – :

لَا تَدَعْ قِیَامَ اللَّیْلِ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ – کَانَ لَا یَدَعُهٗ وَکَانَ اِذَا مَرِضَ اَوْ کَسِلَ صَلّٰی قَاعِدًا.

الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۹۲۸)	جلد۱	صفحہ۴۹۱
قال المحقق	صحیح		
صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۶۳۲)	جلد۱	صفحہ۴۰۳
قال الالبانی	حذا حدیث صحیح		
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۱۳۰۷)	جلد۱	صفحہ۳۵۸
قال الالبانی	حذا حدیث صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۵۹۹۲)	جلد۱۸	صفحہ۱۳۸
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۱۱۵۸)	جلد۲	صفحہ۴۲۷

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن ابی قیس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھے نصیحت کی کہ قیام اللیل -نماز تہجد- نہ چھوڑنا کیونکہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس نماز تہجد کو کبھی ترک نہ فرمایا کرتے تھے۔ جب آپ بیمار ہو جاتے یا کمزور ہو جاتے تو بیٹھ کر پڑھ لیتے۔

-☆-

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نماز تہجد سے خصوصی لگاؤ تھا، رات اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں جو مناجات کا کیف نصیب ہوتا تھا سبحان اللہ اسے کیف لینے والے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بخوبی جانتے ہیں کہ وہ کیسا کیف ہوتا تھا۔ بہر حال آپ زندگی بھر اس نماز کے پابند رہے رات کو اٹھ کر اللہ تعالیٰ کے حضور سر بندگی جھکاتے رہے اگر کوئی عارضہ بھی لاحق ہو جاتا پھر بھی اس نماز تہجد کو نہ چھوڑتے۔

آج ہر کلمہ گو کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مبارک عادات کو اپنانا چاہئے، یہ نماز تہجد آپ کو بڑی محبوب تھی اس لئے ہمیں بھی اس نماز تہجد سے محبت کرنی چاہئے کیونکہ قاعدہ ہے کہ محبوب کا محبوب بھی محبوب ہوتا ہے۔

قیامت کا دن حضور نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے کتنا مسرت سے لبریز دن ہوگا جب آپ کی امت کے برگزیدہ افراد اپنی اپنی قبروں سے اٹھیں گے تو ان کے اعضاء وضو چودھویں کے چاند کی طرح نور برساتے ہوں گے پھر اس پر مستزاد یہ کہ ان کے ابدان سے تہجد کا نور چھن چھن کر باہر آ رہا ہوگا گویا تمام محشران کی اس شان کو دیکھ کر رشک کر رہا ہوگا۔

حضور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے ان امتیوں سے کس درجہ خوش ہوں گے جن کے نامہ اعمال نماز تہجد سے بھرے پڑے ہوں گے۔ آپ کی خوشی دیدنی ہوگی، آپ کیوں نہ خوش ہوں گے

جبکہ یہ نماز آپ کے معبودِ حقیقی اللہ جل جلالہ کو بڑی پسند ہے اور تہجد گزار آدمی اللہ تعالیٰ کا پیارا بن جاتا ہے اور جس سے خدائے بزرگ و برتر محبت فرمائے اس کے بختوں تک کس کی رسائی ہے۔ تو ایسے خوش بخت کیلئے ان شاء اللہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی چادرِ رحمت پھیلا دیں گے جس میں تہجد گزاروں کو چھپنے کا موقع ملے گا تو جو اس دن چادرِ رحمت میں چھپ گیا سمجھ لیجئے وہ ہر قسم کے انعامات واعزازات سے مالا مال ہو گیا۔

-☆-

اللہ تعالیٰ کے خاص بندے

وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا وَّاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ
قَالُوْا سَلٰمًا ٥ وَالَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِيَامًا ٥
وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا ٥ اِنَّهَا
سَآءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّ مُقَامًا ٥
وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَنْفَقُوْا لَمْ يُسْرِفُوْا وَ لَمْ يَقْتُرُوْا وَكَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا ٥ وَالَّذِيْنَ
لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ وَ
مَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًا ٥
يُّضٰعَفْ لَهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيَخْلُدْ فِيْهِ مُهَانًا ٥ اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا
صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ٥
وَمَنْ تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاِنَّهُ يَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ مَتَابًا ٥ وَالَّذِيْنَ لَا يَشْهَدُوْنَ
الزُّوْرَ وَ اِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا كِرَامًا ٥ وَالَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ لَمْ يَخِرُّوْا عَلَيْهَا

صُمًّا وَّ عُمْيَانًا o

وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَ ذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّ اجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا o

اُولٰٓئِكَ يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوْا وَيُلَقَّوْنَ فِيْهَا تَحِيَّةً وَّسَلٰمًا o خٰلِدِيْنَ فِيْهَا حَسُنَتْ مُسْتَقَرًّا وَّ مُقَامًا o ۱؎

ترجمة:

اور رحمٰن کے بندے وہ ہیں جو چلتے ہیں زمین پر آہستہ آہستہ اور جب گفتگو کرتے ہیں ان سے جاہل تو وہ صرف یہ کہتے ہیں کہ تم سلامت رہو۔

اور جو رات بسر کرتے ہیں اپنے رب کے حضور سجدہ کرتے ہوئے اور کھڑے ہوئے۔اور جو-بارگاہ الٰہی میں-عرض کرتے رہتے ہیں کہ اے ہمارے رب! دور فرمادے ہم سے عذاب جہنم بے شک اس کا عذاب بڑا مہلک ہے۔بے شک وہ بہت برا ٹھکانا اور بہت بری جگہ ہے۔اور وہ لوگ جب خرچ کرتے ہیں تو نہ فضول خرچی کرتے ہیں اور نہ کنجوسی بلکہ ان کا خرچ کرنا اسراف اور بخل کے بین بین اعتدال سے ہوتا ہے۔

اور جو نہیں پوجتے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور خدا کو اور نہیں قتل کرتے اس نفس کو جس کو قتل کرنا اللہ تعالیٰ نے حرام کر دیا ہے مگر حق کے ساتھ، اور نہ بدکاری کرتے ہیں۔اور جو یہ کام کرے گا تو وہ پائے گا اس کی سزا۔دوگنا کر دیا جائے گا اس کیلئے عذاب روز قیامت اور ہمیشہ رہے گا اس میں ذلیل وخوار ہوکر۔

مگر وہ جس نے توبہ کی اور ایمان لے آیا اور نیک عمل کیے تو یہ وہ لوگ ہیں بدل دے گا اللہ تعالیٰ ان کی برائیوں کو نیکیوں سے اور اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہے۔اور جس نے توبہ کی اور نیک کام کیے تو اس

(۱) الفرقان ۶۳ تا ۷۶

نے رجوع کیا اللہ تعالیٰ کی طرف جیسے رجوع کا حق ہے ۔اور جو جھوٹی گواہی نہیں دیتے اور جب گزرتے ہیں کسی لغو چیز کے پاس سے تو بڑے باوقار ہو کر گزر جاتے ہیں۔

اور جب انہیں نصیحت کی جاتی ہے ان کے رب کی آیات سے تو نہیں گر پڑتے ان پر بہرے اور اندھے ہو کر۔اور وہ جو عرض کرتے رہتے ہیں کہ اے ہمارے رب! مرحمت فرما ہمیں ہماری بیویوں اور اولاد کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک اور بنا ہمیں پرہیز گاروں کیلئے پیشوا۔یہی وہ خوش نصیب ہیں جن کو بدلہ میں ملے گا جنت کا بالا خانہ ان کے صبر کرنے کے باعث اور ان کا استقبال کیا جائے گا وہاں دعا اور سلام سے۔وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے اس میں بہت عمدہ ٹھکانا اور قیام گاہ ہے۔

-☆-

تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ٥ (1)

ترجمة:

دور رہتے ہیں ان کے پہلو اپنے بستروں سے پکارتے ہیں اپنے رب کو ڈرتے ہوئے اور امید رکھتے ہوئے اور ان نعمتوں سے جو ہم نے ان کو دی ہیں خرچ کرتے ہیں۔

-☆-

(1) السجدة ۱۵

شکر ادا کرنے کا طریقہ

عَنْ عَائِشَةَ – رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا – :

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ – صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وَسَلَّمَ – کَانَ یَقُوْمُ مِنَ اللَّیْلِ حَتّٰی تَتَفَطَّرَ قَدَمَاہُ ، فَقُلْتُ لَہٗ :

لِمَ تَصْنَعُ ھٰذَا وَقَدْ غُفِرَ لَکَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِکَ وَمَا تَأَخَّرَ ؟ قَالَ :

اَفَلَا اُحِبُّ اَنْ اَکُوْنَ عَبْدًا شَکُوْرًا۔

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۱۳۰)	جلد ۱	صفحہ ۳۳۸
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۴۸۳۶)	جلد ۳	صفحہ ۱۵۳۵
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۴۷۱)	جلد ۴	صفحہ ۲۰۳۱
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۸۱۹)	جلد ۴	صفحہ ۲۱۷۱
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۸۲۰)	جلد ۴	صفحہ ۲۱۷۲
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۹۰۴)	جلد ۱	صفحہ ۲۸۰
قال المحقق	صحیح		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۶۲۱)	جلد ۱	صفحہ ۳۹۸
قال الالبانی	حدیث صحیح		
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۳۶۳۳)	جلد ۲	صفحہ ۲۵۸

ترجمة الحدیث،

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت فرماتی ہیں:

کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اس قدر قیام فرماتے کہ آپ کے دونوں قدم پھٹ جاتے۔ میں نے عرض کیا:

آپ ایسے کیوں کرتے ہیں جبکہ آپ کے سبب آپکے اگلے اور پچھلے متبعین کو معاف کر دیا گیا ہے؟ تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

کیا مجھے یہ پسند نہیں کہ میں شکر کرنے والا بندہ بنوں۔

مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۳۶۳۴)	جلد۲	صفحہ۴۵۸
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۳۶۳۵)	جلد۲	صفحہ۴۵۸
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۳۶۳۶)	جلد۲	صفحہ۴۵۸
السنن الکبریٰ	رقم الحدیث (۱۳۲۷)	جلد۲	صفحہ۱۲۷
السنن الکبریٰ	رقم الحدیث (۱۱۳۴۷)	جلد۱۰	صفحہ۳۶۱
السنن الکبریٰ	رقم الحدیث (۱۱۷۵۵)	جلد۱۰	صفحہ۳۷۵
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۴۱۹)	جلد۲	صفحہ۱۹۴
قال محمود محمد محمود	الحدیث متفق علیہ		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۴۲۰)	جلد۲	صفحہ۱۹۴
قال محمود محمد محمود	الحدیث متفق علیہ		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۴۱۲)	جلد۱	صفحہ۲۳۶
قال الالبانی	حد احدیث صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۳۱۱)	جلد۲	صفحہ۹
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۱۱۷۷)	جلد۲	صفحہ۴۳
قال الالبانی	متفق علیہ		
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۱۶۴۳)	جلد۱	صفحہ۵۳۳
قال الالبانی	حد احدیث صحیح		
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۱۶۴۴)	جلد۱	صفحہ۵۳۴
قال الالبانی	حد احدیث صحیح		

خیر و بھلائی کا دروازہ

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ :

قُلْتُ : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ – اَخْبِرْنِيْ بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ وَيُبَاعِدُنِيْ مِنَ النَّارِ ، قَالَ :

لَقَدْ سَأَلْتَ عَنْ عَظِيْمٍ وَاِنَّهُ لَيَسِيْرٌ عَلٰى مَنْ يَسَّرَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ تَعْبُدُ اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا ، وَتُقِيْمُ الصَّلَاةَ ، وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ ، وَتَصُوْمُ رَمَضَانَ وَتَحُجُّ الْبَيْتَ اِنِ اسْتَطَعْتَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا ۔ ثُمَّ قَالَ:

اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰى اَبْوَابِ الْخَيْرِ ؟ اَلصَّوْمُ جُنَّةٌ ، وَالصَّدَقَةُ تُطْفِيءُ الْخَطِيْئَةَ كَمَا يُطْفِيءُ الْمَاءُ النَّارَ ، وَصَلَاةُ الرَّجُلِ فِيْ جَوْفِ اللَّيْلِ ۔ ثُمَّ تَلَا:

تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ ، حَتّٰى بَلَغَ ، يَعْمَلُوْنَ ۔

الترغیب والترہیب رقم الحدیث (۱۰۹۶) جلد ۱ صفحہ ۵۸۰
قال المحقق صحیح

الترغیب والترہیب رقم الحدیث (۲۲۲۰) جلد ۳ صفحہ ۵۱۰
قال المحقق صحیح

ترجمة الحديث،

حضرت معاذ بن جبل -رضی اللہ عنہ- فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی:

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! مجھے ایسا عمل بتائیں جو مجھے جنت میں داخل کردے اور آگ -جہنم- سے دور کردے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تم نے بڑی بات پوچھی ہے مگر یہ اس کے لئے آسان ہے جس کے لئے اللہ تعالیٰ آسان بنادے۔

اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے رہنا، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانا، نماز کی پابندی کرنا، زکوۃ ادا کرنا، رمضان کے روزے رکھنا، اگر استطاعت ہو تو بیت اللہ کا حج کرنا۔ پھر ارشاد فرمایا:

کیا میں تمہیں نیکی کے دروازے نہ بتاؤں؟

روزہ ڈھال ہے صدقہ گناہ کو ایسے مٹا دیتا ہے جیسے پانی آگ کو، اور آدمی کا رات کو نماز تہجد ادا

الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱۲۷۰)	جلد ۱	صفحہ ۲۲۳
قال المحقق	صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۶۱۶)	جلد ۳	صفحہ ۴۲
قال الالبانی	ھذا حدیث صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۱۹۱۵)	جلد ۱۶	صفحہ ۱۶۷
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۹۷۳)	جلد ۴	صفحہ ۳۸۲
قال محمود محمد محمود	الحدیث صحیح		
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۵۱۳۶)	جلد ۲	صفحہ ۹۱۳
قال الالبانی	ھذا حدیث صحیح		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۷۳۹)	جلد ۱ صفحہ ۴۵۶	
قال الالبانی	ھذا حدیث حسن		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۲۸۶۶)	جلد ۳	صفحہ ۸۸
قال الالبانی	ھذا حدیث حسن		
مشکوۃ المصابیح	رقم الحدیث (۲۸)	جلد ۱	صفحہ ۷
السنن الکبریٰ	رقم الحدیث (۱۱۳۳۰)	جلد ۱۰	صفحہ ۲۱۴

کرنا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت آخر تک تلاوت فرمائی:

ان کے پہلو بستروں سے الگ رہتے ہیں۔

-☆-

مقدام العلماء، محبوب رسول عربی حضرت معاذ بن جبل -رضی اللہ عنہ- کس درجہ بیدار بخت تھے وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت جیت چکے تھے اس کے باوجود عرض کرتے ہیں:

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ایسا عمل بتایئے جو مجھے جنت کے قریب کردے اور جہنم سے دور کردے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تو نے ایک بہت بڑی بات کے بارے میں پوچھا ہے لیکن جس پر عنایات الٰہیہ کے دروازے کھل چکے ہوں اس کے لئے یہ بات بڑی آسان ہے یعنی یہ مرتبہ ہر آدمی کے مقدر میں نہیں۔

جہنم سے دوری اور جنت سے قرب نصیب والوں کو نصیب ہوتا ہے۔ انسان ہزار جتن کرتا رہے اس وقت تک اس نعمت سے سرفراز نہیں ہوسکتا جب تک اللہ تعالیٰ کی توفیق واعانت اس کے شامل حال نہ ہو۔

توفیق خداوندی سے انسان ارکان اسلام بجالاتا ہے یعنی توحید و رسالت کا اقرار کرتا ہے، نماز پابندی سے ادا کرتا ہے، زکوٰۃ دیتا ہے، ماہ رمضان کے روزے رکھتا ہے اور اگر اس کے پاس استطاعت ہو تو حج بیت اللہ سے بہرہ ور ہوتا ہے۔

اس نادر موقع پر حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دریائے رحمت جوش پر تھا آپ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مخاطب ہوئے فرمایا:

اے معاذ! میں تمہیں خیر و بھلائی کے دروازے نہ بتاؤں

عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ضرور بتایئے

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

(۱)-　روزہ ڈھال ہے۔

روزہ خیر وبھلائی کا دروازہ ہے روزہ رکھنے والا خیرات وبرکات سے معمور ہو جاتا ہے۔اللہ تعالیٰ کی رحمت اس کی طرف متوجہ ہو جاتی ہے اور اللہ کے کرم کے حصار میں رہتا ہے جس سے شیطان کے اثرات بد سے محفوظ و مامون رہتا ہے۔

(۲)-　صدقہ گناہوں کو یوں مٹا دیتا ہے جیسے پانی آگ کو بجھا دیتا ہے۔

گناہ کرنے سے انسان اپنے حصہ کی آگ روشن کر لیتا ہے،اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے جلائی گئی آگ بے قرار ہوتی ہے کہ کب نافرمانی کرنے والا آئے اور میں اس کے جسم کے رنگ انگ کو جلا دوں لیکن رحیم وکریم اللہ کا کرم ملاحظہ ہو۔

اگر بندہ گنہگار صدقہ وخیرات کرے تو یہ صدقہ گناہوں کی آگ کو مٹا دیتا ہے ان کا نام ونشان ختم کر دیتا ہے جیسے پانی آگ کو ختم کر دیتا ہے۔ظاہر ہے کہ جتنا زیادہ پانی ہوگا اتنی ہی آگ ٹھنڈی ہوگی،اسی طرح جس خلوص ومحبت سے انسان راہ حق میں اپنا مال خرچ کرتا ہے اتنی ہی اس کی آگ بجھ جاتی ہے یہاں تک کہ ایک وہ وقت آتا ہے کہ آگ کا نام ونشان تک نہیں رہتا۔

(۳)-　رات کی تاریکی میں-رات کے وسط میں-نماز تہجد ادا کرنا یہ بھی خیر وبھلائی کا دروازہ ہے۔

نماز تہجد وہ دروازہ ہے جب یہ وا ہوتا ہے تو اس کے ذریعے خیر وبھلائی نازل ہوتی ہے جو تہجد گزار کو سر سے پاؤں تک سیراب کر جاتی ہے اس کا جسم،اس کا قلب وروح سب خیر وبھلائی سے معطر ہو جاتے ہیں۔

وہ آدمی بڑا خوش نصیب ہے جس کیلئے خیر وبھلائی کا دروازہ کھل جائے ایسے آدمی کیلئے ہر وقت خیر کی نسیم جان افزا آتی رہتی ہے اس سے رنج ومحن ختم ہو جاتے ہیں۔اس کا وجود خود سراپا خیر و برکت بن جاتا ہے بلکہ یہ خیر وبھلائی کا دروازہ اسے اتنی خیر سے مالا مال کرتا ہے کہ اس کے پاس آنے والا بھی محروم نہیں رہتا بلکہ وہ بھی اپنے دامن کو خیر وبرکت سے لبریز کر کے جاتا ہے۔

نماز تہجد ادا کرنے والا

کامیاب و کامران

اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ اٰنَآءَ الَّيْلِ سَاجِدًا وَّقَآئِمًا يَّحْذَرُ الْاٰخِرَةَ وَيَرْجُوْا رَحْمَةَ رَبِّهٖ قُلْ هَلْ يَسْتَوِى الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝ [1]

ترجمة:

بھلا جو شخص عبادت میں بسر کرتا ہے رات کی گھڑیاں کبھی سجدہ کرتے ہوئے کبھی کھڑے ہوئے (بایں ہمہ) ڈرتا ہے آخرت سے اور امید رکھتا ہے اپنے رب کی رحمت کی۔

آپ پوچھئے کیا کبھی برابر ہو سکتے ہیں علم والے اور جاہل، البتہ صرف عقل مند ہی نصیحت قبول کرتے ہیں۔

-☆-

(۱) الزمر ۸

صلاۃ اللیل کا اجر

در پردہ صدقہ جیسا

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ و آلِهٖ وَسَلَّمَ – :

فَضْلُ صَلَاةِ اللَّیْلِ عَلٰی صَلَاةِ النَّهَارِ كَفَضْلِ صَدَقَةِ السِّرِّ عَلٰی صَدَقَةِ الْعَلَانِیَّةِ.

ترجمة الحديث،

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

رات کی نماز (نماز تہجد) کی دن کی نماز پر اتنی فضیلت ہے جتنی در پردہ۔چھپ کر۔صدقہ کرنے کی سرِ عام صدقہ کرنے پر فضیلت ہے۔

کنز العمال	رقم الحدیث (۲۱۴۱۱)	جلد ۷	صفحہ ۷۸۶
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۹۱۴)	جلد ۱	صفحہ ۴۸۳
قال المحقق	ھذا الحدیث حسن		
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۱۰۳۸۳)	جلد ۱۰	صفحہ ۱۷۹
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۳۵۱۸)	جلد ۲	صفحہ ۲۳۱

دل کی دوا

كَانَ يَحْيَى بْنُ مُعَاذٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ يَقُوْلُ:

دَوَاءُ الْقَلْبِ خَمْسَةُ اَشْيَاءٍ.

قِرَاءَةُ الْقُرْآنِ بِالتَّفَكُّرِ، وَخَلَاءُ الْبَطْنِ، وَقِيَامُ اللَّيْلِ وَالتَّضَرُّعِ عِنْدَ السَّحْرِ وَمُجَالَسَةُ الصَّالِحِيْنَ.

ترجمہ:

حضرت یحیٰی بن معاذ رازی – رحمۃ اللہ علیہ – فرماتے ہیں۔

دل کی بیماری کے لئے دوا پانچ چیزیں ہیں۔

غور وتدبر سے تلاوت قرآن کریم

روزہ رکھنا

صلاۃ تہجد ادا کرنا

صفوۃ الصفوۃ ۴-۸۵

لیل الصالحین ۱۹۰

سحری کے وقت اللہ کی بارگاہ میں آہ وزاری کرنا

صالحین کی صحبت اختیار کرنا۔

-☆-

دل بھی بیمار ہوتا ہے دل کے روگ الگ نوعیت کے ہیں۔حسد، کینہ۔بغض،تکبر، ریا کاری اور عجب وغیرہ یہ سب دل کی بیماریاں ہیں۔اگر دل بیماریوں میں جکڑا ہوا ہے تو سمجھ لیجئے !وہ انسان سارے کا سارا بیماریوں میں جکڑا ہوا ہے۔اگر دل بیماریوں سے صحیح سلامت ہے تو یقین جانئے وہ آدمی صحیح وسالم ہے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ فِی الْجَسَدِلَمُضْغَۃًاِنْ صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُکُلُّہٗ وَاِنْ فَسَدَتْ فَسَدَالْجَسَدُ کُلُّہٗ اَلاوَھِیَ الْقَلْبُ[1]

جسم انسانی میں گوشت کا ایک ٹکڑا ہے اگر وہ درست ہے تو تمام جسم درست ہے اگر وہ فاسد ہے تو تمام جسم فاسد ہے۔سن لیجئے !وہ گوشت کا ٹکڑا دل ہے۔

-☆-

[1] صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۲۹۷)	جلد ۱	صفحہ ۵۳۲
قال شعیب الارنؤوط:	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۸۳۸۸)	جلد ۱۴	صفحہ ۱۵۴
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۵۲)	جلد ۱	صفحہ ۲۸
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۲۵۸۵)	جلد ۲	صفحہ ۵۴۲
قال المحقق:	صحیح		
صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۱۷۳۱)	جلد ۲	صفحہ ۳۲۱
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۹۸۴)	جلد ۴	صفحہ ۳۸۸
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		

حضرت امام یحییٰ رازی رحمۃ اللہ علیہ نے دل کے علاج بتائے ہیں۔

(۱)- قراءۃ القرآن بالتفکر:

غور وفکر سے قرآن کریم کی تلاوت کرنا۔قرآن کریم کی تلاوت کسی بھی رنگ میں فائدہ سے خالی نہیں لیکن اگر یہی تلاوت غور وتدبر سے ہوگی تو یہ انسانی دل کو طیب وطاہر کر دیتی ہے۔قرآن کریم انسان کے اللہ سے ٹوٹے ہوئے رشتہ کو جوڑتا ہے۔

جب انسان غور وفکر سے تلاوت کرے گا تو اس کے سامنے اپنی تخلیق کا بھی منظر ہوگا۔اللہ تعالیٰ نے اسے کس چیز سے پیدا کیا ہے جب اس پر غور کرے گا تو ریاکاری وتکبر خاک میں مل جائیں گے۔جنت وجہنم کا ذکر پڑھے گا تو دل جہنم سے بچنے کیلئے دعا کرے گا۔اور جنت میں داخلہ کی سعادت کیلئے تڑپے گا۔یہی چیز انسان کو رذائل سے پاک کر دے گی پھر اسے ہر خیر وخوبی سے آراستہ کر دے گی جس سے صرف دل ہی نہیں بلکہ انسان کی ہر چیز طیب وطاہر ہو جائے گی۔

(۲)- پیٹ کا خالی ہونا:

جب انسان کا پیٹ بھر جاتا ہے تو پیٹ سے اٹھنے والے غبارات اس کے فکر وتدبر کا راستہ بند کرنے کی سعی کرتے ہیں۔جب فکر وتدبر کے دریچے بند ہو گئے تو پھر انسان اور حیوان میں کیا فرق رہ جاتا ہے۔بلکہ انسان حیوانوں سے بدتر بن جاتا ہے،غرور وتکبر اس کا شیوہ بن جاتا ہے،مخلوق خدا کو حقارت سے دیکھتا ہے،اور جب اس کا بس چلتا ہے تو مخلوق خدا پر ظلم وستم کرتا ہے۔

فرعون جس نے ظلم وستم کی انتہا کر دی،غرور وتکبر کا پیکر بن کر خدائی دعویٰ کر گیا۔اگر اسے دو وقت کی روٹی میسر نہ ہوتی،اس کا پیٹ ہی نہ بھرتا تو وہ کبھی بھی ان حدود کو نہ پھلانگتا۔تو گویا خالی پیٹ انسان کو انانیت کے دائرہ سے باہر نکلنے سے روکتا ہے۔

ہمارے اسلاف، ہمارے بزرگان دین اسی لئے روزوں کا التزام کرتے تا کہ نفس سے غرور وتکبر کا مادہ ختم ہو،اس کی انانیت زائل ہو اور اللہ تعالیٰ کی بندگی کیلئے تیار ہو۔

(۳)- صلاۃ التھجد -قیام اللیل:

رات کو اٹھنا نفس پر بڑا شاق گزرتا ہے، پھر رات کو اٹھ کر وضو کرنا اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کھڑا ہونا معمولی بات نہیں ہے ۔اس عمل سے بندہ اللہ تعالیٰ کے قریب ہوتا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ بھی اسے اپنی رحمتوں سے لبریز کرتا جاتا ہے۔جس کا فائدہ یہ ہے کہ دل کی بیماریاں دور ہوتی جاتی ہیں ۔ جیسے جیسے دل کی بیماریاں دور ہوں گی قلبِ مومن طیب وطاہر ہوگا، اسے اللہ تعالیٰ کا قرب نصیب ہوگا پھر وہ وقت آئے گا کہ بندہ مومن اللہ تعالیٰ کی محبت کو جیت لے گا اور جو محبت الٰہی کو جیت لے، اس کا خالق و مالک جب اس سے پیار کرے تو بھلا اسے اور کیا چاہئے، جس سے اللہ تعالیٰ محبت کرے شیطان اور اس کے حواری اس کے نزدیک نہیں آسکتے بلکہ وہ تو اس کے سایہ سے بھی بھاگتے ہیں۔جب شیطان سے چھٹکارا ہوگا تو دل بیماریوں سے مکمل پاک ہوگا، وہ آئینہ کی طرح چمکے گا اور چاند کی طرح روشن ہوگا۔پھر وہ صاحب دل جہاں جہاں سے گزرے گا قدسی اس کے استقبال کیلئے کھڑے ہوں گے۔

-☆-

توبہ کا ذریعہ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ:

قِيلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّ فُلَانًا يُصَلِّي اللَّيْلَ كُلَّهُ، فَإِذَا أَصْبَحَ سَرَقَ، فَقَالَ –

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ –:

سَيَنْهَاهُ مَاتَقُوْلُ.

ترجمة الحديث،

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۲۵۶۰)	جلد ۶	صفحہ ۳۰۰
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ قوی		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۹۷۳۰)	جلد ۹	صفحہ ۳۰۹
قال حمزة احمد الزین	اسنادہ صحیح		
غایۃ الاحکام	رقم الحدیث (۳۵۰۰)	جلد ۲	صفحہ ۴۸۲
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۳۵۵۵)	جلد ۲	صفحہ ۴۳۰
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۳۵۵۶)	جلد ۲	صفحہ ۴۳۰

عرض کیا گیا یا رسول اللہ! فلاں آدمی ساری ساری رات نماز پڑھتا ہے اور جب صبح ہوتی ہے تو وہ چوری کرتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

عنقریب جو تم کہتے ہو اس کو چوری سے روک دے گی۔

-☆-

تہجد کا وقت اللہ تعالیٰ کی رحمت سے لبریز وقت ہے اس وقت اللہ تعالیٰ کے لطف و کرم کی موسلا دھار بارش نازل ہوتی ہے۔ اس سہانے وقت میں جو بھی بارگاہ ایزدی میں اپنے ہاتھ پھیلائے گا رحیم و کریم اللہ فوراً اس کے ہاتھوں کو اپنی رحمتوں سے بھر دے گا۔

یہ وقت محرومیوں کو ختم کرنے کا وقت ہے، یہ وقت گناہوں کے مٹانے کا وقت ہے۔ یہ وقت اللہ تعالیٰ سے بُعد کو قرب میں بدلنے کا وقت ہے۔ اللہ تعالیٰ کے انوار و تجلیات کی برسات ہو اس کے رحم و کرم کا دریا موجزن ہو، اس کی عنایات خسروانہ نازل ہو رہی ہوں بھلا اس وقت اپنے ہاتھ پھیلانے والا کیسے محروم رہ سکتا ہے۔ کسی بھی وقت کسی کے ہاتھوں کو خالی لوٹانا ویسے ہی اللہ تعالیٰ کی شان کریمی سے بعید ہے تو اس نور بھرے وقت میں اٹھے ہوئے ہاتھ کیسے خالی رہ سکتے ہیں۔

زیر نظر حدیث پاک میں غور کیجیے

ایک آدمی اس قرب الٰہی کے وقت نماز تہجد ادا کرتا ہے، اپنی آنکھوں سے آنسو بہاتا ہے، دل سے اپنے پروردگار کو یاد کرتا ہے، اخلاص و محبت کے ساتھ اپنے پروردگار کے در رحمت پر دستک دیتا ہے اور صبح کو اٹھتا ہے تو رات کی ساری باتیں فراموش کر دیتا ہے، شیطان کا آلہ کار بن کر چوری کرتا ہے۔ بھلا ایسا آدمی جو رات بھر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سربسجود رہا ہو وہ کتنی دیر شیطان کے شکنجے میں رہ سکتا ہے۔ وہ جلد بہت جلد شیطان کے اثرات بد سے باہر نکلنے والا ہے اور عنقریب اللہ تعالیٰ اس پر یوں نظر لطف و عنایت فرمانے والا ہے کہ پھر وہ دن رات اسی کا ہو رہے گا۔ صبح و شام اسی قادر مطلق کے حضور سر بندگی جھکائے گا۔ اللہ تعالیٰ کی اس پر عنایات یوں ہوں گی کہ اس کا شیطان کی اتباع کرنا تو

درکنار خود شیطان اس کے سایہ سے بھاگے گا۔اس کی زبان سے نکلنے والے دعائیہ کلمات شیطان کی کمر توڑ دیں گے اور اس کا ہر سانس شیطان کی ذلت ورسوائی کا سامان ہوگا۔

نیکی وبدی اکٹھے نہیں چل سکتے۔آخر ایک دن ایک کو غالب آنا ہے تو بات واضح ہے۔نیکی کا تعلق خدائے رحمان کے لطف وکرم سے ہے اور بدی شیطان کے اثرات سے ہے۔بہرحال اللہ جل شانہ کا لطف وکرم غالب ہے، غالب رہتا ہے اور غالب رہے گا۔

وَمَا ذَالِکَ عَلَی اللّٰہِ بِعَزِیْزٍ

-☆-

تقوی سے آراستہ

اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ۝ اٰخِذِيْنَ مَآ اٰتٰهُمْ رَبُّهُمْ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ مُحْسِنِيْنَ ۝ كَانُوْا قَلِيْلًا مِّنَ الَّيْلِ مَا يَهْجَعُوْنَ ۝ وَبِالْاَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ۝ وَفِيْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ ۝۔[1]

ترجمہ:

البتہ اللہ سے ڈرنے والے (اس روز) باغات اور چشموں میں ہوں گے۔ (بصد شکر) لے رہے ہوں گے جو ان کا رب انہیں بخشے گا، بے شک یہ لوگ اس سے پہلے بھی نیکوکار تھے۔

یہ لوگ رات کو بہت کم سویا کرتے تھے۔ اور سحری کے وقت اپنی خطاؤں کی بخشش طلب کرتے تھے۔ اور ان کے اموال میں حق تھا سائل کیلئے اور محروم کیلئے۔"

تقوی سے آراستہ لوگ قیامت کے دن بڑے مزے سے ہوں گے، عنایات ربانیہ انہیں چاروں طرف سے گھیرے ہوئے ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہوگا۔

(۱) الذاریات ۱۵تا۱۹

اللہ تعالیٰ جب راضی ہوتا ہے تو پھر اس کے عطا کرنے کے انداز نرالے ہوتے ہیں، پھر اس عنایات کے برسنے کا طریقہ انوکھا ہوتا ہے۔ درج بالا آیات کریمہ میں دیکھئے:

یہ متقی و نیکوکار لوگ اپنے رب سے لے رہے ہوں گے ان کا رب جو بھی انہیں عطا فرمائے گا۔ یہاں اللہ تعالیٰ نے اپنے عطا فرمانے کو کسی فرشتے سے وابستہ نہیں کیا بلکہ فرمایا:

ان کا رب انہیں دے رہا ہوگا۔ سبحان اللہ! جب اللہ الکریم خوش ہو کر کسی کو دیتا ہے تو پھر بلا واسطہ دیتا ہے، اپنے ہاتھوں سے عطا فرماتا ہے اور اسے خوش قسمت ترین فرد بنا دیتا ہے۔

جن متقی لوگوں کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن عطا فرما رہا ہوگا ان کی خصوصیت کیا ہے؟

كَانُوْا قَلِيْلًا مِّنَ الَّيْلِ مَا يَهْجَعُوْنَ ٥ وَبِالْاَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ٥ وَفِيْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ ٥

وہ خوش قسمت افراد رات کو بہت کم سوتے ہیں، رات کو نماز تہجد ادا کرتے ہیں، اپنی پیشانی بارگاہ ذوالجلال میں جھکا کر سبحان ربی الاعلیٰ کا ترانہ گاتے ہیں۔ اپنے آنسوؤں سے فرش زمین کو تر کر کے بدبختی کے جملہ داغ مٹا دیتے ہیں۔

وقت سحر وہ پرنم آنکھوں سے اپنے اللہ کے حضور اپنے گناہوں، اپنی کوتاہیوں اور اپنی غفلتوں کی معافی مانگتے ہیں۔ یہ وقت سحر ان کا مانگنا اللہ الکریم کو اتنا پسند ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنا محبوب بنا لیتا ہے۔ اپنی محبت والفت کی چادر میں انہیں چھپا لیتا ہے۔

ان خوش قسمت افراد کو اللہ جل شانہ نے اگر مال و دولت سے نوازا ہے تو وہ اس کا مال اس کی راہ میں بے دریغ لٹاتے ہیں۔ انہیں اپنے پاس موجود مال پر اتنا بھروسہ نہیں ہوتا جتنا رحیم و کریم اللہ کے خزانوں پر بھروسہ ہوتا ہے۔ ان کا ایمان بڑا قوی ہوتا ہے۔ یہی ایمان انہیں ازلی سعید لوگوں میں نمایاں کر دیتا ہے۔

-☆-

مومنین کے لئے قابل رشک

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ و آلِهٖ وَسَلَّمَ – :

لَا حَسَدَ اِلَّا فِيْ اثْنَتَيْنِ : رَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ يَقُوْمُ بِهَا آنَاءَ اللَّيْلِ وَاَطْرَافَ النَّهَارِ ، وَرَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَهُوَ يُنْفِقُهُ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ۔

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۷۳)	جلد ۱	صفحہ ۵۱
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۸۱۵)	جلد ۱	صفحہ ۵۵۹
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۵۰۲۵)	جلد ۳	صفحہ ۱۲۱۹
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۷۵۲۹)	جلد ۴	صفحہ ۲۳۵۲
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۱۲۱)	جلد ۱	صفحہ ۱۲۷
قال المحقق	صحیح		
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۹۳۱)	جلد ۱	صفحہ ۴۹۳
قال المحقق	صحیح		
صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۲۳۵)	جلد ۱	صفحہ ۲۰۵
قال الالبانی	ھذا حدیث صحیح		
صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۹۲۳)	جلد ۱	صفحہ ۵۵۰
قال الالبانی	ھذا حدیث صحیح		

ترجمة الحديث،

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ

صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۷۴۸۷)	جلد۲	صفحہ۱۳۲۶
قال الالبانی	ھذا حدیث صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۴۲۰۹)	جلد۴	صفحہ۵۱۲
قال محمود محمد محمود	الحدیث متفق علیہ		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۱۹۳۶)	جلد۲	صفحہ۳۵۵
قال الالبانی	ھذا حدیث صحیح		
السنن الکبریٰ	رقم الحدیث (۵۸۱۰)	جلد۵	صفحہ۳۵۸
السنن الکبریٰ	رقم الحدیث (۸۰۱۸)	جلد۷	صفحہ۲۸۰
السنن الکبریٰ	رقم الحدیث (۸۰۱۹)	جلد۷	صفحہ۲۸۰
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۱۳۵)	جلد۱	صفحہ۳۳۳
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۱۳۶)	جلد۱	صفحہ۳۳۴
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۳۹۴۳)	جلد۴	صفحہ۲۵۲
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۴۵۵۰)	جلد۴	صفحہ۳۰۲
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۴۱۰۹)	جلد۴	صفحہ۱۳۶
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۳۶۵۱)	جلد۳	صفحہ۵۳۰
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۵۶۱۸)	جلد۵	صفحہ۱۴۳
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۶۱۶۷)	جلد۵	صفحہ۴۷
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۱۳۱۶۲)	جلد۱۲	صفحہ۳۲۹
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۱۳۳۵۱)	جلد۱۲	صفحہ۴۷۸
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۳۵۴۳)	جلد۲	صفحہ۴۳۷

وسلم نے ارشاد فرمایا:

رشک دو آدمیوں پر کرنا چاہئے۔ایک وہ آدمی جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید عطا کیا ہوا ور وہ رات کی گھڑیوں اور دن کے مختلف حصوں میں اس کے ساتھ قیام کرتا ہے۔

دوسرا وہ آدمی جسے اللہ تعالیٰ نے مال عطا فرمایا پس وہ اسے رات کی گھڑیوں اور دن کے مختلف حصوں میں خرچ کرتا ہے۔

-☆-

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد گرامی کے پیش نظر دو آدمی قابل رشک ہیں وہ اس قابل ہیں کہ ان کی پیروی کی جائے۔وہ اس درجہ سعید ہیں کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کی جائے:

اے اللہ! محض اپنے لطف وکرم سے ہم پر بھی وہ عنایات نازل فرما جو تو نے ان پر نازل فرمائی ہیں۔ان سے یہ انعام چھینے بغیر ہمیں بھی اس انعام واکرام سے مالامال فرما۔

وہ آدمی بڑا سعید ہے جو رات کی تاریکی میں اٹھ کر تلاوت قرآن کریم کرتا ہے۔نماز تہجد میں بڑی محبت سے اللہ تعالیٰ کے پاک کلام کو پڑھتا ہے۔یہی وہ وقت - وقت تہجد - ہے جب انسان کی زبان سے نکلے ہوئے کلمات تقدیر بدل دیتے ہیں۔بدبختی کے داغ مٹا دیتے ہیں اور سعید لوگوں میں نام نمایاں کر دیتے ہیں۔

قرآن کریم سراپا نور ہے اور جو آدمی رات تہجد میں اس کی تلاوت کرتا ہے وہ اس کے کیف سے مکیف ہو جاتا ہے، یقیناً وہ بھی نور بن جاتا ہے۔اس کی روح نور کے دریا میں غسل کرتی ہے۔نور کی بارش اس روح کو مزید اجلا اور نکھرا ہوا کر دیتی ہے۔پھر اس کی زبان قلب وقالب سے نکلے ہوئے کلمات تقدیر بدل دیتے ہیں۔

اے اللہ کے بندو!

آیئے اس نور بھرے وقت کی قدر کریں جتنا قرآن کریم یاد ہو اس کی نماز تہجد میں تلاوت

کریں ہوسکتا ہے کریم اللہ کا کرم ہماری طرف متوجہ ہو اور دنیا و آخرت کے انعامات سے سرفراز فرمادے۔

وہ آدمی بھی بڑا سعید و نیک بخت ہے جسے اللہ ذوالجلال نے ظاہری مال و دولت سے نوازا۔ اس کے پاس اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے ظاہری خزانے ہیں۔ پھر رب تعالیٰ نے اس پر یہ کرم کیا کہ اسے سخی دل دے دیا وہ راہ حق میں، دین کے کاموں میں بے دریغ لٹاتا ہے جس سے خالق و مالک راضی وخوش ہوجاتا ہے۔

یاد رہے جس فرزند آدم سے اللہ الکریم راضی ہوجائے اس کے دونوں جہاں سنور جاتے ہیں اور وہ انسانوں میں ہوتے ہوئے بھی انسان سے ممتاز بلکہ بلند بہت بلند ہوجاتا ہے۔

اللہ الکریم سے یہ دعا بھی مانگنی چاہئے کہ

اے رحیم و کریم جیسے تو نے فلاں آدمی کو مال و دولت سے نوازا اور وہ تیری راہ میں بے دریغ لٹاتا ہے ایسے مجھے بھی مال و دولت عطا فرماتا کہ میں بھی تیری راہ میں اسے خرچ کروں اور تیرا محبوب بن جاؤں۔

یہ دعا تب ہی فائدہ مند ہے جب ساتھ یہ کہا جائے کہ اے اللہ! اس خوش نصیب کے مال و دولت میں کمی کیے بغیر، اس کے جذبہ صادقہ میں کمی کیے بغیر، مجھے یہ نعمت عطا فرما۔ اگر دل میں یہ آ گیا کہ اس سے نعمت چھین لے تو یاد رہے اس کا تو شاید کچھ نہ بگڑے اپنی زندگی کی ساری نیکیاں جل کر خاکستر ہوجائیں گی اور قیامت کے دن مفلس لوگوں میں اٹھنا ہوگا۔

العیاذ باللہ من ذلک۔

-☆-

قبولیت کی گھڑی

عَنْ جَابِرٍ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ – يَقُوْلُ :

إِنَّ فِي اللَّيْلِ لَسَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ يَسْأَلُ اللّٰهَ خَيْرًا مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ ، وَذٰلِكَ كُلَّ لَيْلَةٍ.

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۷۵۷)	جلد۱	صفحہ۵۲۱
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۹۰۲)	جلد۱	صفحہ۴۸۱
قال المحقق	صحیح		
صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۶۳۳)	جلد۱	صفحہ۳۹۹
قال الالبانی	صحیح		
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۲۱۳۰)	جلد۱	صفحہ۴۲۷
قال الالبانی	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۴۲۹۱)	جلد۱۱	صفحہ۴۲۵
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۴۳۸۰)	جلد۱۱	صفحہ۴۸۰
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۲۵۶۱)	جلد۶	صفحہ۳۰۱
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		

ترجمة الحديث،

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا میں نے سنا حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرما رہے تھے:

بیشک رات میں ایک گھڑی ایسی ہے جس میں کوئی مسلمان اللہ عزوجل سے دنیا و آخرت کی بھلائیوں میں سے کوئی بھی بھلائی و خیر مانگے اللہ تعالیٰ اسے وہی خیر عنایت فرما دیتا ہے اور یہ خیر والی گھڑی ہر رات ہوتی ہے۔

-☆-

مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۴۲۸۲)	جلد ۱۱	صفحہ ۵۳
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ حسن		
مشکوٰۃ المصابیح	رقم الحدیث (۱۱۸۱)	جلد ۲	صفحہ ۴۳

فرض نمازوں کے بعد سب سے افضل نماز

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – :

اَفْضَلُ الصِّیَامِ بَعْدَ رَمَضَانَ شَهْرُ اللّٰهِ الْمُحَرَّمُ وَاَفْضَلُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْفَرِیْضَةِ صَلَاةُ اللَّیْلِ۔

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۱۶۳)	جلد۲	صفحہ۸۲۱
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۷۵۵)	جلد۲	صفحہ۳۰۱
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۸۹۵)	جلد۱	صفحہ۲۷۶
قال المحقق	صحیح		
السنن الکبریٰ	رقم الحدیث (۷۲۵۵)	جلد۳	صفحہ۱۲۶۶
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۱۵۰۰)	جلد۲	صفحہ۴۵
قال المحقق	صحیح		
شرح السنۃ	رقم الحدیث (۹۱۸)	جلد۲	صفحہ۴۵۸
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۲۴۲۹)	جلد۲	صفحہ۷۶
قال الالبانی	صحیح		

ترجمۃ الحدیث:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

رمضان کے بعد افضل روزے اللہ کے ماہ محرم کے روزے ہیں اور فرض نماز کے بعد سب سے افضل نماز، تہجد کی نماز ہے۔

-☆-

صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۷۴۰)	جلد ۱	صفحہ ۳۹۳
قال الالبانی	ھذا الحدیث حسن		
شرح السنۃ	رقم الحدیث (۱۷۸۲)	جلد ۳	صفحہ ۵۱۸
مسند الدارمی	رقم الحدیث (۱۷۹۸، ۱۷۹۹)	جلد ۲	صفحہ ۱۱۰۳
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۷۴۲)	جلد ۲	صفحہ ۳۶۰
قال محمود محمد محمود	الحدیث حسن		
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۲۰۹۹)	جلد ۷	صفحہ ۱۸۸
قال الالبانی	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۸۳۸۸)	جلد ۸	صفحہ ۳۳۳
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۰۸۵۷)	جلد ۹	صفحہ ۲۰۳
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۱۶۱۳)	جلد ۱	صفحہ ۵۲۶
قال الالبانی	صحیح		
السنن الکبریٰ	رقم الحدیث (۱۳۱۵)	جلد ۲	صفحہ ۱۳۰
السنن الکبریٰ	رقم الحدیث (۲۹۱۷)	جلد ۳	صفحہ ۲۵۳
السنن الکبریٰ	رقم الحدیث (۲۹۱۸)	جلد ۳	صفحہ ۲۵۳
السنن الکبریٰ	رقم الحدیث (۲۹۱۹)	جلد ۳	صفحہ ۲۵۳
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۱۱۵۵)	جلد ۲	صفحہ ۴۲۶
قال الحاکم	ھذا الحدیث صحیح		
الجامع لشعب الایمان	رقم الحدیث (۳۳۹۵، ۳۳۹۶)	جلد ۵	صفحہ ۳۲۰
قال المحقق	اسنادہ رجالہ ثقات		

صلاۃ الابرار

عَنْ أَنَسٍ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ:

كَانَ النَّبِيُّ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهِ وَسَلَّمَ – إِذَا اجْتَهَدَ لِأَحَدٍ فِي الدُّعَاءِ قَالَ:

جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ صَلَاةَ قَوْمٍ أَبْرَارٍ، يَقُوْمُوْنَ اللَّيْلَ وَيَصُوْمُوْنَ النَّهَارَ، لَيْسُوا بِأَثَمَةٍ وَلَا فُجَّارٍ.

صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۳۰۹۷)	جلد ۱	صفحہ ۵۹۳	
قال الالبانی	صحیح			
کنز العمال	رقم الحدیث (۳۵۹۳۶)	جلد ۱	صفحہ ۹۳۷	
سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ	رقم الحدیث (۱۸۱۰)	جلد ۴	صفحہ ۳۲۵	
الاحادیث المختارہ	رقم الحدیث (۱۷۰۰)	جلد ۵	صفحہ ۷۵	
قال عبد الملک بن عبد اللہ دہیش اسنادہ صحیح				
عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی	رقم الحدیث (۲۰۲)		صفحہ ۲۱۳	
قال علی بن محمد الرشیدی	صحیح			
مسند عبد بن حمید	رقم الحدیث (۱۳۶۱)	جلد ۳	صفحہ ۲۰۵	واللفظ لہ
قال احمد بن ابراہیم	صحیح موقوفا			

ترجمة الحديث،

حضرت انس-رضی اللہ عنہ-سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-جب کسی کیلئے دعا مانگنے میں کوشش فرماتے تو فرماتے!

اللہ تعالیٰ تم پر قوم ابرار-نیک لوگوں-کی رحمتیں نازل فرمائے۔

جو رات کو قیام کرتے ہیں اور دن کو روزہ رکھتے ہیں۔وہ نہ حکمران ہیں اور نہ فاجر۔

-☆-

صحابہ کرام -رضی اللہ عنہم-
کی دعا

عَنْ ثَابِتٍ قَالَ : كَانَ أَنَسٌ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – إِذَا دَعَا لِأَخِيْهِ يَقُوْلُ :
جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيْهِ صَلَاةَ قَوْمٍ أَبْرَارٍ لَيْسُوا بِظَلَمَةٍ وَلَا فُجَّارٍ ، يَقُوْمُوْنَ اللَّيْلَ
وَيَصُوْمُوْنَ النَّهَارَ.

ترجمۃ الحدیث:

حضرت ثابت بنانی -رحمۃ اللہ علیہ- نے فرمایا:
سیدنا انس بن مالک -رضی اللہ عنہ- جب اپنے کسی بھائی کیلئے دعا مانگتے تو کہتے:
اللہ تعالٰی اس پر قوم ابرار -نیک لوگوں- جیسی رحمتیں نازل فرمائے جو نہ ظالم ہیں اور نہ فاسق
وفاجر۔ جو رات کو قیام کرتے ہیں -نماز تہجد ادا کرتے ہیں- اور دن کو روزہ رکھتے ہیں۔

حلیۃ الاولیاء　صفحہ ۳۴۳　جلد ۲
صحیح الادب المفرد　رقم الحدیث ۲۳۱
مجمع الزوائد　صفحہ ۱۸۲　جلد ۱۰
الادب المفرد　رقم الحدیث ۲۳۳　صفحہ ۱۲۹
قال احمد عبدالرزاق البکری　صحیح الاسناد موقوفا وقد صح مرفوعا

صالحین کی سنت

گناہوں کا کفارہ

بیماریاں دور کرنے والی

عَنْ بِلَالٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَ عَنْ سَلْمَانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ كِلَاهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ و آلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ:

عَلَیْكُمْ بِقِیَامِ اللَّیْلِ فَاِنَّهٗ دَابُ الصَّالِحِیْنَ قَبْلَكُمْ وَمَقْرَبَةٌ اِلٰی رَبِّكُمْ وَمَكْفَرَةٌ لِلسَّیِّئَاتِ وَمَطْرَدَةٌ لِلدَّاءِ عَنِ الْجَسَدِ۔

المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۱۱۵۶)	جلد ۲	صفحہ ۴۳۶
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۴۰۷۹)	جلد ۲	صفحہ ۷۵۲
قال الالبانی	صحیح		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۱۱۸۴)	جلد ۲	صفحہ ۴۵
ارواء الغلیل	رقم الحدیث (۴۵۲)	جلد ۲	صفحہ ۱۹۹
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۹۰۸)	جلد ۱	صفحہ ۴۸۱
قال المحقق	صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۵۴۹)	جلد ۳	صفحہ ۴۶۰
قال الالبانی	صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت بلال رضی اللہ عنہ اور حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تم پر قیام اللیل لازم ہے یہ تم سے پہلے صالحین کی سنت ہے اور تمہارے رب کے ہاں تمہارے قرب کا ذریعہ ہے۔ برائیوں کا کفارہ اور جسم سے بیماریوں کو دور رکھنے کا ذریعہ ہے۔

-☆-

شرح السنۃ	رقم الحدیث (۹۱۷)	جلد ۲	صفحہ ۴۵۸
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۳۵۴۰)	جلد ۲	صفحہ ۴۳۱
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۶۱۵۴)	جلد ۶	صفحہ ۲۵۸

قربِ الٰہی کا ذریعہ
گناہوں سے روکنے والی

عَنْ اَبِیْ اَمَامَۃَ الْبَاھِلِیِّ – رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ – عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ – صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وَسَلَّمَ – قَالَ:

عَلَیْکُمْ بِقِیَامِ اللَّیْلِ فَاِنَّہٗ دَاْبُ الصَّالِحِیْنَ قَبْلَکُمْ ، وَقُرْبَۃٌ اِلٰی رَبِّکُمْ ، وَ مَکْفَرَۃٌ لِلسَّیِّئَاتِ ، وَمَنْھَاۃٌ عَنِ الْاِثْمِ.

الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۹۰۷)	جلد ۱	صفحہ ۴۸۱
قال المحقق	حسن		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۵۴۹)	جلد ۳	صفحہ ۴۲۰
قال الالبانی	حسن صحیح		
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۳۵۱۹)	جلد ۲	صفحہ ۴۳۱
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۷۴۶۶)	جلد ۸	صفحہ ۹۲
صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۶۲۴)	جلد ۱	صفحہ ۳۹۹
قال الالبانی	حسن		

ترجمة الحديث:

حضرت ابوامامہ باہلی -رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

اپنے اوپر رات کا قیام لازم کرو کیونکہ یہ تم سے پہلے صالحین کا طریقہ ہے، تمہارے لئے تمہارے رب کے ہاں قرب کا ذریعہ ہے، گزشتہ گناہوں کا کفارہ اور آئندہ گناہوں سے روکنے کا ذریعہ ہے۔

-☆-

فرشتوں کی حاضری
اور کمال شفقت

عَنْ عَلِيٍّ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ –:

إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا تَسَوَّكَ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي قَامَ الْمَلَكُ خَلْفَهُ فَيَسْتَمِعُ لِقِرَاءَتِهِ ، فَيَدْنُوْ مِنْهُ حَتّٰى يَضَعَ فَاهُ عَلٰى فِيْهِ ، فَمَا يَخْرُجُ مِنْ فِيْهِ شَيْءٌ مِنَ الْقُرْآنِ إِلَّا صَارَ فِي جَوْفِ الْمَلَكِ فَطَهِّرُوْا أَفْوَاهَكُمْ لِلْقُرْآنِ.

الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۳۳۵)	جلد۱	صفحہ۲۳۰
قال المحقق	ھذا الحدیث حسن		
سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ	رقم الحدیث (۱۲۱۳)	جلد۳	صفحہ۲۱۳
صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۲۱۵)	جلد۱	صفحہ۲۰۲
قال الالبانی	ھذا الحدیث حسن صحیح		
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۲۵۶۴)	جلد۲	صفحہ۲۱۶
کنز العمال	رقم الحدیث (۲۶۹۸۳)	جلد۱	صفحہ۹۶۷

ترجمۃ الحدیث،

حضرت علی -رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور سیدنا نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

بندہ جب مسواک کرتا ہے پھر نماز پڑھنے کیلئے کھڑا ہوجاتا ہے تو فرشتہ اس کے پیچھے کھڑا ہوجاتا ہے اور اس کی قرات سنتا ہے۔ اور اس کے بہت قریب آجاتا ہے یہاں تک کہ اپنا منہ اس پڑھنے والے کے منہ پر رکھ دیتا ہے۔

قرآن کریم کا جو بھی کلمہ اس نمازی کے منہ سے نکلتا ہے فرشتے کے پیٹ میں پہنچتا ہے۔ اس لئے تم اپنے مونہوں کو پاک وصاف رکھو تلاوت قرآن کے لئے۔

-☆-

شرفِ مومن

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ :

جَاءَ جِبْرِيْلُ اِلَى النَّبِيِّ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ – فَقَالَ :

يَا مُحَمَّدُ عِشْ مَا شِئْتَ فَاِنَّكَ مَيِّتٌ ، وَاعْمَلْ مَا شِئْتَ فَاِنَّكَ مَجْزِيٌّ بِهٖ ، وَاَحْبِبْ مَنْ شِئْتَ فَاِنَّكَ مُفَارِقُهٗ ، وَاعْلَمْ اَنَّ شَرَفَ الْمُؤْمِنِ قِيَامُ اللَّيْلِ ، وَعِزُّهٗ اسْتِغْنَاؤُهٗ عَنِ النَّاسِ ۔

المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۷۹۲۱)	جلد ۸	صفحہ ۳۸۲
قال الحاکم	ھذا حدیث صحیح الاسناد ولم یخرجاہ		
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۹۱۸)	جلد ۱	صفحہ ۳۸۵
قال المحقق	ھذا حدیث حسن		
کنز العمال	رقم الحدیث (۴۳۱۴)	جلد ۳	صفحہ ۱۲۰۴
المعجم الاوسط	رقم الحدیث (۴۲۷۸)	جلد ۴	صفحہ ۱۸۸
صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۶۲۷)	جلد ۱	صفحہ ۳۰۱
قال الالبانی	حسن		
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۱۷۶۳۳)	جلد ۱۰	صفحہ ۲۶۸

ترجمة الحديث،

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کی:

یا محمد! یا رسول اللہ! جتنا عرصہ آپ چاہیں زندہ رہیں بالآخر ایک دن آپ کو جانا ہے، آپ جو چاہیں عمل کریں اس کا آپ کو اجر وثواب ملنا ہے اور آپ جس سے چاہیں محبت کریں بالآخر ایک دن اس سے جدائی ہے۔

اور جان لیجئے! کہ مومن کا شرف قیام اللیل میں ہے اور اس کی عزت لوگوں سے استغناء میں ہے۔

-☆-

شرف المؤمن:-

مومن کی عزت وشرف رات اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہونے میں ہے رات کے طویل لمحات میں اللہ کی بارگاہ میں کبھی قیام کبھی رکوع کبھی سجود یہ چیزیں مومن کیلئے وجہ افتخار ہیں۔

مومن کی عزت مال ودولت میں نہیں، اس کی بزرگی جاہ واقتدار میں نہیں۔ اس کا مرتبہ کثرت احباب واعوان میں نہیں بلکہ اس کی بزرگی اس کی عزت اس کا شرف تعلق باللہ میں ہے۔ جتنا مومن کا اللہ تعالیٰ سے تعلق گہرا ہوگا اتنا ہی اسے عزت وکرامت سے سرفراز فرمایا جائے گا۔

رات کی تاریکی میں جب لوگ خواب خرگوش کے مزے لے رہے ہوں اٹھ کر اللہ تعالیٰ کو یاد کرنا، اس کے حضور آنسوؤں کا نذرانہ پیش کرنا ان لمحات میں اس کریم جل جلالہ کی بارگاہ دست بدعا ہونا عزت وسرفرازی ہے۔

یہ امت اس اعتبار سے بڑی مالدار امت ہے کہ اس کے بے شمار افراد رات کی تنہائی میں اٹھ کر خدائے لم یزل سے مناجات کا کیف لیتے ہیں۔ اسے یاد کر کے اس کے انعامات کے مستحق ٹھہرتے

ہیں اور اس کے حضور سر جھکا کر سبحان ربی الاعلیٰ کا ورد کر کے مقامات رفیعہ پر فائز ہوتے ہیں۔

اے اللہ! اے ارحم الراحمین!

رات کی تاریکی میں اٹھ کر جو خوش قسمت تیری بارگاہ میں سربسجود ہوتے ہیں، بڑی دلجمعی سے نماز تہجد ادا کرتے ہیں، سحری کے وقت استغفار کرتے ہیں، ان کی اس مناجات واستغفار کے صدقے ہمیں بھی راتوں کو اٹھ کر اپنے حضور سجدوں کی لذت عطا فرما۔ ہم سے ہمارے غفلت کے پردے ختم کر دے، کاہلی وسستی کی جو موٹی موٹی چادریں تان کر سوئے ہوئے ہیں ہمیں اس خواب غفلت سے بیدار کر دے۔ تیری طرف سے ایک نظر کرم ہو گی ہمارے مقدر چمک اٹھیں گے۔ تیری ایک نظر رحمت ہم سب کے دردوں کا مداوا ہے۔

اے رحیم وکریم اللہ! ہمیں اپنی یاد سے محروم نہ فرمانا بلکہ اپنی یاد کی وہ مے پلا دے کہ دنیا سے رخصتی کے وقت ہم لا الہ الا اللہ کہتے ہوئے رخصت ہوں۔

-☆-

اللہ کا بہت زیادہ ذکر کرنے والا

عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ وَاَبِیْ سَعِیْدٍ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا – قَالَا : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ و آلِهٖ وَسَلَّمَ – :

مَنِ اسْتَيْقَظَ مِنَ اللَّيْلِ وَاَيْقَظَ اَهْلَهٗ فَصَلَّيَا رَكْعَتَيْنِ جَمِيْعًا كُتِبَا مِنَ الذَّاكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَالذَّاكِرَاتِ۔

صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (١٣٠٩)	جلد١	صفحہ٣٥٨
قال الالبانی	ھذا حدیث صحیح		
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (١٣٥١)	جلد١	صفحہ٣٩٩
قال الالبانی	ھذا حدیث صحیح		
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (١١٨٢)	جلد٥	صفحہ٥٢
قال الالبانی	ھذا حدیث صحیح علی شرط مسلم		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (١٣٣٥)	جلد٢	صفحہ١٣٥
قال محمود محمد محمود	الحدیث صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (٢٥٦٨)	جلد٦	صفحہ٣٠٧
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح		
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (١١٨٩)	جلد٢	صفحہ٤٥٨

ترجمة الحديث:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ دونوں سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جو آدمی رات کو بیدار ہوا اور اس نے اپنی اہلیہ کو بیدار کیا پھر دونوں نے دو رکعت نماز اکٹھے ادا کی تو ان دونوں کو

اَلذّٰاكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذّٰاكِرَاتِ

اللہ تعالیٰ کا بہت زیادہ ذکر کرنے والے مرد اور ذکر کرنے والی عورتوں میں لکھ دیا جاتا ہے۔

-☆-

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (٢٥٦٩)	جلد ٦	صفحہ ٣٠٨
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح		
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (٩١١)	جلد ١	صفحہ ٤٨٢
قال المحقق	حسن		
صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (٦٢٦)	جلد ١	صفحہ ٤٠٠
قال الالبانی	ھذا حدیث صحیح		
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (٢٠٣٠)	جلد ٢	صفحہ ١٠٤٢
قال الالبانی	ھذا حدیث صحیح		
غایۃ الاحکام	رقم الحدیث (٣٥٣٩)	جلد ٢	صفحہ ٤٩٢
السنن الکبریٰ	رقم الحدیث (١٣١٢)	جلد ٢	صفحہ ١١٩
السنن الکبریٰ	رقم الحدیث (١١٣٤٢)	جلد ١٠	صفحہ ٣١٩

غافلین کے دیوان سے نام خارج

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وآله وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ صَلَّی فِی لَیْلَةٍ بِمِائَةِ آیَةٍ لَمْ یُكْتَبْ مِنَ الْغَافِلِیْنَ، وَمَنْ صَلَّی فِیْ لَیْلَةٍ بِمِائَتَیْ آیَةٍ كُتِبَ مِنَ الْقَانِتِیْنَ الْمُخْلِصِیْنَ.

ترجمة الحديث،

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جس نے رات تہجد کی نماز میں سو آیات کی تلاوت کی اسے غافلین میں نہیں لکھا جاتا۔
اور جس نے رات تہجد کی نماز میں دوسو آیات کی تلاوت کی اسے قانتین و مخلصین میں لکھ دیا

الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۹۳۷)	جلد۱	صفحہ۴۹۶
قال المحقق	صحیح		
کنز العمال	رقم الحدیث (۲۱۴۵۲)	جلد۱	صفحہ۷۸۷
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۱۱۶۱)	جلد۲	صفحہ۴۲۸
غایۃ الاحکام	رقم الحدیث (۳۸۹۶)	جلد۲	صفحہ۲۰۱
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۳۶۱۰)	جلد۲	صفحہ۴۵۳

جاتا ہے۔

-☆-

اس بندہ خاکی پر اللہ تعالیٰ کا کرم کس درجہ ہے، دن اس کا جیسے بھی گزر جائے رات کیوقت نماز تہجد ادا کرے اور نماز تہجد میں ایک سو آیات قرآنیہ کی تلاوت کرے اللہ تعالیٰ اس کا نام غافلین کی فہرست سے خارج کر دیتا ہے۔جس آدمی کا نام غافلین کی فہرست سے خارج ہوگیا اسے اور کیا چاہئے۔رحیم وکریم اللہ ذاکرین پر جو نوازشات نازل فرماتا ہے وہ انسانی احاطہ سے وراء ہیں تو جو آدمی نماز تہجد میں صرف ایک سو آیت پڑھ گیا اسے ان نوازشات سے وافر حصہ عطا فرمایا جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ذکر کرنے والوں سے راضی ہوتا ہے اور غافلین سے ناراض ہوتا ہے تو گویا رات تہجد میں قرآن کریم کی تلاوت کرنے والا ان لوگوں میں نہیں ہے جن سے خالق وما لک ناراض ہوتا ہے بلکہ ان لوگوں میں سے ہے جس پر نوازشات ربانیہ ہوا کرتی ہیں۔

غفلت انسان کو کسی کام کا نہیں چھوڑتی، انسان سے انسانیت کا حسن چھین لیتی ہے۔جس خالق وما لک نے پیدا فرمایا، جس نے بے پناہ کرم نوازیوں سے مالا مال کیا اس کے ذکر سے غافل ہو جانا پرلے درجے کی بدنصیبی ہے۔

آیئے اس بدنصیبی کے داغ کو مٹانے کی کوشش کریں اس کا ایک بڑا ہی آسان طریقہ ہے کہ بندہ نماز تہجد کا پابند بن جائے۔انسان جب تہجد پابندی سے ادا کرے گا تو غافلین سے نکل جائے گا۔ جب غافلین سے نکلے گا تو جس رنگ سے بھی اللہ تعالیٰ کو یاد کرے گا اس کی یاد قبول ہوگی۔جس رنگ سے اسے پکارے گا اس کی پکار سنی جائے گی۔بلکہ وہ رحمات الٰہیہ سے یوں گھرا ہوگا کہ جہاں جہاں سے گزرتا جائے گا اللہ تعالیٰ کی رحمتیں بانٹتا جائے گا۔اور جسے اللہ تعالیٰ اپنی رحمتیں بانٹنے والا کر دے وہ دونوں جہاں میں سرخرو ہوا کرتا ہے۔

-☆-

رات کو صلاۃ تہجد میں سو آیتوں کی تلاوت کرنے سے غافلین کی فہرست سے اگر نام خارج ہوتا ہے تو گناہ کرنے کے سبب سے بسا اوقات تہجد کی توفیق بھی چھن جاتی ہے۔

قَالَ سُفیان الثَّورِی :

حرمت قِیَامِ اللَّیْلِ بِسَبَبِ ذَنْبٍ أَذْنَبْتُهُ .

سیدنا سفیان ثوری –رحمۃ اللہ علیہ– نے ارشاد فرمایا:

ایک گناہ جو مجھ سے سرزد ہوگیا اس کی وجہ سے مجھے نماز تہجد سے محروم کردیا گیا۔

–☆–

تو انسان کو اللہ کی بارگاہ میں اس کی بے نیازی سے ہر وقت ڈرتے رہنا چاہئے، اپنے گناہوں کی معافی مانگتے رہنا چاہئے اس سے اللہ مہربانی فرماتا ہے اور عبادت کی لذت عطا فرماتا ہے ورنہ گناہ کی تاریکی ایسی ہے کہ وہ انسان سے عبادت کی لذت چھین لیتی ہے۔

سئل وهيب بن الورد فقيل له :

متي يفقد العبد لذة العبادة ؟ اذا وقع في المعصية ، او اذا فرغ منها ؟ قال :

يفقد لذة العبادة اذا هم بالمعصية .

حضرت وھیب بن ورد –رحمۃ اللہ علیہ– سے عرض کی گئی: بندہ عبادت کی لذت کب کھوتا ہے؟ جب گناہ کرتا ہے یا جب گناہ سے فارغ ہوتا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا:

بندہ جب گناہ کا ارادہ ہی کرتا ہے تو عبادت کی لذت اس سے چھین لی جاتی ہے۔

قال احد السلف :

رَاحَةُ الْقَلْبِ فِي قِلَّةِ الآثَامِ ، وَرَاحَةُ الْبَطنِ فِي قِلَّةِ الطَّعَامِ ، وَرَاحَةُ اللِّسَانِ فِي

الدرر المنتشرۃ من الکلمات المعطرۃ جلد ا صفحہ ۳۹۲

الدرر المنتشرۃ من الکلمات المعطرۃ جلد ا صفحہ ۳۹۲

قِلَّةِ الْکَلَامِ ۔

ہمارے ایک بزرگ ارشاد فرماتے ہیں:

دل کی راحت گناہوں کی قلت میں ہے، بدن کی راحت کم کھانے میں ہے اور زبان کی راحت کم بولنے میں ہے۔

-☆-

الدرر المنتقاۃ من الکلمات الملتقاۃ جلد۱ صفحہ۳۹۲

قانتین کے دیوان میں شامل

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ و آلِهِ وَسَلَّمَ – :

مَنْ قَامَ بِعَشْرِ آيَاتٍ لَمْ يُكْتَبْ مِنَ الْغَافِلِيْنَ ، وَمَنْ قَامَ بِمِائَةِ آيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْقَانِتِيْنَ ، وَمَنْ قَامَ بِأَلْفِ آيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْمُقَنْطَرِيْنَ.

الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۹۳۳)	جلد ۱	صفحہ ۴۹۴
قال المحقق	حسن		
غایۃ الاحکام	رقم الحدیث (۳۵۰۷)	جلد ۲	صفحہ ۴۸۴
صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۶۳۹)	جلد ۱	صفحہ ۴۰۶
قال الالبانی	ھذا حدیث صحیح		
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۷۷۴۸)	جلد ۸	صفحہ ۱۸۰
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۱۱۵۸)	جلد ۲	صفحہ ۳۵
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۳۰۴۳)	جلد ۲	صفحہ ۷۷۵
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۲۵۷۲)	جلد ۶	صفحہ ۳۱۰
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ حسن		
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۱۳۹۸)	جلد ۱	صفحہ ۳۸۷
قال الالبانی	صحیح		

ترجمة الحديث

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جس آدمی نے دس آیات کے ساتھ قیام کیا اسکا نام غافلین میں نہیں لکھا جاتا۔

اور جس آدمی نے سو آیات کے ساتھ قیام کیا اسکا نام قانتین میں لکھ دیا جاتا ہے۔

اور جس آدمی نے ہزار آیات کے ساتھ قیام کیا تو اس کا نام قنطار لینے والوں میں لکھ دیا جاتا ہے۔

-☆-

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وآلهٖ وَسَلَّمَ قَالَ:

اَلْقِنْطَارُ اِثْنَا عَشَرَ اَلْفَ اُوْقِیَةٍ وَالْاُوْقِیَةُ خَیْرٌ مِّمَّا بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ۔ لے

ترجمة الحديث

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

قنطار بارہ ہزار اوقیہ کا ہوتا ہے ایک اوقیہ زمین وآسمان کے درمیان پائی جانے والی تمام چیزوں سے بہتر ہے۔

(۱) الترغیب والترهیب	رقم الحدیث (۹۳۵)	جلد ۱	صفحہ ۴۹۵
قال المحقق	حسن		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۶۶۰)	جلد ۲	صفحہ ۴۱۳
کنز العمال	رقم الحدیث (۲۸۹۱)	جلد ۱	صفحہ ۱۳۶
غایۃ الاحکام	رقم الحدیث (۳۵۰۸)	جلد ۲	صفحہ ۴۸۴
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۲۷۳۱)	جلد ۳	صفحہ ۱۰۳۲
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۲۵۷۳)	جلد ۶	صفحہ ۳۱۱
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ حسن		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۸۷۴۳)	جلد ۸	صفحہ ۴۱۱
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۲۸۱۵)	جلد ۹	صفحہ ۴۲۹

ناکامی ونامرادی
سے مامون ومحفوظ

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – :

مَا خَيَّبَ اللّٰهُ امْرَأً قَامَ فِيْ جَوْفِ اللَّيْلِ فَافْتَتَحَ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ وَآلِ عِمْرَانَ.

ترجمة الحديث،

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ ایسے آدمی کو کبھی ناکام ورسوانہیں کرتا جورات کے وقت قیام کرتے ہوئے تلاوت سورۃ البقرہ اور آل عمران سے شروع کرے۔

کنزالعمال	رقم الحدیث (۲۵۴۰۶)	جلد۱	صفحہ ۱۲۶
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۹۲۳)	جلد۱	صفحہ ۴۸۹
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۳۵۳۱)	جلد۲	صفحہ ۴۳۵
المعجم الاوسط	رقم الحدیث (۱۷۷۲)	جلد۱	صفحہ ۴۸۰

قربِ الٰہی

عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ – يَقُوْلُ:

أَقْرَبُ مَا يَكُوْنُ الرَّبُّ جَلَّ جَلَالُهُ مِنَ الْعَبْدِ فِيْ جَوْفِ اللَّيْلِ الْآخِرِ فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَكُوْنَ مِمَّنْ يَذْكُرُ اللّٰهَ فِيْ تِلْكَ السَّاعَةِ فَكُنْ.

صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۵۷۹)	جلد۳	صفحہ ۴۷۰
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن ابی داود	رقم الحدیث (۸۷۵)	جلد۱	صفحہ ۴۲۸
قال الالبانی	صحیح		
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۱۱۷۳)	جلد۱	صفحہ ۲۵۹
قال الالبانی	حد الحدیث صحیح		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۶۲۸)	جلد۱	صفحہ ۲۰۱
قال الالبانی	صحیح		
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱۶۲۸)	جلد۲	صفحہ ۲۸۳
قال الالبانی	صحیح		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۹۴۳)	جلد۱	صفحہ ۳۸۸
قال المحقق	حسن		

ترجمة الحديث:

حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ انہوں نے سنا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرما رہے تھے:

رب تعالیٰ جل جلالہ اپنے بندے کے سب سے زیادہ قریب رات کے آخری حصہ میں ہوتا ہے اگر تو اس وقت ان خوش نصیبوں میں ہو سکتا ہے جو اللہ کا ذکر کرتے ہیں تو ہو جا۔

-☆-

رات کا آخری حصہ اللہ تعالیٰ کی رحمات سے لبریز حصہ ہے اس حصہ میں انوار ربانیہ کی موسلا دھار بارش ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا لطف وکرم یوں ہوتا ہے کہ جو مرد مومن ان گھڑیوں میں اپنے بخت سنوارنا چاہے اس کیلئے یہ سنہری گھڑیاں ہیں۔

آسمان دنیا پر اللہ جل شانہ تشریف لاتا ہے جیسے اسے زیبا ہے پھر اھل ارض سے مخاطب ہوتا ہے:

ہے تم میں کوئی مغفرت طلب کرنے والا میں اس کی زندگی بھر کے گناہ معاف کر دوں۔

ہے تم میں کوئی رزق مانگنے والا میں اس کے کاسہ گدائی کو بھر دوں۔

اللہ جل شانہ کی یہ ندا فجر تک جاری رہتی ہے۔ اھل ایمان ان نورانی گھڑیوں کے قدر دان ہوتے ہیں۔ وہ رات کے اس حصہ میں بستر کو خیرباد کہتے ہوئے مصلیٰ بندگی پر آ جاتے ہیں اپنے دونوں ہاتھوں کا کاسہ بنا کر اس کی بارگاہ لم یزل میں سوالی بن جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ان پر یوں لطف وکرم ہوتا ہے کہ ان کی آنکھوں سے آنسوؤں کا سیلاب اُمڈ آتا ہے جس کا ایک ایک قطرہ بارگاہ خداوندی میں بڑا قیمتی ہے۔

اے اہل ایمان!

رات کا آخری حصہ قرب الٰہی کا وقت ہے۔اس سہانے وقت میں اللہ تعالیٰ کے جتنا قریب ہوسکتے ہو ہو جاؤ۔اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کسی چیز کی کمی نہیں کمی ہے تو صرف ہمارے اندر ہے۔ہمارے اندر وہ اخلاص نہیں، وہ للہیت نہیں جو رحمت الٰہی کو متوجہ کر سکے لیکن اس کے باوجود اس رحیم وکریم کے کرم کی بارش یوں نازل ہوتی ہے کہ اگر کوئی اس کی بارگاہ میں آ جائے چاہے جیسے بھی آ جائے اپنے آنسوؤں کا نذرانہ پیش کر دے۔اگر آنسو نہ ہی تو روتی صورت ہی بنا لے وہ رحمان ورحیم اللہ اس ادا کو بھی پسند فرمالیتا ہے اس حالت کو بھی اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت سے نواز دیتا ہے۔اس لئے ان نورانی لمحات کی قدر کرنی چاہئے اور اپنے دامن کو پھیلا کر اس سے اس کے کرم کا سوالی ہونا چاہئے۔

زندگی ناپائیدار ہے ہر روز زندگی کا ایک دن ختم ہو رہا ہے۔بالآخر ایک دن حیات مستعار کے لمحات مکمل ہو جائیں گے۔پھر ہمیں ہمارے ہی اعزہ واقارب کورستان چھوڑ آئیں گے اس وقت ہماری آنکھیں کھلیں گی لیکن اس وقت کی ندامت کا کیا فائدہ۔

آج وقت ہے ہم قدر کر لیں رات کی تنہائی میں اٹھ کر اپنے خالق ومالک کو راضی کر لیں اگر در رحمت پر دل کے ہاتھوں سے دستک دے لیں، ان شاء اللہ وہ کرم فرمائے گا اور ضرور کرم فرمائے گا۔

ہوسکتا ہے ہماری دستک سے پہلے ہی ادھر سے دستگیری ہو جائے۔

ہوسکتا ہے ہمارے آنسو بہانے سے پہلے ہی ہمیں مغفرت وبخشش کی خلعت زیبا سے سرفراز فرما دیا جائے۔

ہوسکتا ہے ہماری زبان سے دعائیہ کلمات نکلنے سے پہلے ہی ہمارے بختوں کو اوج ثریا پر پہنچا دیا جائے اور کریم اللہ فرما دے:

اے میرے فرشتو! گواہ ہو جاؤ آج میں نے ان کی زندگی کی جملہ تقصیرات کو معاف کر کے انہیں سزاوار جنت ٹھہرا دیا ہے اور اپنی عنایات کریمانہ سے انہیں مالا مال کر دیا ہے۔

-☆-

شیطان کی گرفت سے

آزادی دلانے والی

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ – قَالَ:

یَعْقِدُ الشَّیْطَانُ عَلٰی قَافِیَةِ رَأْسِ اَحَدِکُمْ اِذَا هُوَ نَامَ ثَلاَ ثَ عُقَدٍ یَضْرِبُ عَلٰی کُلِّ عُقْدَةٍ: عَلَیْکَ لَیْلٌ طَوِیْلٌ فَارْقُدْ فَاِنِ اسْتَیْقَظَ فَذَکَرَ اللّٰهَ اِنْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَاِنْ تَوَضَّأَ اِنْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَاِنْ صَلّٰی اِنْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَاَصْبَحَ نَشِیْطًا طَیِّبَ النَّفْسِ وَاِلَّا اَصْبَحَ خَبِیْثَ النَّفْسِ کَسْلاَنَ.

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۱۴۲)	جلد۱	صفحہ ۳۴۱
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۳۲۶۹)	جلد۲	صفحہ ۱۰۰۸
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۳۲۹)	جلد۲	صفحہ ۱۴۲
قال محمود محمد محمود	الحدیث متفق علیہ		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۷۷۶)	جلد۱	صفحہ ۵۳۸
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۱۳۰۶)	جلد۱	صفحہ ۳۵۷
قال الالبانی	صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جب تم میں سے کوئی شخص سو جاتا ہے تو شیطان اس کے سر کے پچھلے حصے پر تین گرہیں لگاتا ہے اور ہر گرہ کو ان لفظوں سے بند کرتا ہے۔تیرے سامنے بہت لمبی رات ہے سو جا۔

اگر وہ بیدار ہو پھر وہ اللہ کا ذکر کرے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے اس کے بعد اگر وضو کرے تو ایک اور گرہ کھل جاتی ہے اور پھر اگر وہ نماز پڑھے تو اس کی ایک اور گرہ، آخری گرہ کھل جاتی ہے اور وہ صبح کو ہوشیار اور پاکیزہ نفس ہوتا ہے۔ورنہ وہ صبح کو خبیث النفس اور سست ہوتا ہے۔

-☆-

صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (١٦٠٦)	جلد١	صفحہ٥٢٣
قال الالبانی	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (٧٣٣٣)	جلد٧	صفحہ٢٢٣
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (٧٣٠٦)	جلد٧	صفحہ١٣٢
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (٨١٠٧)	جلد٢	صفحہ١٣٢٧
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (١١٧٩)	جلد٥	صفحہ٣٩
قال الالبانی	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (٨٩٣)	جلد١	صفحہ٢٧٥
قال المحقق	صحیح		
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (٩٣٣)	جلد١	صفحہ٣٩٩
قال المحقق	صحیح		
صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (٦١٣)	جلد١	صفحہ٣٩٥
قال الالبانی	صحیح		
صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (٦٢٧)	جلد١	صفحہ٣٠٩
قال الالبانی	صحیح		

مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۱۱۷۶)	جلد۲	صفحہ۴۳۴
قال الالبانی	متفق علیہ		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۲۵۵۳)	جلد۶	صفحہ۲۹۳
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۲۵۴۴)	جلد۴	صفحہ۲۲۸
قال الالبانی	صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۳۳۹)	جلد۲	صفحہ۳۲۵
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۳۳۹)	جلد۲	صفحہ۴۲۵
قال الدکتور بشار عواد معروف	اسنادہ صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۳۳۹)	جلد۲	صفحہ۴۹۵
قال زبیر علی زئی	صحیح	انتہیٰ	

ہر دعا قبول

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ يَقُوْلُ:

لَا اَقُوْلُ الْيَوْمَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – مَا لَمْ يَقُلْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – يَقُوْلُ:

مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهٗ مِنْ جَهَنَّمَ، وَسَمِعْتُ النَّبِيَّ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – يَقُوْلُ:

رَجُلٌ مِنْ اُمَّتِيْ يَقُوْمُ مِنَ اللَّيْلِ يُعَالِجُ نَفْسَهٗ اِلَى الطُّهُوْرِ وَعَلَيْكُم عُقَدٌ، فَاِذَا وَضَّأَ يَدَيْهِ اِنْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، فَاِذَا وَضَّأَ وَجْهَهٗ اِنْحَلَتْ عُقْدَةٌ، وَاِذَا مَسَحَ رَأْسَهٗ اِنْحَلَّتْ عُقْدَةٌ وَاِذَا وَضَّا رِجلَيْهِ اِنْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، فَيَقُوْلُ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلا لِلَّذِيْ وَرَاءَ الْحِجَابِ اُنْظُرُوْا اِلٰى عَبْدِيْ هٰذَا يُعَالِجُ نَفْسَهٗ يَسْاَلُنِيْ، مَا سَاَلَنِيْ عَبْدِيْ هٰذَا فَهُوَ لَهٗ مَاسَاَلَنِيْ عَبْدِيْ هٰذَا فَهُوَ لَهٗ.

ترجمۃ الحدیث:

حضرت عقبہ بن عامر -رضی اللہ عنہ- نے فرمایا:

میں اپنی زندگی کے دنوں میں حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے بارے میں وہ بات نہیں کہہ سکتا جو آپ نے ارشاد نہ فرمائی ہو۔ کیونکہ میں نے سنا حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرمارہے تھے۔

جس نے مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ بولا وہ اپنا ٹھکانا جہنم بنا لے۔ میں نے سنا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرمارہے تھے:

میری امت کا کوئی بھی فرد رات اٹھ کر اپنے نفس کو وضو کی طرف لے جاتا ہے اسے وضو کی عادت ڈالتا ہے۔

تم پر گرہیں ہوتی ہیں:

جب وہ اپنے ہاتھ دھوتا ہے ایک گرہ کھل جاتی ہے۔

جب وہ اپنا چہرہ دھوتا ہے ایک گرہ کھل جاتی ہے۔

جب وہ سر کا مسح کرتا ہے ایک گرہ کھل جاتی ہے۔

الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۹۲۶)	جلد ۱	صفحہ ۳۹۰
قال المحقق	صحیح		
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۳۵۸۰)	جلد ۲	صفحہ ۴۴۶
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۳۵۸۷)	جلد ۲	صفحہ ۴۴۸
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۱۲۸)	جلد ۱	صفحہ ۳۶۷
غایۃ الاحکام	رقم الحدیث (۱۴۴۳)	جلد ۱	صفحہ ۵۶۳
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۱۰۵۲)	جلد ۳	صفحہ ۳۲۹
قال شعیب الارنووط	اسنادہ صحیح		
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۸۴۳)	جلد ۱۷	صفحہ ۳۰۵
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۷۳۸۸)	جلد ۱۳	صفحہ ۳۷۸
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ حسن		

اور جب وہ اپنے پاؤں دھوتا ہے ایک گرہ کھل جاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ وراء الحجاب میں فرشتوں سے فرماتا ہے:

میرے اس بندے کو دیکھو اپنے نفس کو مجھ سے مانگنے کی عادت ڈال رہا ہے۔

میرے بندے نے جو کچھ مانگا وہ اس کا ہے

میرے بندے نے جو کچھ مانگا وہ اس کا ہے

-☆-

اللہ تعالیٰ کا رحم و کرم فرمانا

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ – :

رَحِمَ اللّٰهُ رَجُلًا قَامَ مِنَ اللَّیْلِ فَصَلّٰی وَاَیْقَظَ امْرَاَةً فَصَلَّتْ فَاِنْ اَبَتْ نَضَحَ فِیْ وَجْهِهَا الْمَاءَ ، رَحِمَ اللّٰهُ امْرَاَةً قَامَتْ مِنَ اللَّیْلِ فَصَلَّتْ وَاَیْقَظَتْ زَوْجَهَا ، فَاِنْ اَبٰی نَضَحَتْ فِیْ وَجْهِهِ الْمَاءَ.

صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۱۳۰۸)	جلد ۱	صفحہ ۳۵۸
قال الالبانی	حسن صحیح		
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۱۶۰۹)	جلد ۱	صفحہ ۵۲۴
قال الالبانی	حسن صحیح		
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۱۱۸۱)	جلد ۵	صفحہ ۵۱
قال الالبانی	حسن صحیح		
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۱۴۵۰)	جلد ۱	صفحہ ۳۹۹
قال الالبانی	صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۳۳۶)	جلد ۲	صفحہ ۱۲۵
قال محمود محمد محمود	الحدیث صحیح		

ترجمۃ الحدیث:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحمت فرمائے جو رات کو بیدار ہو کر نماز پڑھتا ہے اور اپنی اہلیہ کو بیدار کرتا ہے تا کہ وہ نماز تہجد ادا کرے۔اگر وہ انکار کرے تو اس کے چہرے پر پانی کے چھینٹے ڈالتا ہے۔ اس طرح اللہ اس عورت پر رحمت فرمائے جو رات کو بیدار ہو کر خود نماز پڑھے اور اپنے خاوند کو بیدار کرے،اگر وہ انکار کرے تو اسکے چہرے پر پانی کے چھینٹے ڈالے۔

-☆-

السنن الکبریٰ	رقم الحدیث (۱۳۰۲)	جلد۲	صفحہ ۱۱۵
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۹۰۹)	جلد۱	صفحہ ۳۸۲
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۲۵۶۷)	جلد۶	صفحہ ۳۰۶
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ قوی		
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۱۱۶۴)	جلد۲	صفحہ ۴۳۹
صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۶۲۵)	جلد۱	صفحہ ۳۹۹
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۳۴۹۴)	جلد۱	صفحہ ۶۵۷
قال الالبانی	ھذا حدیث صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۷۴۰۴)	جلد۷	صفحہ ۲۱۳
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۷۳۶۳)	جلد۷	صفحہ ۱۸۳
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۹۵۹۳)	جلد۹	صفحہ ۲۶۵
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۲۵۵۸)	جلد۴	صفحہ ۳۵۶
قال الالبانی	حسن صحیح		

اللہ تعالیٰ کا راضی ہونا

عَنْ اَبِیْ الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ:
ثَلَاثَةٌ یُحِبُّهُمُ اللّٰهُ وَیَضْحَکُ اِلَیْهِمْ وَیَسْتَبْشِرُهُمْ الَّذِیْ انْکَشَفَتْ فِئَةٌ قَاتَلَ وَرَائَهَا بِنَفْسِهٖ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ ، فَاِمَّا اَنْ یُقْتَلَ ، وَاِمَّا اَنْ یَنْصُرُهُ اللّٰهُ وَیَکْفِیْهِ ، فَیَقُوْلُ: اُنْظُرُوْا اِلٰی عَبْدِیْ هٰذَا کَیْفَ صَبَرَ لِیْ بِنَفْسِهٖ وَالَّذِیْ لَهٗ امْرَاَةٌ حَسَنَةٌ وَفِرَاشٌ لَیِّنٌ حَسَنٌ فَیَقُوْمُ مِنَ اللَّیْلِ فَیَقُوْلُ: یَذَرُ شَهْوَتَهٗ وَیَذْکُرُنِیْ ، وَلَوْ شَاءَ رَقَدَ ، وَالَّذِیْ اِذَا کَانَ فِیْ سَفَرٍ وَکَانَ مَعَهٗ رَکْبٌ فَسَهِرُوْا ثُمَّ هَجَعُوْا فَقَامَ مِنَ السَّحَرِ فِیْ ضَرَّاءٍ وَسَرَّاءٍ.

مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۳۵۳۶)	جلد۲	صفحہ۴۳۶
المستدرک للحاکم مختصرا	رقم الحدیث (۶۸)	جلد۱	صفحہ۴۴
الدر المنثور		جلد۲	صفحہ۱۰۰
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۹۳۴)	جلد۱	صفحہ۴۸۹
قال المحقق	حسن		
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۲۰۶۳)	جلد۲	صفحہ۳۰۱
قال المحقق	صحیح		
صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۶۲۹)	جلد۱	صفحہ۴۰۱

ترجمة الحديث،

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تین آدمیوں سے اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے،انہیں دیکھ کر مسکراتا ہے اور دوسروں کو ان کی بشارت سناتا ہے۔ایک وہ شخص جو دشمن کا لشکر معلوم ہونے پر میدان جنگ میں آجاتا ہے اور اللہ کے لئے اپنی جان کے ساتھ جہاد کرتا ہے،وہ یا تو شہید ہو جاتا ہے یا اللہ تعالیٰ اس کی مدد فرماتا ہے اور وہ اسے کافی ہو جاتا ہے۔اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

میرے اس بندے کو دیکھو،اس نے کیسے اپنی جان کے ساتھ میرے لئے صبر کیا۔

دوسرا وہ شخص جس کی خوبصورت بیوی ہے اور خوبصورت،نرم بستر ہے لیکن وہ رات کو قیام کرتا ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وہ اپنی شہوت کو ترک کرتا ہے اور میرا ذکر کرتا ہے اگر وہ چاہتا تو سو سکتا تھا۔

تیسرا وہ آدمی جو کسی سفر میں ہو اور اس کے ساتھ قافلہ ہو قافلہ والے بیدار رہیں پھر نیند کے غلبہ سے وہ بھی سو جائیں۔وہ سحری کو اٹھے-تنگی ہو یا آسانی-وہ صلاۃ تہجد ادا کرے۔

-☆-

اللہ تعالیٰ کا
خوش ہونا

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ:

عَجِبَ رَبُّنَا مِنْ رَجُلَیْنِ رَجُلٌ ثَارَ عَنْ وَطَائِهٖ وَلِحَافِهٖ مِنْ بَیْنِ اَهْلِهٖ وَحِبِّهٖ اِلٰی صَلَاتِهٖ فَیَقُوْلُ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا:

اُنْظُرُوْا اِلٰی عَبْدِیْ ثَارَ عَنْ فِرَاشِهٖ وَوَطَائِهٖ مِنْ بَیْنِ حِبِّهٖ وَاَهْلِهٖ اِلٰی صَلَاتِهٖ رَغْبَةً فِیْمَا عِنْدِیْ وَشَفَقَةً مِمَّا عِنْدِیْ ، وَرَجُلٌ غَزَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَانْهَزَمَ اَصْحَابُهٗ فَعَلِمَ مَا عَلَیْهِ فِی الْاِنْهِزَامِ وَمَالَهٗ فِی الرُّجُوْعِ فَرَجَعَ حَتّٰی یُهَرِیْقَ دَمَهٗ فَیَقُوْلُ اللّٰهُ:

اُنْظُرُوْا اِلٰی عَبْدِیْ رَجَعَ رَجَاءً فِیْمَا عِنْدِیْ وَشَفَقَةً مِمَّا عِنْدِیْ حَتّٰی یُهَرِیْقَ دَمَهٗ.

الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۹۳۵)	جلد ۱	صفحہ ۳۸۹
قال المحقق	حسن		
صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۶۳۰)	جلد ۱	صفحہ ۴۰۲
قال الالبانی	ھذا الحدیث حسن		
مشکوٰۃ المصابیح	رقم الحدیث (۱۲۰۷)	جلد ۲	صفحہ ۵۲

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ہمارا رب دو آدمیوں پر بڑا خوش ہے۔ ایک وہ شخص جو اپنے بستر اپنے لحاف سے اپنی بیوی اور محبوب کے پہلو سے اٹھ کھڑا ہوا صلاۃ ادا کرنے لگا تو اللہ جل وعلا فرماتا ہے:

میرے بندے کو دیکھو اپنے بستر اور بچھونے سے اپنے محبوب اور بیوی سے اٹھ کر اپنی نماز ادا کرتا ہے میرے انعامات کی رغبت کرتے ہوئے اور میرے عذاب سے ڈرتے ہوئے۔

دوسرا وہ شخص جس نے اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور اس کے ساتھی شکست کھا گئے اسے معلوم ہے کہ شکست کھانے میں اس پر کیا وبال ہے اور واپس پلٹ کر اپنی جان قربان کرنے میں اس کے لئے کتنا اجر وثواب ہے پس وہ میدان جہاد میں لوٹ آیا یہاں تک کہ اس نے اپنا خون بہا دیا۔

اللہ فرماتا ہے دیکھو اس بندے کو یہ لوٹ آیا ہے جو میرے پاس اجر وثواب ہے اس کی امید کرتے ہوئے اور میرے عذاب سے ڈرتے ہوئے یہاں تک کہ اس نے خون بہا دیا ہے۔

مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۳۹۴۹)	جلد۴	صفحہ۹۵
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۳۹۸۱)	جلد۲	صفحہ۷۴۷
قال الالبانی	حذا الحدیث حسن		
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۲۵۳۶)	جلد۲	صفحہ۱۰۶
قال الالبانی	حذا الحدیث حسن		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۲۵۵۷)	جلد۶	صفحہ۲۹۷
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ قوی		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۲۵۵۸)	جلد۶	صفحہ۲۹۸
قال شعیب الارنؤوط	حدیث صحیح		
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۲۵۳۱)	جلد۳	صفحہ۹۵۱
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۱۰۳۸۳)	جلد۱۰	صفحہ۱۷۹
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۳۵۳۸)	جلد۲	صفحہ۴۳۶

اللہ تعالیٰ کا محبت فرمانا

عَنْ أَبِی ذَرٍّ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ –عَنِ النَّبِیِّ –صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وآلِهِ وَسَلَّمَ– قَالَ:

ثَلَاثَةٌ یُحِبُّهُمُ اللّٰهُ ، وَثَلَاثَةٌ یَبْغَضُهُمُ اللّٰهُ ، فَأَمَّا الَّذِیْنَ یُحِبُّهُمْ: فَرَجُلٌ أَتَی قَوْمًا فَسَأَلَهُمْ بِاللّٰهِ وَلَمْ یَسْأَلْهُمْ بِقَرَابَةٍ بَیْنَهُ وَبَیْنَهُمْ ، فَمَنَعُوْهُ فَتَخَلَّفَ رَجُلٌ بِأَعْقَابِهِمْ فَأَعْطَاهُ سِرًّا لَا یَعْلَمُ بِعَطِیَّتِهِ إِلَّا اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَالَّذِیْ أَعْطَاهُ،

قَوْمٌ سَارُوْا لَیْلَتَهُمْ حَتّٰی إِذَا کَانَ النَّوْمُ أَحَبَّ إِلَیْهِمْ مِمَّا یُعْدَلُ بِهِ فَوَضَعُوْا رُؤُوسَهُمْ فَقَامَ أَحَدُهُمْ یَتَمَلَّقُنِیْ وَیَتْلُوْا آیَاتِیْ.

وَرَجُلٌ فِیْ سَرِیَّةٍ فَلَقِیَ الْعَدُوَّ فَهُزِمُوْا فَأَقْبَلَ بِصَدْرِهِ حَتّٰی یُقْتَلَ أَوْ یُفْتَحَ لَهُ.

وَالثَّلَاثَةُ الَّذِیْنَ یَبْغَضُهُمُ اللّٰهُ:

الشَّیْخُ الزَّانِی،

وَالْفَقِیْرُ الْمُخْتَالُ،

وَالْغَنِیُّ الظَّلُوْمُ.

ترجمة الحديث،

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تین آدمیوں سے اللہ تعالٰی محبت فرماتا ہے اور تین آدمیوں سے ناراض ہوتا ہے۔جن سے محبت فرماتا ہے۔

ان میں سے ایک تو وہ آدمی کسی مجمع سے کچھ سوال کرنے آیا جو محض اللہ تعالٰی کے واسطے سے سوال کرتا ہے۔ان سے کسی باہمی رشتہ داری کی بنا پر سوال نہیں کرتا ہے تو ان لوگوں نے اسے دینے سے انکار کر دیا۔

تو ایک آدمی سب سے نظریں بچا کر پیچھے ہٹا اور چپکے سے اسے کچھ دے دیا جس کے عطیے کی اللہ تعالٰی کے سوا کسی کو بھی خبر نہ ہوئی، یا وہ جانتا ہے جسے دیا ہے۔

دوسرا وہ آدمی!

مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۱۳۵۲)	جلد۱۵	صفحہ۵۰۱
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۱۳۳۷)	جلد۱۵	صفحہ۴۹۷
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۱۴۴۲)	جلد۱۶	صفحہ۱۴
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۳۳۴۹)	جلد۸	صفحہ۱۳۷
قال شعیب الارنؤوط	حدیث صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۳۳۵۰)	جلد۸	صفحہ۱۳۸
قال شعیب الارنؤوط	حدیث صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۴۷۷۱)	جلد۱۱	صفحہ۹۱
قال شعیب الارنؤوط	حدیث صحیح		
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۲۴۴۶)	جلد۳	صفحہ۹۴
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۲۵۴۲)	جلد۳	صفحہ۹۵

ایک قوم رات بھر سفر کرتی رہی جب نیند انہیں سفر سے زیادہ محبوب ہوئی تو وہ سو گئے تو ان میں سے ایک آدمی جو میری بارگاہ میں نماز پڑھتے ہوئے عاجزی کرنے لگا اور میری آیات کی تلاوت کرنے لگا۔

تیسرا وہ آدمی ہے کہ ایک جماعت کے ساتھ ہو جو جہاد کر رہی ہو اور کفار سے مقابلے میں شکست کھانے لگیں۔ اس وقت یہ آدمی ان میں سے سینہ تان کر مقابلہ میں ڈٹ جائے حتی کہ شہید ہو جائے یا اس کے سبب فتح ہو جائے۔

اور تین آدمی جن سے اللہ تعالیٰ ناراض ہے۔

بوڑھا بدکار

تکبر کرنے والا فقیر

ظالم مالدار

-☆-

صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۳۰۷۴)	جلد ۱	صفحہ ۵۸۹
قال الالبانی	حد الحدیث صحیح		
مشکوٰۃ المصابیح	رقم الحدیث (۱۸۹۴)	جلد ۲	صفحہ ۲۹۸
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۲۷۱۰)	جلد ۲	صفحہ ۵۹۴
قال المحقق	حسن		
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۳۸۳۱)	جلد ۳	صفحہ ۳۶۴
قال المحقق	صحیح		
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۲۵۷۴)	جلد ۳	صفحہ ۲۶۴
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۱۳۰۸)	جلد ۱	صفحہ ۲۸۰
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۱۲۳۷)	جلد ۲	صفحہ ۱۵۴
السنن الکبریٰ	رقم الحدیث (۱۳۱۶،۱۳۱۷)	جلد ۲	صفحہ ۱۳۱
السنن الکبریٰ	رقم الحدیث (۲۳۶۴)	جلد ۳	صفحہ ۲۶
السنن الکبریٰ	رقم الحدیث (۷۰۹۸،۷۰۹۹)	جلد ۶	صفحہ ۴۰۳
الدر المنثور		جلد ۱	صفحہ ۳۵۴

صلاۃ مشہودہ اور
اللہ تعالیٰ کی طرف سے مغفرت

قَالَ عَمْرٌو – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – :

قُلْتُ : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ – أَيُّ اللَّيْلِ أَسْمَعُ ؟ قَالَ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ – :

جَوْفُ اللَّيْلِ الْآخِرُ، فَصَلِّ مَا شِئْتَ ، فَإِنَّ الصَّلَاةَ مَشْهُوْدَةٌ مَكْتُوْبَةٌ مَحْضُوْرَةٌ يَدْنُو تَعَالَى مِنَ السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَغْفِرُ إِلَّا مَا كَانَ مِنَ الشِّرْكِ وَالْبَغْيِ.

کنز العمال	رقم الحدیث (۳۳۰۶)	جلد ۱	صفحہ ۱۵۲
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۰۷۵۸)	جلد ۸	صفحہ ۱۶۱
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۴۳)	جلد ۱	صفحہ ۷۸
المعجم الاوسط	رقم الحدیث (۲۹۶۴)	جلد ۵	صفحہ ۱۷۴
غایۃ الاحکام	رقم الحدیث (۳۵۳۳)	جلد ۲	صفحہ ۴۹۰
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۱۲۷۷)	جلد ۱	صفحہ ۳۵۰
قال الالبانی	صحیح		

ترجمة الحديث،

حضرت عمر -رضی اللہ عنہ- فرماتے ہیں:

میں نے عرض کی یا رسول اللہ!

رات کی کون سی گھڑی زیادہ سنی جاتی ہے؟

حضور -صلی اللہ علیہ وسلم- نے ارشاد فرمایا۔

رات کا آخری حصہ اس حصہ میں جتنی چاہو صلاۃ ادا کرلو کیونکہ یہ صلاۃ مشہودہ، مکتوبہ اور محضورہ ہے۔ اللہ تعالیٰ آسمان دنیا سے قریب ہوتا ہے۔

بخشش فرماتا ہے ہر ایک کی جو اس گھڑی حاضر ہو سوائے مشرک اور باغی کے۔

-☆-

دخول جنت کا ذریعہ

عَنْ عَلِيٍّ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ –:

اِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَغُرَفًا يُرٰى ظُهُوْرُهَا مِنْ بُطُوْنِهَا وَبُطُوْنُهَا مِنْ ظُهُوْرِهَا ، فَقَامَ اِلَيْهِ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ : لِمَنْ هِيَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ – ؟ قَالَ : هِيَ لِمَنْ اَطَابَ الْكَلَامَ وَاَطْعَمَ الطَّعَامَ وَاَدَامَ الصِّيَامَ وَصَلّٰى لِلّٰهِ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ.

صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۲۱۲۳)	جلد ۱	صفحہ ۴۲۶
قال الالبانی	حد الحدیث حسن		
تاریخ بغداد	رقم الحدیث (۴۳۱۷)	جلد ۸	صفحہ ۲۰۳
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۵۱۲۲)	جلد ۳	صفحہ ۳۳۵
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۲۸۰۳)	جلد ۱۶	صفحہ ۴۶۳
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۳۴۶۶)	جلد ۳	صفحہ ۳۰۱
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۵۰۹)	جلد ۲	صفحہ ۲۶۲
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ قوی	عن ابی مالک الاشعری	

ترجمۃ الحدیث،

حضرت علی-رضی اللہ عنہ-سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-نے ارشاد فرمایا:

بیشک جنت میں کچھ کمرے محلات ایسے ہیں کہ انکا باہر ان کے اندر سے دیکھا جا سکتا ہے اوران کا اندران کے باہر سے دیکھا جاسکتا ہے ایک اعرابی نے عرض کی:

یا نبی اللہ یہ محل کس کے لئے ہیں؟ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جو اچھی بات کرے، کھانا کھلائے، مسلسل روزے رکھے، اللہ کیلئے رات کو نماز پڑھے جبکہ لوگ سوئے ہوئے ہوں۔

-☆-

المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۳۴۶۷)	جلد۳	صفحہ۳۰۱
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۲۷۰)	جلد۱	صفحہ۱۱۷
قال الحاکم	ھذا الحدیث صحیح		
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۱۲۰۰)	جلد۲	صفحہ۴۶۲
قال الحاکم	ھذا الحدیث صحیح		
کنز العمال	رقم الحدیث (۴۳۴۳۹)	جلد۱۵	صفحہ۸۶۷
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۸۹۷)	جلد۱	صفحہ۴۷۷
قال المحقق	صحیح عن عبداللہ بن عمرو		
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۸۹۸)	جلد۱	صفحہ۴۷۷
قال المحقق	صحیح		
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۱۳۷۹)	جلد۱	صفحہ۷۱۲
قال المحقق	صحیح		
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۱۳۸۰)	جلد۱	صفحہ۷۱۲
قال المحقق	صحیح		
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۵۴۶۲)	جلد۲	صفحہ۴۱۲
قال المحقق	ھذا الحدیث حسن		
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۵۴۷۶)	جلد۲	صفحہ۴۱۹
قال المحقق	ھذا الحدیث حسن		

مسند الامام احمد	رقم الحدیث (١٣٣٧)	جلد٢	صفحہ١٥٢
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (٥٠٩)	جلد٢	صفحہ١٧
قال الالبانی	حسن	عن ابی مالک الاشعری	
صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (٦١٧)	جلد١	صفحہ٣٩٧
قال الالبانی	حسن صحیح	عن عبد اللہ بن عمرو	
صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (٦١٨)	جلد١	صفحہ٣٩٧
قال الالبانی	صحیح لغیرہ	عن ابی مالک الاشعری	
صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (٩٣٦)	جلد١	صفحہ٥٦٠
قال الالبانی	صحیح	عن عبد اللہ بن عمرو	
صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (٩٣٧)	جلد١	صفحہ٥٦١
قال الالبانی	صحیح لغیرہ	عن ابی مالک الاشعری	
صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (٢٦٩٣)	جلد٣	صفحہ٣٢
قال الالبانی	حسن صحیح	عن عبد اللہ بن عمرو	
صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (٣٧٠٨)	جلد٣	صفحہ٥٠٠
قال الالبانی	حسن صحیح	عن ابی مالک الاشعری	
صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (٣٧١٧)	جلد٣	صفحہ٥٠٢
قال الالبانی	حسن صحیح	عن عبد اللہ بن عمرو	

جنت میں سلامتی سے دخول

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :

قُلْتُ : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ – ! اِنِّیْ اِذَا رَأَيْتُكَ طَابَتْ نَفْسِیْ وَقَرَّتْ عَيْنِیْ اَنْبِئْنِیْ عَنْ كُلِّ شَيْءٍ قَالَ :

كُلُّ شَيْءٍ خُلِقَ مِنَ الْمَاءِ ، فَقُلْتُ : اَخْبِرْنِیْ بِشَيْءٍ اِذَا عَمِلْتُهُ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ ، قَالَ :

اَطْعِمِ الطَّعَامَ ، وَاَفْشِ السَّلَامَ ، وَصِلِ الْاَرْحَامَ ، وَصَلِّ بِالَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ تَدْخُلِ الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ.

المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۷۱۷۴)	جلد ۷	صفحہ ۲۵۶۰
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۱۰۱۹)	جلد ۱	صفحہ ۲۳۳
قال الالبانی	حذا حدیث صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۵۰۸)	جلد ۲	صفحہ ۲۶۱
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۸۲۲۸)	جلد ۸	صفحہ ۲۶۹
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		

ترجمة الحديث،

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی:

یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! جب میں آپ کو دیکھتا ہوں تو میرا دل خوش ہوجاتا ہے اور میری آنکھیں ٹھنڈی ہوجاتی ہیں آپ مجھے ہر چیز کے متعلق بتائیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ہر چیز پانی سے پیدا کی گئی ہے۔ میں نے عرض کی:

تو آپ مجھے ایسا کام بتائیں جسے کرنے سے میں جنت میں داخل ہوجاؤں؟ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

کھانا کھلایئے، السلام علیکم کی خوب اشاعت کیجئے، صلہ رحمی کیجئے اور جب لوگ رات کو سو رہے ہوں تو نماز تہجد ادا کیجئے، تم سلامتی سے جنت میں داخل ہوجاؤ گے۔

-☆-

مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۰۳۴۹)	جلد۹	صفحہ۴۶۵
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۸۹۹)	جلد۱	صفحہ۴۷۸
قال المحقق	صحیح		
سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ	رقم الحدیث (۵۶۹)	جلد۲	صفحہ۱۰۹
قال الالبانی	ھذا الحدیث حسن صحیح		
غایۃ الاحکام	رقم الحدیث (۳۵۰۳)	جلد۲	صفحہ۴۸۳
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۲۵۵۹)	جلد۶	صفحہ۲۹۹
قال شعیب الارنؤوط	رجالہ ثقات رجال الصحیحین		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۷۹۱۹)	جلد۸	صفحہ۵۳
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ:

أَوَّلُ مَا قَدِمَ النَّبِیُّ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ و آلِهٖ وَسَلَّمَ – اَلْمَدِیْنَةَ ، اِنْجَفَلَ النَّاسُ اِلَیْهِ ، فَكُنْتُ فِیْمَنْ جَاءَهُ ، فَلَمَّا تَأَمَّلْتُ وَجْهَهُ وَاسْتَبَنْتُهُ ، عَرَفْتُ اَنَّ وَجْهَهُ لَیْسَ بِوَجْهِ كَذَّابٍ ، فَكَانَ اَوَّلُ مَا سَمِعْتُ مِنْ كَلَامِهِ اَنْ قَالَ:

اَیُّهَا النَّاسُ ، اَفْشُوا السَّلَامَ وَأَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَصِلُوا الْاَرْحَامَ وَصَلُّوا بِاللَّیْلِ وَالنَّاسُ نِیَامٌ ، تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ.

سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۴۸۵)	جلد۴	صفحہ۶۵۲
قال الترمذی	صحیح		
سنن ابن ماجہ (۱)	رقم الحدیث (۱۳۳۴)	جلد۲	صفحہ۱۴۲
قال محمود محمد محمود	الحدیث صحیح		
سنن ابن ماجہ (۲)	رقم الحدیث (۱۳۳۴)	جلد۲	صفحہ۴۲۸
قال بشار عواد معروف	اسنادہ صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۱۰۵)	جلد۱	صفحہ۳۹۷
قال الالبانی	صحیح		
الارواء الغلیل	رقم الحدیث (۷۷۶)	جلد۳	صفحہ۲۳۹
قال الالبانی	ھذا حدیث صحیح		
جامع الاصول	رقم الحدیث (۷۲۹۵)	جلد۷	صفحہ۶۸۶
سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ	رقم الحدیث (۵۶۹)	جلد۲	صفحہ۱۰۹
شرح السنۃ للبغوی	رقم الحدیث (۹۲۶)	جلد۴	صفحہ۴۰
المسند الجامع	رقم الحدیث (۵۸۹۱)	جلد۸	صفحہ۳۳۳
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۳۶۷۴)	جلد۱۷	صفحہ۱۳۰
قال حمزۃ احمد الزین	اسنادہ صحیح		
سنن الدارمی	رقم الحدیث (۱۴۶۰)	جلد۱	صفحہ۴۰۵
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۷۲۵۶)	جلد۵	صفحہ۱۷۹
قال الحاکم	ھذا حدیث صحیح الاسناد ولم یخرجاہ		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۱۸۳۸)	جلد۲	صفحہ۴۹۲

ترجمة الحديث،

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو لوگ جلدی جلدی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ان حاضر ہونے والوں میں میں بھی تھا۔

جب میں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرہ انور کو غور سے دیکھا تو میں نے جانا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرہ انور کسی کذاب کا چہرہ نہیں۔ سب سے پہلا ارشاد مبارک میں نے سنا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرما رہے تھے:

اے لوگو السلام علیکم کی خوب اشاعت کرو، کھانا کھلاؤ صلہ رحمی کرو، رات کو صلاۃ ادا کیا کرو جب لوگ سوئے ہوئے ہوں۔ تو جنت میں سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ گے۔

-☆-

صحیح ابن حبان　　رقم الحدیث (۵۰۸)　　جلد۲　　صفحہ ۲۶۱

قال شعیب الارنؤوط　　اسنادہ صحیح

جنت الخلد کا وارث

عَنْ فُضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ وَتَمِيمٍ الدَّارِیِّ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا – عَنِ النَّبِيِّ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ و آلِهٖ وَسَلَّمَ – قَالَ:

مَنْ قَرَأَ عَشْرَ آيَاتٍ فِيْ لَيْلَةٍ كُتِبَ لَهٗ قِنْطَارٌ وَالْقِنْطَارُ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ يَقُوْلُ رَبُّكَ عَزَّوَجَلَّ لَهٗ:

اِقْرَأْ وَارْقَ لِكُلِّ آيَةٍ دَرَجَةٌ حَتّٰى يَنْتَهِيَ اِلٰى آخِرِ آيَةٍ مَعَهٗ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لِلْعَبْدِ: اقْبِضْ فَيَقُوْلُ الْعَبْدُ بِيَدِهٖ: يَارَبِّ اَنْتَ اَعْلَمُ فَيَقُوْلُ:

بِهٰذِهِ الْخُلْدُ وَبِهٰذِهِ النَّعِيْمُ.

الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۹۳۳)	جلد۱	صفحہ۴۹۳
قال المحقق	ھذا الحدیث حسن		
صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۶۳۸)	جلد۱	صفحہ۴۰۶
قال الالبانی	ھذا الحدیث حسن		
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۱۲۵۳)	جلد۲	صفحہ۵۱
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۳۶۱۱)	جلد۲	صفحہ۴۵۳
کنز العمال	رقم الحدیث (۲۱۴۵۸)	جلد۱	صفحہ۴۸۸

ترجمة الحديث،

سیدنا فضالہ بن عبید اور سیدنا تمیم داری رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور سیدنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جو آدمی رات کو دس آیات تلاوت کرتا ہے اسے ایک قنطار ثواب ملتا ہے اور قنطار دنیا اور جو کچھ دنیا کے اوپر ہے، بہتر ہے۔

جب قیامت کا دن ہوگا تو آپ کا رب عزوجل اسے ارشاد فرمائے گا پڑھتے جاؤ اور چڑھتے جاؤ ہر آیت کا ایک درجہ ہے یہاں تک کہ وہ پہنچ جائے گا اس آخری آیت تک جو اس کے پاس ہوگی اللہ تعالیٰ فرمائے گا:

قبضہ جمالے، بندہ ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے عرض کرے گا:

اے میرے رب تو بہتر جانتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا:

اس ہاتھ سے جنتِ خلد اور اس ہاتھ سے جنتِ نعیم پر قبضہ جمالے۔

-☆-

انسانی سوچ سے وراء

انعامات

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:

مَكْتُوْبٌ فِی التَّوْرَاةِ لَقَدْ اَعَدَّ اللّٰهُ لِلَّذِیْنَ تَتَجَافٰی جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ مَا لَمْ تَرَ عَیْنٌ ، وَلَمْ تَسْمَعْ اُذُنٌ وَلَمْ یَخْطُرْ عَلٰی قَلْبِ بَشَرٍ ، وَلَا یَعْلَمُهٗ مَلَكٌ مُقَرَّبٌ ، وَلَا نَبِیٌّ مُرْسَلٌ ، قَالَ وَنَحْنُ نَقْرَؤُهَا:

فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا اُخْفِیَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ اَعْیُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ.

ترجمہ:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

تورات میں لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تیار فرمائی ہیں ان لوگوں کے لئے جن کے پہلو بستروں

المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۳۵۵۰)	جلد ۲	صفحہ ۴۳۳
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۱۱۲۶۷)	جلد ۷	صفحہ ۱۲۷
الدر المنثور		جلد ۵	صفحہ ۱۷۶

سے جدا رہتے ہیں وہ نعمتیں جو نہ دیکھیں کسی آنکھ نے نہ سنی کان نے اور نہ انکا خیال گزرا کسی بشر کے دل پر نہ ہی انہیں کوئی مقرب فرشتہ جانتا ہے اور نہ ہی کوئی نبی مرسل۔

سیدنا عبداللہ ابن مسعود فرماتے ہیں کہ ہم بھی قرآن حکیم میں اس کے ہم معنی آیت تلاوت کرتے ہیں پس کوئی جان نہیں جانتی کہ اس کے واسطے آنکھوں کی ٹھنڈک کتنی چھپائی گئی ہے۔ وہ بدلہ -جزا- ہے اس عمل کی جو وہ کرتے تھے۔

-☆-

تہجد کی ادائیگی کی نیت کرنے والے کو
تہجد کا ثواب

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ ، اَوْ اَبِی الدَّرْدَاءِ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا – شَکَّ شُعْبَةُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وآلہٖ وَسَلَّمَ – :

مَا مِنْ عَبْدٍ یُحَدِّثُ نَفْسَهُ بِقِیَامِ سَاعَةٍ مِنَ اللَّیْلِ فَیَنَامُ عَنْهَا اِلَّا کَانَ نَوْمُهُ صَدَقَةً تَصَدَّقَ اللّٰهُ بِهَا عَلَیْهِ ، وَکُتِبَ لَهُ اَجْرُ مَا نَوٰی.

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۲۵۸۸)	جلد ۶	صفحہ ۳۲۳
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح		
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۱۷۸۶)	جلد ۱	صفحہ ۵۶۷
قال الالبانی	حدیث صحیح		
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۱۷۸۷)	جلد ۱	صفحہ ۵۶۸
قال الالبانی	حدیث صحیح		
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۸۷۲)	جلد ۱	صفحہ ۲۶۴
قال المحقق	حدیث صحیح		
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۳۵)	جلد ۱	صفحہ ۲۹
قال المحقق	حدیث صحیح		

ترجمة الحديث،

حضرت ابوذر یا حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جو آدمی رات کی کسی گھڑی کے قیام کا ارادہ کرتا ہے پھر اس پر نیند غالب آجاتی ہے تو اس کا سونا صدقہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے اس پر صدقہ فرمایا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ لکھ دیتا ہے اس کے نامہ اعمال میں اس نماز تہجد کا ثواب جس کا اس نے ارادہ کیا تھا۔

-☆-

سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۳۴۴)	جلد ۲	صفحہ ۱۵۰
قال محمود محمد محمود	الحدیث صحیح		
صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۶۰۲)	جلد ۱	صفحہ ۳۸۷
قال الالبانی	حذا الحدیث حسن صحیح		

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی راتیں

كَانَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِذَا هَدَأَتِ الْعُيُوْنُ قَامَ فَيُسْمَعُ لَهُ دَوِيٌّ كَدَوِيِّ النَّحْلِ حَتّٰى يُصْبِحَ.

ترجمة:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا معمول تھا کہ جب لوگ سو جاتے تو وہ قیام شروع کر دیتے اور صبح ہونے تک ان کی آواز سنی جاتی شہد کی مکھیوں کی بھنبھناہٹ جیسی۔

-☆-

رات بھر جاگ کر عبادت کرنے والے کیلئے عزت وشرف

وَرَأٰی بَعْضُهُمْ رَبَّ الْعِزَّةِ جَلَّ جَلَالُهٗ فِی الْمَنَامِ قَالَ:
فَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ : وَعِزَّتِیْ وَجَلَالِیْ لَاُكْرِمَنَّ مَثْوٰی سُلَیْمَانَ التَّیْمِیْ فَاِنَّهٗ صَلّٰی لِیَ الْغَدَاةَ بِوُضُوْءِ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ اَرْبَعِیْنَ سَنَةً.

ترجمة:

کسی آدمی نے خواب میں رب العزت جل جلالہ کی زیارت کی اس نے بیان کیا میں نے سنا اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

مجھے میری عزت اور میرے جلال کی قسم! میں سلیمان تیمی کو باعزت مقام دوں گا، کیونکہ اس نے چالیس سال تک عشاء کے وضو کے ساتھ صبح کی نماز پڑھی۔

-☆-

حضرت شداد بن اوس -رضی اللہ عنہ- کا اہتمام تہجد

كَانَ شَدَّادُ بْنُ اَوْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ:
اِذَا دَخَلَ فِرَاشَهُ يَتَقَلّٰى مِثْلَ الْحَبِّ فِي الْمَقْلٰى ، وَكَانَ يَقُوْلُ :
اَللّٰهُمَّ اِنَّ ذِكْرَ النَّارِ قَدْ مَنَعَنِيَ النَّوْمَ ، ثُمَّ يَقُوْمُ اِلَى الصَّلَاةِ.

ترجمة:

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ اپنے بستر پر اس طرح کروٹیں لیتے رہتے جیسے دانہ کڑاہی میں متحرک رہتا ہے اور کہتے:

کہ اے اللہ جہنم کی یاد مجھے نیند سے روک رہی ہے اور پھر نماز کے لئے کھڑے ہو جاتے۔

-☆-

حضرت اویس قرنی -رضی اللہ عنہ- کا تعلق باللہ

قَالَ رَبِیْعٌ : اَتَیْتُ اُوَیْسًا ، فَوَجَدْتُهُ جَالِسًا قَدْ صَلَّى الْفَجْرَ ، ثُمَّ جَلَسَ فَقُلْتُ : لَا اَشْغَلُهُ عَنِ التَّسْبِیْحِ ، فَمَكَثَ مَكَانَهُ حَتّٰى صَلَّى الظُّهْرَ ، ثُمَّ قَامَ اِلَى الصَّلَاةِ حَتّٰى صَلَّى الْعَصْرَ ، ثُمَّ جَلَسَ مَوْضِعَهُ حَتّٰى صَلَّى الْمَغْرِبَ ، ثُمَّ ثَبَتَ مَكَانَهُ حَتّٰى صَلَّى الْعِشَاءَ ، ثُمَّ ثَبَتَ مَكَانَهُ حَتّٰى صَلَّى الْفَجْرَ ، ثُمَّ جَلَسَ فَغَلَبَتْهُ عَیْنَاهُ ، فَقَالَ :

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَیْنٍ نَوَّامَةٍ ، وَمِنْ بَطْنٍ لَا تَشْبَعُ ، فَقُلْتُ : حَسْبِیْ هٰذَا مِنْهُ ، ثُمَّ رَجَعْتُ ۔

ترجمہ:

حضرت ربیع بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت اویس قرنی کے پاس آیا۔میں نے دیکھا کہ وہ نماز فجر پڑھ کر بیٹھے ہوئے ہیں۔میں نے سوچا کہ انہیں ذکر الٰہی سے ہٹانا نہیں چاہیے۔

وہ نماز ظہر تک اپنی جگہ بیٹھے رہے،پھر کھڑے ہو کر عصر تک نماز پڑھتے رہے،پھر اسی جگہ بیٹھے-ذکر الٰہی-کرتے رہے حتی کہ آپ نے نماز مغرب ادا فرمائی۔پھر نماز عشاء تک اپنی جگہ بیٹھے

رہے۔پھر نماز فجر تک اپنی جگہ بیٹھے رہے۔نماز کے بعد پھر بیٹھ گئے اور نیند غالب آگئی تو فرمانے لگے:

اے اللہ میں بہت زیادہ سونے والی آنکھ اور سیر نہ ہونے والے پیٹ سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔میں نے سوچا کہ ان کی طرف سے مجھے یہی کافی ہے اور میں واپس آگیا۔

-☆-

حضرت طاؤس -رضی اللہ عنہ- کا

صلاۃ تہجد ادا کرنا

كَانَ طَاوُسُ يَفْرِشُ فِرَاشَهُ فَيَضْطَجِعُ عَلَيْهِ فَيَتَقَلّٰى كَمَا تَتَقَلّٰى الْحَبَّةُ فِي الْمِقْلٰى ، ثُمَّ يَثِبُ فَيَدْرِجُهُ وَيُصَلِّي اِلَى الصُّبْحِ ، ثُمَّ يَقُوْلُ :

طَرَدَ ذِكْرُ جَهَنَّمَ نَوْمَ الْعَابِدِيْنَ.

ترجمة:

حضرت طاؤس رضی اللہ عنہ اپنا بستر بچھاتے، پھر اس پر لیٹتے اور ایسے کروٹیں لیتے جیسے دانہ کڑاہی میں الٹ پلٹ ہوتا ہے۔ پھر جلدی سے اٹھتے اور بستر لپیٹ دیتے اور صبح تک نماز پڑھتے رہتے۔ پھر فرماتے:

جہنم کی یاد نے عابدوں کی نیند اڑا دی ہے۔

-☆-

جہنم اللہ تعالیٰ کے غضب کی جگہ ہے، اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا مقام ہے۔ جس پر اللہ تعالیٰ

ناراض ہوگیا (العیاذ باللہ من ذالک)اس کا دونوں جہاں میں کوئی ٹھکانہ نہیں ۔اسے نہ اس دنیا میں چین وقرار ہے اور نہ اسے دارآخرت میں اطمینان وسکون ہوگا۔وہاں دارآخرت میں اسے جہنم بھیج دیا جائے گا جہاں جہنم کے شعلے اس کا استقبال کریں گے۔اس کا عذاب،اس کی وادیاں،اس کی زنجیریں، اس کا کھولتا پانی یہ سب کچھ اس آدمی کے مقدر میں ہوگا۔

اے رحیم وکریم اللہ!اے ساری کائنات کے والی ومختار!اے کل جہاں کے فرمانروائے مطلق!اے وحدہ لاشریک اللہ!ہمیں،ہمارے والدین کو،ہمارے بہن بھائیوں کو،ہماری اولاد کو، ہمارے احباب کو بلکہ اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ساری امت کو اپنی ناراضگی اور غضب سے محفوظ فرما۔

ہمارے اعمال،ہمارے کردار کسی قابل نہیں بلکہ ہم سب تیری رحمت کے امیدوار ہیں اور سنا ہے جو تیری رحمت کا امیدوار ہے تو اسے اپنی رحمت،اپنے فضل وکرم سے محروم نہیں رکھتا۔

حضرت طاؤس رحمۃ اللہ علیہ کس درجہ فکرآخرت سے لبریز تھے کہ روزانہ رات بستر پر دراز ہوتے لیکن نیند کہاں۔اس بستر پر یوں بے قرار ہوتے جیسے دانہ آگ پر بے قرار ہوتا ہے۔پھر جلدی سے اٹھ کھڑے ہوتے،بستر لپیٹ دیتے اور اللہ الکریم کی بارگاہ میں کھڑے ہوجاتے،پھر ساری رات کبھی قیام میں،کبھی رکوع میں،کبھی سجدہ میں بسر کردیتے۔

یہی وہ سعید روحیں ہیں جو فکرآخرت سے لبریز ہیں۔انہوں نے اس دار دنیا کی حقیقت کو سمجھ لیا پھر اس کے فریب میں مبتلا نہ ہوئے۔اللہ الکریم کو یوں یاد کیا کہ اس کی محبت وکرم کو جیت لیا اور اس ناپائیدار زندگی میں ابدی وباقی زندگی کی بہاریں جیت لیں اور سرمدی انعامات کے مستحق ٹھہرے۔

-☆-

حضرت عبدالعزیز بن ابی رواد کا
رات بھر جاگنا

كَانَ عَبْدُ الْعَزِيْزُ بْنُ اَبِیْ رَوَّادٍ اِذَا جَنَّ عَلَيْهِ اللَّيْلُ يَاتِیْ فِرَاشَهُ فَيُمِرُّ يَدَهُ عَلَيْهِ وَيَقُوْلُ:

اِنَّكَ لَلَيِّنٌ وَاللّٰهِ لَفِي الْجَنَّةِ اَلْيَنُ مِنْكَ ، فَلَا يَزَالُ يُصَلِّى اللَّيْلَ كُلَّهُ.

ترجمہ:

حضرت عبدالعزیز بن ابی رواد۔رضی اللہ عنہ۔ رات کا اندھیرا ہوتے ہی بستر کے پاس آتے، اس پر اپنا ہاتھ پھیر کر فرماتے:

تو بڑا نرم ونازک ہے، لیکن اللہ کی قسم جنت میں تجھ سے کہیں نرم بستر موجود ہیں پھر پوری رات نماز پڑھتے رہتے۔

-☆-

ہر آدمی کو اللہ تعالی نے عقل وخرد سے نوازا ہے اب اس آدمی کی مرضی کہ وہ عقل وخرد سے اپنی

آخرت سنوار لے، دائمی انعامات کا مستحق ٹھہرے، اللہ تعالیٰ کی رضاوخوشنودی کو جیت لے یا عقل کا غلط استعمال کر کے اپنی آخرت برباد کر لے، اسی دنیا کو سب کچھ سمجھ لے، خدائے واحد و یکتا جل جلالہ کو ناراض کر بیٹھے۔

حضرت عبدالعزیز بن ابی رواد کتنے صاحب عقل تھے رات آتی اپنے بستر پر دراز ہونے کیلئے آتے اس نرم بستر پر اپنا ہاتھ پھیرنا شروع کر دیتے پھر کہتے:

اے میرے بستر تو یقیناً نرم بستر ہے لیکن جنت کا بستر تو تجھ سے بہت زیادہ نرم ہے میں تجھ پر سو کر غافل ہو کر آخرت کے بستر کر کھونا نہیں چاہتا۔ پھر وہ مصلّٰی پر آ جاتے رات بھر اللہ رب العزت کی بندگی کے مزے لیتے۔

وہ کیسا دل کو بھانے والا منظر ہوگا جب ایک اللہ والا اپنا نرم و نازک بستر چھوڑ کر کھردرے مصلے پر آ جاتے اور رات بھر وحدہ لاشریک کے حضور پیشانی جھکا کر سبحان ربی الاعلیٰ کا ورد کرتے رہتے۔ اس سہانے وقت فرشتے بھی اس اللہ والے پر اپنے پر پھیلا دیتے ہونگے اور خوشی و مسرت سے اس کیلئے دعائے خیر کرتے ہونگے۔

اے رحیم و کریم اللہ! ہم سے غفلت دور فرما، ہمیں فکر آخرت کی سعادت نصیب فرما رات کے نورانی و قیمتی لمحات ضائع کرنے سے ہمیں بچا، ان رحمت بھرے لمحات کی قدر کرنے کی سعادت عطا فرما اور اپنے حضور سر بندگی جھکا کر سبحان ربی الاعلیٰ کہنے کا کیف عطا فرما۔

-☆-

حضرت صلہ بن اشیم رحمۃ اللہ علیہ کی

بوقت سحر دعا

كَانَ صِلَةُ بْنُ اَشيَم يُصَلِّى اللَّيْلَ كُلَّهُ ، فَإِذَا كَانَ فِي السَّحَرِ كَانَ يَقُوْلُ :
اِلٰهِي لَيْسَ مِثْلِيْ يَطْلُبُ الْجَنَّةَ ، وَلٰكِنْ اَجِرْنِيْ بِرَحْمَتِكَ مِنَ النَّارِ.

ترجمہ:

حضرت صلہ بن اشیم پوری رات نماز پڑھتے رہتے اور جب سحری کا وقت ہوتا تو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کرتے:

الٰہی مجھ جیسا آدمی تجھ سے جنت کیسے مانگے گا بس تو اپنے رحمت سے مجھے جہنم سے بچالے۔

-☆-

حضرت مسروق رحمۃ اللہ علیہ کی
عبادت کرتے ہوئے حالت

وَقَالَتِ امْرَأَۃُ مَسْرُوْقٍ:

مَاکَانَ یُوْجَدُ مَسْرُوْقٌ اِلَّا وَسَاقَاہُ مُنْتَفِخَتَانِ مِنْ طُوْلِ الصَّلَاۃِ ، وَقَالَتْ :

وَاللّٰہِ اِنْ کُنْتُ لَاَجْلِسُ خَلْفَہٗ فَاَبْکِیْ رَحْمَۃً لَہٗ.

ترجمۃ:

حضرت مسروق کی اہلیہ بیان کرتی ہیں کہ حضرت مسروق کی پنڈلیوں میں لمبی نمازیں ادا کرنے کی وجہ سے سوزش رہتی تھی۔وہی فرماتی ہیں:

اللہ کی قسم!میں ان کے پیچھے بیٹھی روتی رہتی تھی ان کی حالت پر ترس کھاتے ہوئے۔

-☆-

حضرت مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ کی

شب بیداری

وَقَالَ الْمُغِيْرَةُ بْنُ حَبِيْبٍ:

رَمَقْتُ مَالِكَ بْنَ دِيْنَارٍ فَتَوَضَّأَ بَعْدَ الْعِشَاءِ ثُمَّ قَامَ إِلٰى مُصَلَّاهُ فَقَبَضَ عَلٰى لِحْيَتِهٖ فَخَنَقَتْهُ الْعَبْرَةُ ، فَجَعَلَ يَقُوْلُ:

اَللّٰهُمَّ حَرِّمْ شَيْبَةَ مَالِكٍ عَلَى النَّارِ ، إِلٰهِيْ قَدْ عَلِمْتَ سَاكِنَ الْجَنَّةِ مِنْ سَاكِنِ النَّارِ ، فَأَيُّ الرَّجُلَيْنِ مَالِكٌ؟ وَأَيُّ الدَّارَيْنِ دَارُ مَالِكٍ؟ فَلَمْ يَزَلْ ذَالِكَ قَوْلُهٗ حَتّٰى طَلَعَ الْفَجْرُ.

ترجمۃ:

حضرت مغیرہ بن حبیب فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت مالک بن دینار۔رحمۃ اللہ علیہ۔کو دیکھا انہوں نے عشاء کے بعد وضو کیا۔پھر مصلے پر کھڑے ہو کر اپنی داڑھی کو پکڑا اور آنسوؤں کی وجہ سے آواز حلق میں پھنس گئی پھر عرض کرنے لگے:

اے اللہ! مالک کے بڑھاپے کو آگ پر حرام کر دے، اے میرے اللہ! تو جانتا ہے جنت میں سکونت اختیار کرنے والے کون ہیں اور جہنم میں رہنے والے کون ہیں اور مالک ان دونوں آدمیوں۔جنتی اور جہنمی۔میں سے کون ہے؟ اور ان دونوں گھروں۔جنت اور جہنم۔میں سے مالک کا گھر کون سا ہے؟۔وہ۔امام مالک۔ایسے ہی ساری رات کرتے رہے حتی کہ فجر طلوع ہو گئی۔

-☆-

حضرت سری السقطی رحمۃ اللہ علیہ کا
اٹھانوے برس تک رات بھر جاگنا

وَقَالَ الْجُنَیْدُ:

مَا رَأَیْتُ اَعْبَدَ مِنَ السَّرِیِّ اَتَتْ عَلَیْهِ ثَمَانٌ وَتِسْعُوْنَ سَنَةً مَا رُئِیَ مُضْطَجِعًا اِلَّا فِیْ عِلَّةِ الْمَوْتِ۔

ترجمہ:

حضرت جنید فرماتے ہیں:

میں نے حضرت سَرِّی سَقَطی -رحمۃ اللہ علیہ- سے بڑھ کر عبادت گزار کوئی نہیں دیکھا۔ان کی عمر اٹھانوے سال ہو چکی تھی،لیکن میں نے انہیں کبھی بھی لیٹے ہوئے نہیں دیکھا سوائے مرض الموت میں۔

-☆-

اللہ تعالیٰ کی مہربانی اور فضل وکرم سے یہ امت،امت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک غنی امت ہے اس امت میں بڑے بڑے باہمت افراد ہوئے ہیں۔یہ امت اولوالعزم مردان خدا سے

بھری پڑی ہے۔حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے پیرومرشد حضرت خواجہ سَرِّی سَقَطی۔رحمۃ اللہ علیہ۔کو دیکھئے۔98(اٹھانوے) سال کی طویل عمر پائی ہے لیکن اس عرصہ میں کبھی آپ کو لیٹے ہوئے نہیں دیکھا گیا سوائے مرض الموت کے یعنی ایسی بیماری میں جس میں آپ کا انتقال ہو گیا۔

اتنی طویل زندگی میں اتار چڑھاؤ آتا رہتا ہے کبھی جوانی تو کبھی بڑھاپا، کبھی چاک وچوبند تو کبھی سستی وکاہلی، کبھی صحت وعافیت تو کبھی مرض وبیماری لیکن حضرت خواجہ سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ اس لمبے عرصے میں اس درجہ مستقیم الحال تھے کہ کبھی لیٹے نہیں بلکہ ہمیشہ حق تعالیٰ کو یاد کرتے رہے ہاں بیٹھے بیٹھے اونگھ آجائے تو الگ بات ہے۔

سوچنے کی بات ہے کہ آخر آپ نے ایسا کیوں کیا۔

جواب واضح ہے کہ انہیں فکر آخرت لاحق تھا اور وہ اپنے مولا جل شانہ کو راضی کرنا چاہتے تھے۔رات کی طویل گھڑیاں مولیٰ جل جلالہ کی بارگاہ میں کھڑے کھڑے گزار دیتے، اسکی عبادت وبندگی میں یوں کیف آتا کہ دنیا اور اس کی جملہ لذتیں بھول جاتے وہ ہوتے اور حریم ذات حق ہوتا۔

ایسی باتیں کہنا تو آسان ہیں لیکن کرنا بڑا مشکل ہوتا ہے ہاں جس سے اس کا خالق ومالک راضی ہو جائے، اللہ جل شانہ جس سے خوش ہو جائے پھر اللہ توفیق بھی دے دیتا ہے، بندے کی دستگیری بھی کرتا ہے، نفس وشیطان کے شر سے بھی بچاتا ہے۔

بندہ تو بندہ ہے ہاں جب معبود حقیقی جل جلالہ کی نظر رحمت بندے پر پڑ جائے پھر وہ ساری رات مناجات میں بسر کر دیتا ہے۔پھر اسے رات کی طویل گھڑیوں میں وہ کیف نصیب ہوتا ہے کہ دنیا کی کسی نعمت میں نصیب نہیں ہوتا۔

-☆-

حضرت ابو محمد الجریری رحمۃ اللہ علیہ کا
سال بھر کسی ستون سے ٹیک تک نہ لگانا

وَعَنْ اَبِیْ مُحَمَّدِ الْمُغَازِلِیْ،قَالَ:

جَاوَرَ اَبُوْ مُحَمَّدِ الْجَرِیْرِیُّ بِمَكَّةَ سَنَةً فَلَمْ يَنَمْ وَلَمْ يَتَكَلَّمْ وَلَمْ يَسْتَنِدْ اِلٰى عَمُوْدٍ وَّلَا اِلٰى حَائِطٍ وَلَمْ يَمُدَّ رِجْلَيْهِ.

ترجمة:

حضرت ابو محمد مغازلی بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو محمد الجریری مکہ مکرمہ میں ایک سال ٹھہرے رہے ۔اس دوران نہ وہ سوئے اور نہ انہوں نے بات کی اور نہ کسی ستون یا دیوار سے ٹیک لگائی اور نہ پاؤں پھیلائے ۔

-☆-

حضرت عمرو بن عُتْبَہ بن فَرْقَد کا
رات بھر قبرستان میں نماز ادا کرنا

كَانَ عَمْرُو بْنُ عُتْبَةَ بْنِ فَرْقَدٍ يَخْرُجُ كُلَّ لَيْلَةٍ فَيَقِفُ عَلَى الْقُبُوْرِ وَيَقُوْلُ:
يَا اَهْلَ الْقُبُوْرِ لَقَدْ طُوِيَتِ الصُّحُفُ وَلَقَدْ رُفِعَتِ الْاَعْمَالُ ، ثُمَّ يَصُفُّ قَدَمَيْهِ
وَيُصَلِّي اللَّيْلَ كُلَّهُ ثُمَّ يَرْجِعُ فَيَشْهَدُ صَلَاةَ الصُّبْحِ.

ترجمة:

حضرت عمرو بن عتبہ بن فرقد ہر رات قبرستان کی طرف چلے جاتے اور کہتے:
اے قبرستان والو تمہارے نامہ اعمال لپیٹ دیے گئے ہیں اور تمہارے اعمال اوپر اٹھا لئے
گئے ہیں پھر کھڑے ہو کر پوری رات نماز پڑھتے۔ پھر واپس آتے اور صبح کی نماز با جماعت ادا کرتے۔

-☆-

حضرت ربیع بن خثیم

کا رات بھر جاگنا

كَانَتِ ابْنَةُ الرَّبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ تَقُوْلُ:

يَا اَبَتِ مَا لِيَ اَرَى النَّاسَ يَنَامُوْنَ وَاَرَاكَ لَا تَنَامُ ؟ فَيَقُوْلُ :

يَا ابْنَتَاهُ اِنَّ اَبَاكَ يَخَافُ النَّارَ.

ترجمة:

حضرت ربیع بن خثیم کو ان کی بیٹی کہنے لگی:

اے پیارے ابا جان! آپ کو کیا ہو گیا کہ لوگ میٹھی نیند سوتے ہیں اور آپ نہیں سوتے؟

فرمانے لگے پیاری بیٹی تیرے باپ کو جہنم سے ڈر لگتا ہے۔

-☆-

حضرت احمد بن حرب
کا ارشادِ گرامی

وَقَالَ اَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ:

يَا عَجَبًا لِمَنْ يَعْلَمُ اَنَّ الْجَنَّةَ تُزَيَّنُ فَوْقَهُ وَاَنَّ النَّارَ تُسَعَّرُ تَحْتَهُ كَيْفَ يَنَامُ بَيْنَهُمَا ؟

ترجمة:

امام احمد بن حرب کا قول ہے:

اس شخص پر تعجب ہے جسے یہ علم ہے کہ جنت اس کے اوپر سجائی جارہی ہے اور آگ اس کے نیچے سلگائی جارہی ہے، پھر بھی وہ ان دونوں کے درمیان کیسے سوسکتا ہے؟۔

-☆-

حضرت صلہ بن اشیم

کا مجاہدہ

وَكَانَ صِلَةُ بْنُ اَشْيَمٍ قَدْ تَعَقَّدَتْ سَاقُهُ مِنْ طُوْلِ الْقِيَامِ ، وَبَلَغَ مِنَ الْاِجْتِهَادِ مَالَوْ قِيْلَ الْقِيَامَةُ غَدًا مَا وَجَدَ مَزِيْدًا.

وَكَانَ اِذَا جَاءَ الشِّتَاءُ اضْطَجَعَ عَلَى السُّطُوْحِ لِيَضْرِبَهُ الْبَرْدُ ، وَاِذَا كَانَ فِي الصَّيْفِ اضْطَجَعَ دَاخِلَ الْبَيْتِ لِيَجِدَ الْحَرَّ وَالْغَمَّ ، فَلَا يَنَامُ ، وَمَاتَ وَهُوَ سَاجِدٌ ، وَكَانَ يَقُوْلُ:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُحِبُّ لِقَائِكَ فَاَحِبَّ لِقَائِيْ.

ترجمۃ:

حضرت صلہ بن اشیم رضی اللہ عنہ کی پنڈلی طویل قیام کی وجہ سے گرہ دار ہو گئی تھی۔ وہ اس قدر محنت کرتے تھے کہ اگر ان سے کہا جائے کہ کل قیامت آنے والی ہے تو بھی انہیں مزید عمل کی گنجائش نہیں مل سکتی تھی۔

اور جب سردی کا موسم آتا تو چھت پر سوتے تا کہ سردی انہیں ستائے اور جب گرمی کا موسم آتا تو گھر کے اندر سو جاتے تا کہ گرمی اور تپش محسوس ہو اور سو نہ سکیں۔ انہیں سجدے کی حالت میں موت آئی۔ وہ یہ دعا کرتے تھے:

اے اللہ میں تیری ملاقات پسند کرتا ہوں تو بھی میری ملاقات کو پسند فرما۔

-☆-

حضرت حبیبہ عدویہ رحمۃ اللہ علیہا کی عبادت و مناجات

وَمَرْوِیٌّ عَنْ حَبِیبَةِ الْعَدَوِیَّةِ:

اَنَّهَا كَانَتْ اِذَا صَلَّتِ الْعَتَمَةَ قَامَتْ عَلٰی سَطْحٍ لَهَا وَشَدَّتْ عَلَیْهَا دِرْعَهَا وَخِمَارَهَا، ثُمَّ قَالَتْ:

اِلٰهِی قَدْ غَارَتِ النُّجُوْمُ وَنَامَتِ الْعُیُوْنُ وَغَلَّقَتِ الْمُلُوْکُ اَبْوَابَهَا وَخَلَا كُلُّ حَبِیْبٍ بِحَبِیْبِهٖ، وَهٰذَا مَقَامِیْ بَیْنَ یَدَیْکَ، ثُمَّ تُقْبِلُ عَلٰی صَلَاتِهَا فَاِذَا كَانَ السَّحَرُ، وَطَلَعَ الْفَجْرُ، قَالَتْ:

اِلٰهِی هٰذَا اللَّیْلُ قَدْ اَدْبَرَ، وَهٰذَا النَّهَارُ قَدْ اَسْفَرَ، فَلَیْتَ شِعْرِیْ اَقَبِلْتَ مِنِّیْ لَیْلَتِیْ فَاُهَنَّا؟ اَمْ رَدَدْتَهَا عَلَیَّ فَاُعَزّٰی؟ وَعِزَّتِکَ لَهٰذَا دَاْبِیْ وَدَاْبُکَ مَا اَبْقَیْتَنِیْ وَعِزَّتُکَ لَوِانْتَهَرْتَنِیْ مِنْ بَابِکَ لَمَا بَرِحْتُ لِمَا وَقَعَ فِیْ نَفْسِیْ مِنْ جُوْدِکَ وَکَرَمِکَ.

ترجمة:

حضرت حبیبہ عدویہ کے بارے میں مشہور ہے کہ وہ جب عشاء کی نماز پڑھ لیتیں تو اپنے مکان کی چھت پر قیام فرماتیں، اپنی قمیص اور اپنی اوڑھنی کس کر باندھ لیتیں اور کہتیں:

اے میرے معبود! ستارے ڈوب چکے ہیں، لوگ سو گئے ہیں، بادشاہوں نے اپنے دروازے بند کر لئے ہیں، محبّ اپنے محبوب کے پاس جا چکا ہے، میں تیرے سامنے کھڑی ہوں۔ پھر نماز پڑھتی رہتیں۔ جب سحری کا وقت ہو جاتا اور فجر طلوع ہو جاتی تو کہتیں:

اے میرے معبود یہ رات گزر چکی ہے، دن آ چکا ہے، نامعلوم تو نے میری رات کی عبادت قبول کی ہے کہ مجھے اس پر مبارک دی جائے یا تو نے اسے مسترد کر دیا ہے کہ مجھ سے اظہار افسوس کیا جائے۔

مجھے تیری عزت کی قسم! جب تک تو مجھے باقی رکھے گا -زندہ رکھے گا- میرا تیری بارگاہ میں یہی انداز رہے گا۔

تیری عزت کی قسم! اگر تو مجھے اپنے دروازے سے جھڑک دے تو میں اس سے ہٹوں گی نہیں کیونکہ تیری جود و سخا میرے دل میں جاگزیں ہو چکی ہے۔

-☆-

حضرت معاذہ عدویہ رحمۃ اللہ علیہا

کے شب و روز

وَكَانَتْ مُعَاذَةُ الْعَدَوِيَّةُ إِذَا جَاءَ النَّهَارُ تَقُوْلُ:
هٰذَا يَوْمِيَ الَّذِيْ اَمُوْتُ فِيْهِ ، فَمَا تَطْعَمُ حَتّٰى تُمْسِيَ ، فَإِذَا جَاءَ اللَّيْلُ ، تَقُوْلُ:
هٰذِهِ لَيْلَتِيَ الَّتِيْ اَمُوْتُ فِيْهَا ، فَصَلَّتْ حَتّٰى تُصْبِحَ.

ترجمہ:

حضرت معاذہ عدویہ رضی اللہ عنہ دن ہو جاتا تو کہتیں:
آج مجھے موت آجائے گی اور شام تک کھانا نہ کھاتیں۔ اسی طرح جب رات آتی تو کہتیں:
آج رات مجھے موت آجائے گی اور صبح تک نماز پڑھتی رہتیں۔

-☆-

حضرت معاذہ عدویہ رحمہا اللہ کی سنئے!

جب آفتاب طلوع ہوتا تو اپنے آپ سے کہتیں آج میری موت آنے والی ہے شام تک اللہ

کا ذکر کرتی رہتیں اور جب رات آ جاتی تو کہتیں آج رات میری موت آنے والی ہے۔صبح تک نہ سوتیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی بندگی میں مصروف رہتیں۔

انہیں جب نیند کا غلبہ ہوتا تو گھر میں گھومنا شروع کر دیتیں اور کہتیں:

يَا نَفْسُ ....اَلنَّوْمُ اَمَامَکَ ، لَوْ قَدْ مُتِّ ..لَطَالَتْ رِقْدَتُکَ فِي الْقَبْرِ عَلَى حَسْرَةٍ اَوْ سُرُوْرٍ.

اے نفس! موت تیرے سامنے ہے اگر تو مر جائے تو قبر میں لمبے عرصہ تک سوتا رہے گا حسرت کے ساتھ یا مسرت کے ساتھ۔

صبح تک یونہی کہتی رہتیں اور یہ خاتون دن اور رات میں چھ سو (۶۰۰) رکعت نوافل ادا کرتی تھیں۔اور اکثر کہتی تھیں:

عَجِبْتُ لِعَيْنٍ تَنَامُ وَقَدْ عَلِمَتْ طُوْلَ الرَّقَادِ فِي ظُلَمِ الْقُبُوْرِ.

مجھے اس آنکھ پر تعجب وحیرانی ہے جسے معلوم ہے کہ ظلمت قبر میں لمبا عرصہ رہنا پڑے گا وہ اس دنیا کی چند روزہ زندگی میں کیسے سو جاتی ہے۔

یہی حضرت معاذہ عدویہ رحمہا اللہ کا جب وفات کا وقت قریب آیا تو رونا شروع کر دیا پھر ہنسنے لگیں۔ان سے پوچھا گیا یہ رونا اور یہ ہنسنا کیسا؟ انہوں نے جواباً فرمایا:

نماز، روزہ اور ذکر الٰہی کی مفارقت نے رلا دیا۔اور میرا ہنسنا اس لیے تھا کہ:

میں نے اپنے شوہر حضرت ابوالصہباء رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا کہ گھر کے صحن میں رونق افروز ہیں اور ان پر دو سبز پوشاکیں ہیں اور انہیں میں نے ایسے احباب کے ساتھ دیکھا جو دنیا سے مشابہت نہیں رکھتے۔

میرا خیال ہے اگلی فرض نماز کا وقت نہیں آئے گا۔چنانچہ ایسا ہی ہوا اور وہ اپنے رب کے پاس چلی گئیں۔

-☆-

مجمع الاحباب ۶-۸۰۷

حضرت صفوان بن سُلیم کا
تیس سالہ مجاہدہ

وَقَالَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ :

حَلَفَ صَفْوَانُ بْنُ سُلَيْمٍ لَا يَضَعُ جَنْبَهُ بِالْاَرْضِ حَتّٰى يَلْقَى اللّٰهَ ، فَمَكَثَ عَلٰى ذَالِكَ اَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثِيْنَ سَنَةً ، فَلَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ وَاشْتَدَّ بِهِ النَّزْعُ وَالْعِلَّةُ وَهُوَ جَالِسٌ قَالَ ابْنُهُ:

يَا اَبَتِ لَوْ وَضَعْتَ جَنْبَكَ ، فَقَالَ:

اِذًا مَا وَفَّيْتُ لِلّٰهِ بِالنَّذْرِ وَالْحَلْفِ فَمَاتَ وَاِنَّهُ لَجَالِسٌ.

ترجمہ:

حضرت سفیان بن عیینہ کا بیان ہے کہ:

حضرت صفوان بن سلیم نے قسم اٹھا رکھی تھی کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات سے پہلے زمین پر کمر نہیں لگائیں گے اور اپنی قسم پر تیس سال قائم رہے، حتی کہ موت کی گھڑی آ گئی۔ بیماری سخت

ہوگئی اور نزع کا وقت ہوگیا اور وہ بیٹھے رہے۔ یہ دیکھ کر ان کے بیٹے نے کہا:

اے پیارے ابا جان! بہتر ہے آپ لیٹ جائیں، فرمانے لگے:

پھر تو میں اللہ تعالٰی سے کی گئی نذر اور قسم پوری نہ کرسکوں گا۔ پس وہ اسی حالت میں بیٹھے ہوئے فوت ہوگئے۔

-☆-

حضرت ریاح القیسی اور آپ کی اہلیہ رحمۃ اللہ علیہما کا قیام اللیل۔ صلاۃ التہجد

حضرت ریاح القیسی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا:

میں نے ایک نیک صالح خاتون سے شادی کی

جب رات چھا گئی میں سو گیا یہ دیکھنے کیلئے کہ یہ کیا کرتی ہے۔

وہ صالحہ و عابدہ رات کا پہلا چوتھائی حصہ عبادت کرتی رہی پھر اس نے مجھے آواز دی: اے ریاح! اٹھئے اور اپنے پروردگار کو یاد کیجئے۔

میں نے جواب دیا اٹھتا ہوں لیکن نہ اٹھا۔

وہ رات کا دوسرا چوتھائی حصہ نوافل ادا کرتی رہی پھر اس نے مجھے آواز دی۔ اے ریاح! اٹھئے اور اللہ کی بندگی کیجئے۔

میں نے پھر وہی جواب دیا کہ اٹھتا ہوں لیکن نہ اٹھا۔

وہ رات کا تیسرا چوتھائی حصہ اللہ کی بندگی میں مگن رہی پھر اس نے مجھے آواز دی۔ اے

ریاح! اٹھئے اور اللہ کو یاد کیجئے۔

میں نے پھر وہی جواب دیا کہ اٹھتا ہوں لیکن نہ اٹھا۔

اس نے رات کا آخری چوتھائی حصہ بھی اللہ کو یاد کرتے اور اس سے دعائیں مانگتے گزار دیا پھر کہنے لگی۔

قُمْ فَقَدْ مَضَى اللَّيْلُ وَعَسْكَرُ الْمُحْسِنِيْنَ وَاَنْتَ نَائِمٌ.

اٹھو رات نیکوکاروں اور صالحین کو اپنے جلو میں لے کر گزر گئی اور تو سویا ہی رہ گیا۔

اے ریاح! ہائے افسوس مجھے کس نے تیرے بارے میں دھوکہ میں مبتلاء کر دیا کہ تو بڑا نیک و پرہیزگار ہے۔

سبحان اللہ!

کتنا سہانا دور تھا اور کیسی پاکیزہ روحیں اس میں بستی تھیں۔عورت ذات ہو کر ساری رات عبادت میں گزار دیتی تھی۔انہیں کیف و سرور ملتا تھا تو رات بھر جاگنے میں، اللہ تعالیٰ سے لو لگانے میں، اپنے خالق و مالک سے مناجات کرنے میں اور اس کے حضور گڑگڑا کر دعائیں مانگنے میں۔

یہ پاکیزہ روحیں دنیا اور آخرت کی عزت اپنے دامن میں سمیٹ کر لے گئیں۔انہوں نے دنیا اور ابناء دنیا کی حقیقت کو سمجھا ان سے منہ موڑا اور خالق حقیقی سے وہ لو لگائی کہ اس کے انوار تا ابد چمکتے رہیں گے۔

اے ارحم الراحمین!

محض اپنے لطف و کرم سے ہمیں بھی اپنی محبت کے جام نصیب فرما، اپنی الفت و چاہت کی وہ مے پلا کہ رات کی تاریکیوں میں صرف تجھے ہی یاد کرتے رہ جائیں اور تیرے حضور آنسوؤں کا وہ نذرانہ پیش کرتے رہیں جو ہمیں بھی دنیائے فانی کی حقیقت سے آگاہ کریں اور تیرا سچا بندہ بنا دیں۔

مجمع الاحباب ۶-۱۸

حضرت داؤد طائی رحمۃ اللہ علیہ کی

رات بھر عبادت

حضرت الفقیہ العابد ابوسلیمان داؤد الطائی رحمہ اللہ کے بارے میں ملاحظہ ہو:

قَالَتْ أُمُّ سَعِيْدِ بْنِ عَلْقَمَةَ –وَكَانَتْ طَائِيَّةً:

كَانَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ دَاوُدَ الطَّائِيِّ جِدَارٌ قَصِيْرٌ فَكُنْتُ أَسْمَعُ حَنِيْنَهُ عَامَّةَ اللَّيْلِ لَا يَهْدَأُ، وَلَرُبَمَا تَرَنَّمَ فِي السَّحْرِ بِشَيْءٍ مِنَ الْقُرْآنِ فَأَرَىٰ أَنَّ جَمِيْعَ نِعَمِ الدُّنْيَا جُمِعَ فِي تَرَنُّمِهِ تِلْكَ السَّاعَةَ وَكَانَ لَا يُصْبِحُ –تَعْنِي– لَا يُسْرِجُ.

ترجمہ:

ام سعید بن علقمہ الطائیہ فرماتی ہیں:

ہمارے مکان اور حضرت داؤد الطائی –رحمۃ اللہ علیہ– کے مکان کے درمیان چھوٹی سی دیوار تھی اور میں رات کے اکثر حصہ میں ان کے رونے کی آواز سنتی تھی جو تھمتی نہ تھی۔ کبھی کبھی وہ سحری کے وقت قرآن کریم کی تلاوت کیا کرتے تھے۔ میری رائے میں دنیا کی ساری نعمتیں ان کی اس گھڑی کی تلاوت کی آواز میں جمع تھیں۔ وہ گھر میں رات چراغ نہیں جلاتے تھے۔

حلیۃ الاولیاء ۷–۳۵۶

حضرت احمد بن ابی الحواری رحمۃ اللہ علیہ
کا خوف خدا

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَوْفِ الْحِمْصِيِّ:

رَاَيْتُ اَحْمَدَ بْنَ اَبِي الْحَوَارِيِّ عِنْدَنَا بَاَنْطَرْسُوْسَ ، فَلَمَّا صَلَّى الْعَتَمَةَ قَامَ يُصَلِّيْ فَاسْتَفْتَحَ بِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ اِلٰى اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ، فَطُفْتُ الحَائِطَ كُلَّهُ ثُمَّ رَجَعْتُ فَاِذَا هُوَ لَا يُجَاوِزُهَا ثُمَّ نُمْتُ وَمَرَرْتُ فِي السَّحَرِ وَهُوَ يَقْرَأُ اِيَّاكَ نَعْبُدُ فَلَمْ يَزَلْ يُرَدِّدُهَا اِلَى الصُّبْحِ۔

ترجمة:

محمد بن عوف حمصی کا بیان ہے:

میں نے احمد بن ابی الحواری کو اپنے ہاں انطرسوس میں دیکھا۔ عشاء کی نماز کے بعد نوافل کیلئے کھڑے ہو گئے۔ انہوں نے نماز میں قرات الحمد للہ سے شروع فرمائی اور ایاک نعبد وایاک نستعین

سیر اعلام النبلاء ۱۲-۸۷،۸۸

تک جا پہنچے۔

۔میں وہاں سے چلا گیا۔پورے باغ کا چکر لگا کر واپس آیا تو وہ ابھی اسی آیت کو بار بار پڑھ رہے تھے پھر میں سو گیا۔سحری کے وقت میں اٹھ کر پھر ان کے پاس سے گزرا تو وہ ایا ک نعبد ہی پڑھ رہے تھے۔صبح تک اسی آیت کو دھراتے رہے۔

-☆-

حضرت حبیب عجمی اور ان کی اہلیہ کا

مقام و مرتبہ

حضرت حبیب عجمی رحمۃ اللہ علیہ کی اہلیہ نے ان سے کہا کہ گھر کا انتظام چلانے کیلئے مزدوری کرو چنانچہ حضرت جنگل تشریف لے گئے اور دن بھر عبادت کرتے رہے۔ پھر گھر کو لوٹے اور بی بی کے ڈر سے شرمندہ اور پریشان تھے۔ آتے ہی بی بی نے پوچھا مزدوری کہاں ہے؟ فرمایا:
جس کی میں نے مزدوری کی ہے وہ بہت سخی ہے میں نے مزدوری مانگنے میں جلدی نہ کی اور مجھے شرم آئی، اسی طرح کئی دن گزر گئے تو بی بی نے کہا کہ یا تو ان سے اپنی اجرت لے آؤ یا کسی اور کی مزدوری کرو۔ چنانچہ ان سے وعدہ کیا کہ آج ضرور اجرت طلب کروں گا اور موافق عادت کے جنگل کی طرف چلے۔ جب شام ہوئی تو گھر آئے لیکن بی بی کی بدمزاجی سے ڈرے ہوئے تھے۔ جب دروازہ پر پہنچے تو دیکھا کہ دھواں اٹھ رہا ہے اور دسترخوان چنا ہوا ہے اور بی بی خوش خوش پھر رہی ہے۔ دیکھتے ہی کہنے لگی کہ:

۱۰۰ (سو) بڑی زاہد خواتین صفحہ ۴۹

تمہارے مستاجر نے کریموں ہی کی سی اجرت دی ہے اور اس کے قاصد نے مجھ سے کہا کہ عمل میں زیادہ کوشش کرے اور یہ سمجھ لے کہ ہم بخیلی کی وجہ سے یا نہ ہونے کی وجہ سے تاخیر نہیں کرتے اپنی آنکھیں ٹھنڈی اور دل خوش رکھے۔ پھر انہوں نے چند توڑے دینار کے دکھائے۔

یہ دیکھ کر حضرت بہت روئے اور فرمانے لگے یہ اجرت اسی نے بھیجی جس کے ہاتھ میں زمین وآسمان کے خزانے ہیں۔

عمرہ کی توبہ اور رجوع الی اللہ:

یہ سن کر بی بی نے توبہ کی اور قسم کھائی کہ آئندہ کبھی تکلیف نہ دوں گی۔ پھر اس کے بعد وہ خود بھی ریاضت میں لگ گئیں اور عبادت میں مشغول رہنے لگیں اور پھر اپنے خاوند سے بھی زیادہ عبادت کرنے لگیں۔ ساری ساری رات عبادت کرتی تھیں اور آخر شب میں اپنے خاوند کو جگاتیں اور کہتیں کہ:

قافلہ آگے نکل گیا اور آپ سوئے رہ گئے۔

-☆-

سیدہ نفیسہ بنت الحسن رحمۃ اللہ علیہا

حضرت نفیسہ رحمہا اللہ علیہا نے عبادت اور اصلاح نفس میں اونچا مقام حاصل کیا۔وہ اپنی ابتدائی پرورش میں ہی کتاب اللہ کی محبت کو دل میں بسائے ہوئے تھیں اور اپنے دل اور ذات کو خالص اللہ سے جوڑ لیا تھا۔قرآن پاک کی تلاوت تو ان کا کھانا اور پینا تھا۔اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ان کو معارف قرآن سے روشناس کروایا۔کثرت تلاوت سے حافظ قرآن بن چکی تھیں اور تفسیر قرآن مجید میں ایک مقام حاصل کیا۔

قرآن کے رموز واسرار سے انہیں اللہ تعالیٰ نے معرفت عطا کی اور معانی پر مکمل دسترس حاصل تھی اور یہ سب علم وحکمت انہوں نے مدینہ میں حاصل کی جو کہ علم کا خزانہ تھا۔

مدینہ سے آپ نے مزید علم کیلئے بغداد ہجرت کی اور ادائے فرض اور عبادات میں مشغول ہوگئیں۔فریضہ حج سے خاص شغف کی بناء پر انہوں نے زندگی میں ۳۰ (تیس) حج کیے حالانکہ اس وقت سفر کرنا یقیناً انتہائی مشکل کام تھا۔وہ کعبۃ اللہ کے غلاف سے چمٹ کر اپنے مولا سے مانگتیں اور خشیت الٰہی کے آنسو برسا کر محض اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کرتیں اور کہتی تھیں: یا اللہ! مجھے اس دنیا سے صحیح

نفع اٹھانے کی توفیق دے۔

اللہ تعالیٰ سے مناجات کرنے میں انہیں لذت محسوس ہوتی تھی۔وہ کثرت سے اللہ تعالیٰ کے سامنے روتیں اور ہمیشہ قیام اللیل کرتی تھیں۔انہوں نے تقریباً نصف صدی تک روزے رکھے اور تین دن میں صرف ایک مرتبہ کھانا کھاتی تھیں کہ کہیں کھانے میں کوئی حرام کی ملاوٹ نہ ہو جائے۔

زینت بنت یحیٰ متوج اپنی پھوپھی نفیسہ کے بارے میں ان کی عبادت کی زندگی کو اس طرح بیان کرتی ہیں کہ:

میں نے پھوپھی کی چالیس سال خدمت کی۔میں نے انہیں کبھی رات کو سوتے نہیں دیکھا اور نہ کبھی دن میں افطار کرتے دیکھا۔میں نے کہا آپ اپنے اوپر رحم کیوں نہیں کرتیں تو فرمانے لگیں:

میں کیسے اپنے نفس پر نرمی کروں حالانکہ میرے سامنے بہت سی دشوار گزار گھاٹیاں ہیں جن کو کامیاب ہونے والے ہی طے کر سکتے ہیں۔

-☆-

۱۰۰(سو)بڑی زاہد خواتین صفحہ ۱۴۷ بحوالہ: سیر اعلام النبلاء جلد ۵ صفحہ ۱۸۷

سیدنا حضرت ثابت البنانی رحمۃ اللہ علیہ

عبادت وخشیت:

حضرت ثابت بنانی رحمۃ اللہ علیہ بہت زیادہ روزے رکھنے والے، نمازیں پڑھنے والے اور کثرت سے رونے والے انسان تھے۔ طویل آنسوؤں کے جانشین تھے ایسی خشیت کے مالک تھے کہ جسے اگر سو آدمیوں میں تقسیم کیا جاتا تو کافی ہو جاتی۔ کوفے کی مساجد کو ڈھونڈتے تاکہ انہیں اپنے سجدے کی بکاء سے معمور کریں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ خیر کی کچھ کنجیاں ہیں اور حضرت ثابت بنانی خیر کی ان کنجیوں میں سے ایک کنجی ہے۔

بکر بن عبداللہ نے فرمایا: کہ جو چاہے کہ اس دور کے سب سے بڑے عابد کو دیکھے تو اسے چاہیے کو ثابت بنانی کو دیکھے۔ حضرت ثابت بنانی رحمۃ اللہ علیہ نے خوف اور ندامت کے آنسوؤں سے زندگی کا استقبال کیا اور رنج کی انگلیوں کے اطراف کی طرف دوڑتے رہے۔ اس عورت کی جلن کی طرح روتے جس کا بیٹا گم ہو گیا ہو حتی کہ ان کی پسلیاں اوپر نیچے ہو جاتیں۔

بہت زیادہ رونے کی وجہ سے آنکھ میں بہت زیادہ تکلیف ہو گئی۔ معالج نے کہا کہ آپ ایک

بات کی ضمانت دے دیں تو آنکھ ٹھیک ہو جائے گی ۔انہوں نے پوچھا وہ کیا؟ اس نے کہا کہ آپ روئیں گے نہیں ۔اس کی بات سن کر حضرت ثابت بنانی - رحمۃ اللہ علیہ - کی آنکھوں میں آنسو چمکنے لگے ارشاد فرمایا:

اس آنکھ کا کیا فائدہ جو روئے ہی نہ؟ پھر آپ نے علاج کرانے سے انکار کر دیا۔

عشق رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت ان کے دل میں جاگزیں تھی جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے الفاظ ان کے کانوں تک پہنچتے تو ان کی آنکھوں میں شوق کے آنسو چمکنے لگتے ۔یہ شوق ان کے دل پر اس طرح چھا گیا کہ اسے جلا کر رکھ دیا اور اسے جلیل القدر صحابی حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی جانب دھکیلنے لگا اور پھر جونہی حضرت ثابت رحمۃ اللہ علیہ کی نظر حضرت انس رضی اللہ عنہ پر پڑی تو بچوں کی طرح ان کی طرف بھاگے اور ان کا ہاتھ چومنے لگے اور روتے ہوئے کہتے جاتے کہ آپ کے ہاتھ نے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھوں کو چھوا ہے۔

طاعت کے پیکر:

انہوں نے اپنی گمشدہ میراث کو طاعت کے سمندر میں خود غرق کر کے اور رات کے مصائب اور تکالیف کو زیر کر کے پا لیا۔ چنانچہ حضرت ثابت بنانی رحمۃ اللہ علیہ ہر رات تین سو رکعتیں پڑھا کرتے اور جب صبح ہوتی تو ان کے پاؤں تھک کر چور ہو چکے ہوتے تو وہ اپنے ہاتھوں سے اپنے پاؤں دباتے اور اپنے عمل کو ہلکا سمجھتے ہوئے فرماتے کہ عبادت گزار چلے گئے اور میرے لئے کچھ نہ بچا۔

اپنے بارے میں بتاتے ہوئے ایک مرتبہ فرمایا:

کہ میں مسجد کا کوئی ستون اس وقت تک نہیں چھوڑتا جب تک وہاں ایک قرآن نہ ختم کر لوں اور وہاں رو نہ لوں۔

حضرت ثابت بنانی رحمۃ اللہ علیہ اپنے احباب کے ہمراہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ

کے پاس جایا کرتے تھے تو راستے میں جو بھی مسجد پڑتی اس میں نماز ضرور پڑھتے ۔ اور جب حضرت انس رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچتے تو حضرت انس رضی اللہ عنہ پوچھتے ثابت کہاں ہے؟ ثابت کہاں ہے؟ اس کی عادت ایسی ہے جسے میں پسند کرتا ہوں ۔

دعا کی قبولیت:

حضرت ثابت رحمہ اللہ اپنے آنسوؤں کے ساتھ گڑگڑا کر دعا کرتے اے اللہ! اگر تو کسی کو قبر میں نماز پڑھنے کی توفیق دیتا ہے تو مجھے اپنی قبر میں نماز کی توفیق عطا فرما دے ۔ چنانچہ یہ دعا حرف بحرف قبول ہوئی اور انہیں وفات کے بعد قبر میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا گیا ۔

-☆-

۱۰۰ (سو) بڑے زاہدین صفحہ ۲۹۱

حضرت بشر بن سعد رحمۃ اللہ علیہ کا
معمول زندگی

كَانَ بِشْرُ بْنُ سَعْدٍ يُوْقِظُ اَهْلَهٗ وَيَقُوْلُ : اَلصَّلَاةَ اَلصَّلَاةَ ، وَيَقُوْلُ :
اِنَّ السَّفَرَ لَا يُقْطَعُ اِلَّا بِدُلَجِ اللَّيْلِ ، وَاِنَّ الدُّنْيَا سَفَرٌ وَ نَصَبٌ وَتَعَبٌ ، حَتّٰى يُفْضَى الْعَبْدُ اِلٰى رَحْمَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى.
مَنْ كَثُرَ فِيْ سَفَرِهٖ رُقَادُهٗ ، تَعَذَّرَ مُرَادُهٗ وَطَالَ عَنْ مَحْبُوْبِهٖ بِعَادُهٗ.

ترجمہ:

حضرت بشر بن سعد اپنے اہل خانہ کو بیدار کرتے اور فرماتے:
نماز ادا کرو، نماز ادا کرو اور فرماتے:
سفر رات کے آخری حصہ میں روانگی سے طے ہوتا ہے۔ دنیا سفر، عمل اور تھکاوٹ ہے یہاں تک کہ بندہ اللہ تعالیٰ کی رحمت تک پہنچ جائے۔

رہبان اللیل صفحہ ۱۱۷۹

جو آدمی دوران سفر زیادہ سویا رہا اس کی مراد مشکل ہوگی اور اس کی اپنے محبوب سے جدائی لمبی ہوگی۔

-☆-

یہ اللہ والے کتنے بیدار بخت تھے یہ رات کی تاریکی میں صرف خود ہی بیدار نہ ہوتے، رات کی تنہائی میں صرف خود ہی تہجد ادا نہ کرتے بلکہ اپنے اھل خانہ کو، اپنے بیوی بچوں کو بیدار کرتے انہیں بتاتے کہ اگر مولیٰ کریم کی رضا چاہتے ہو تو اٹھو، رات کی تاریکی میں اللہ الکریم کو یاد کرو، اس کے حضور سر بندگی جھکا لو کیونکہ جو رات جاگ کر اللہ تعالیٰ کو یاد کرتا ہے وہ اپنی مراد پا جاتا ہے۔ وہ دنیا و آخرت کے امتحان میں سرخرو ہو جاتا ہے اور اعلیٰ نمبروں میں پاس ہو کر اللہ تعالیٰ کی رضا کی سند حاصل کر لیتا ہے۔

اس کے برعکس جو رات بھر سویا رہا اس نے اپنی زندگی کے پاکیزہ مقصد سے روگردانی کی، اس نے اللہ الکریم سے کیے گئے وعدہ کو بھلا دیا، وقت سحری اللہ الکریم کی رحمت بھری آواز کو نظر انداز کر دیا، اس کے فضل وکرم کی برکھا جو رات کے آخری حصہ میں نازل ہوتی ہے اس سے منہ موڑ لیا تو ایسا آدمی اللہ تعالیٰ کی عنایات خسروانہ کا کیسے حقدار ہو سکتا ہے۔ یہاں تو عزم و ہمت و اخلاص وللٰہیت دیکھا جاتا ہے۔ جو مخلص و بے ریا رات کے سناٹوں میں اٹھ کر وحدہ لاشریک کی تسبیح کی مالا جپتا ہے وہ اس کے لطف وکرم سے محروم نہیں رہتا بلکہ اس کی عنایات لامتناہیہ کا حقدار ٹھہرتا ہے۔ اور ازلی وسعید روحوں میں اپنا نام لکھوا کر دونوں جہاں میں سرخرو ہو جاتا ہے۔

-☆-

تہجد گزار کا چہرہ نورانی

قَالَ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ:

إِنَّ الرَّجُلَ لَيُصَلِّيْ بِاللَّيْلِ ، فَيَجْعَلُ اللّٰهُ فِيْ وَجْهِهِ نُوْرًا يُحِبُّهُ عَلَيْهِ كُلُّ مُسْلِمٍ فَيَرَاهُ مَنْ لَمْ يَرَهُ قَطُّ ، فَيَقُوْلُ : إِنِّيْ لَأُحِبُّ هٰذَا الرَّجُلَ:

ترجمہ:

حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

بندہ رات نماز تہجد ادا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے چہرے میں نور رکھ دیتا ہے تو اسے ہر مسلم کیلئے محبوب بنا دیتا ہے تو جس نے اسے کبھی نہ دیکھا ہو وہ جب بھی اسے دیکھتا ہے تو کہتا ہے: میں اس آدمی سے محبت کرتا ہوں۔

-☆-

تابعی جلیل حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ کا یہ ارشاد گرامی کتنا حقیقت کشا اور فرحت بخش ہے۔ جو خوش نصیب رات کو اٹھ کر مصلیٰ پر آ کر اللہ تعالیٰ کو یاد کرتا ہے، اس کے حضور آنسوؤں کا

رہبان اللیل صفحہ ۱۱۷۷

نذرانہ پیش کرتا ہے، آہ ومناجات سے اس کے کرم کے دروازے پر دستک دیتا ہے تو یقیناً اللہ الکریم اس کے چہرے کو نورِوالا کر دیتا ہے۔ اس کے چہرے میں وہ دلکشی اور رعنائی رکھ دیتا ہے کہ جو اہل ایمان اسے دیکھتا ہے اس کا دل فوراً اس کی طرف مائل ہو جاتا ہے اور وہ دل وجان سے اس سے محبت کرتا ہے۔

یہ ویسے بھی انصاف سے بعید ہے کہ ایک آدمی رات بھر اللہ تعالیٰ کو راضی کرتا رہے، نماز تہجد پڑھتا رہے اور دوسرا آدمی رات بھر گناہ میں مگن رہے، فسق وفجور میں غرق رہے، جب وہ صبح دونوں اپنے اپنے گھر سے باہر آئیں تو دونوں کے چہرے ایک جیسے ہوں حاشا وکلا۔ تہجد گزار اور اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے والے کا چہرہ نور علیٰ نور ہوگا۔ اس کے چہرے کی دلکشی قابل دید ہوگی اور اس کے چہرے میں وہ جاذبیت ہوگی کہ بیگانہ بھی دیکھتے ہی یگانہ ہو جائے گا۔

اس کے برعکس فسق وفجور والے کے چہرے پر نحوست چھائی ہوگی اس کے چہرے کو دیکھو یک گونہ افسردگی سی ہوگی اور اس کے چہرے پر نور نام کی کوئی چیز نہ ہوگی۔

اے رحیم وکریم اللہ! ہم سب کو اپنے فضل وکرم سے پاک دل پاک دامن بنا دے۔ ہماری راتیں ہمارے دنوں سے زیادہ نورانی کر دے۔ ہماری خلوتیں ہماری جلوتوں سے زیادہ پاکیزہ کر دے اور ہمارے دل ہمارے چہروں سے زیادہ روشن کر دے اور ہمیں ہمہ وقت اپنی یاد کی سعادت سے بہرہ ور فرما اور اپنی ازلی عنایات سے محروم نہ فرما۔

-☆-

حضرت جنید بغدادی سید الطائفہ رحمۃ اللہ علیہ کا تعلق باللہ

قَالَ الْجَرِيْرِيُّ:

قَصَدْتُ الْجُنَيْدَ فَوَجَدْتُهُ يُصَلِّي ، فَاَطَالَ جِدًّا ، فَلَمَّا فَرَغَ ، قُلْتُ لَهُ :

قَدْ كَبُرْتَ وَوَهَنَ عَظْمُكَ وَرَقَّ جِلْدُكَ وَضَعُفَتْ قُوَّتُكَ ، فَلَوِ اقْتَصَرْتَ عَلٰى بَعْضِ صَلَاتِكَ ، فَقَالَ :

اُسْكُتْ ، طَرِيْقٌ عَرَفْنَا بِهِ رَبَّنَا لَا يَنْبَغِيْ لَنَا اَنْ نَقْتَصِرَ مِنْهُ عَلٰى بَعْضِهِ ، وَالنَّفْسُ مَا حَمَّلْتَهَا تَتَحَمَّلُ ، وَالصَّلَاةُ صِلَةٌ ، وَالسُّجُوْدُ قُرْبَةٌ ، وَمَنْ تَرَكَ طَرِيْقَ الْقُرْبِ ، يُوْشِكُ اَنْ يُسْلَكَ بِهِ طَرِيْقَ الْبُعْدِ.

ترجمہ:

جریری کا بیان ہے:

میں حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا میں نے دیکھا آپ صلاۃ ادا کر رہے ہیں۔ آپ نے نماز طویل کر دی۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو میں نے عرض کی:

رہبان اللیل صفحہ ۱۱۶۸

اب آپ عمر رسیدہ ہو چکے ہیں، آپ کے اعضاء کمزور ہو گئے ہیں، آپ کی جلد نرم پڑ گئی، آپ کی قوت میں ضعف آ گیا۔ جتنی لمبی آپ نے نماز پڑھی اگر اس سے کم پر اکتفا کرتے تو بہتر ہوتا۔

آپ نے ارشاد فرمایا:

خاموش ہو جاؤ! وہ راستہ جس سے ہم نے اپنے رب کا عرفان حاصل کیا ہے اب ہمارے لئے مناسب نہیں کہ اس سے کم پر اکتفا کریں۔ نفس کو جس چیز کی عادت ڈالو گے وہ اس کا عادی ہو جائے گا۔ نماز واصل باللہ بناتی ہے۔ سجدہ قرب الٰہی کی دولت کا ذریعہ ہے۔ جس نے قرب کا راستہ چھوڑا ہو سکتا ہے اسے بعد کے راستہ پر ڈال دیا جائے۔

-☆-

حضرت مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ کا رات بھر عبادت کرنا

قَالَ اَشْهَبُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيْزِ:

خَرَجْتُ لَيْلَةً بَعْدَ مَا رَقَدَ النَّاسُ، فَمَرَرْتُ بِمَنْزِلِ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ، فَاِذَا هُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي، فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ قِرَاءَةِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ابْتَدَأَ اَلْهَاكُمُ التَّكَاثُرُ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ حَتّٰى بَلَغَ ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ، فَبَكٰى بُكَاءً طَوِيْلًا،

ثُمَّ جَعَلَ يُرَدِّدُهَا وَيَبْكِيْ، وَشَغَلَنِيْ مَا اَسْمَعُ مِنْ كَثْرَةِ بُكَائِهِ عَنِ التَّوَجُّهِ اِلٰى حَاجَتِيَ الَّتِيْ خَرَجْتُ اِلَيْهَا، وَلَمْ اَزَلْ قَائِمًا وَهُوَ يُرَدِّدُهَا وَيَبْكِيْ حَتّٰى طَلَعَ الْفَجْرُ، فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُ الْفَجْرُ رَكَعَ، فَانْصَرَفْتُ اِلٰى مَنْزِلِيْ فَتَوَضَّأْتُ، ثُمَّ اَتَيْتُ الْمَسْجِدَ، فَاِذَا بِهِ فِيْ مَجْلِسِهِ وَالنَّاسُ حَوْلَهُ، فَلَمَّا اَصْبَحَ نَظَرْتُ اِلٰى وَجْهِهِ وَقَدْ عَلَاهُ نُوْرٌ.

ترجمہ:

اشہب بن عبدالعزیز کا بیان ہے:

ایک رات لوگوں کے سو جانے کے بعد میں اپنے گھر سے نکلا تو حضرت مالک بن انس رضی

رہبان اللیل صفحہ ۱۶۷

اللہ عنہ کے مکان کے پاس سے گزر اتو دیکھا کہ وہ کھڑے نماز پڑھ رہے ہیں۔ جب وہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔

کی تلاوت سے فارغ ہوئے تو آپ نے

اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ۔

کی تلاوت شروع کی۔ جب آپ

ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ۔

پر پہنچے تو رونا شروع کیا اور روتے چلے گئے۔ پھر آپ بار بار اس آیت کی تلاوت کرتے جاتے اور روتے جاتے۔ جب میں نے آپ کی کثرت بکاء (زیادہ رونے) کو دیکھا تو میں جس کام کیلئے گھر سے نکلا تھا بھول گیا۔

میں وہاں کھڑا رہا اور وہ بار بار اس آیت کو پڑھتے جاتے اور روتے جاتے حتی کہ فجر طلوع ہوگئی۔ جب آپ کو فجر کا احساس ہوا تو آپ نے رکوع کیا اور نماز مکمل کی۔ میں اپنے گھر واپس آیا وضو کیا، پھر میں مسجد آیا تو دیکھا کہ آپ مسجد میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ لوگ آپ کے ارد گرد ہیں جو حدیث پاک کا درس لے رہے ہیں۔ جب میں نے صبح آپ کے چہرے کو دیکھا تو سارا چہرہ نور سے ڈھانپا ہوا تھا۔

—☆—

صالحین میں سے ایک خوش نصیب کی عبادت وریاضت

قَامَ رَجُلٌ مِنَ الصَّالِحِيْنَ يُصَلِّى مِنَ اللَّيْلِ ، فَمَرَّ بِقَوْلِهِ تَعَالٰى:

وَسَارِعُوْا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ.

فَجَعَلَ يُرَدِّدُهَا وَيَبْكِىْ حَتّٰى اَصْبَحَ ، فَلَمَّا اَصْبَحَ قِيْلَ لَهُ : لَقَدْ اَبْكَتْكَ آيَةٌ مَا مِثْلُهَا يُبْكِىْ ! اِنَّهَا جَنَّةٌ عَرِيْضَةٌ – اَىْ وَاسِعَةٌ – فَقَالَ :

يَابْنَ اَخِىْ ، وَمَا يَنْفَعُنِىْ عَرْضُهَا اِنْ لَمْ يَكُنْ لِىْ فِيْهَا مَوْضِعُ قَدَمٍ.

ترجمہ:

ایک نیک وصالح آدمی رات صلاۃ التہجد کیلئے اٹھا اور نماز پڑھنی شروع کر دی۔ جب اس آیت :

وَسَارِعُوْا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ .

جلدی کرو اپنے رب کی طرف سے مغفرت کی طرف اور جنت کی طرف جس کی چوڑائی آسمانوں زمین جتنی ہے۔

رہبان اللیل صفحہ ۱۱۶۷

وہ نیک آدمی اسے بار بار پڑھتا جاتا اور روتا جاتا صبح تک ایسے ہی رہا۔ جب صبح ہوئی تو اس سے کہا گیا:

تجھے ایسی آیت نے رلا دیا حالانکہ ایسی آیت پر رویا نہیں جاتا۔ وہ جنت ہے کشادہ جنت ہے۔ اس نے کہا:

اے میرے بھائی کے جگر گوشے!

جنت کی اتنی زیادہ چوڑائی میرے کس کام کی اگر مجھے وہاں ایک قدم رکھنے کی جگہ بھی نہ ملی۔

-☆-

جنت وہی پاتا ہے جو رات کو عبادت کرتا ہے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ – :

مَنْ خَافَ اَدْلَجَ وَمَنْ اَدْلَجَ بَلَغَ الْمَنْزِلَ ، اَلَا اِنَّ سِلْعَةَ اللّٰهِ غَالِیَةٌ ، اَلَا اِنَّ سِلْعَةَ اللّٰهِ الْجَنَّةُ .

صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۶۲۲۲)	جلد۲	صفحہ۱۰۶۹
قال الالبانی	صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۴۵۰)	جلد۲	صفحہ۵۸۷
قال الالبانی	صحیح		
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۷۸۵۱)	جلد۸	صفحہ۲۷۹۹
قال الحاکم	ھذا حدیث صحیح الاسناد		
الدر المنثور فی تفسیر الماثور		جلد۲	صفحہ۸
صحیح الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۳۳۷۷)	جلد۳	صفحہ۳۱۹
قال الالبانی	صحیح لغیرہ		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۴۹۴۲)	جلد۴	صفحہ۱۵۶
قال المحقق	صحیح		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۵۳۴۸)	جلد۵	صفحہ۷۲

ترجمة الحديث،

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جو شخص ڈرا اور رات کے ابتدائی حصے میں نکل گیا اور جو رات کی ابتداء میں نکل گیا وہ منزل کو پہنچ گیا۔ اچھی طرح سن لو! اللہ کا سودا گراں قیمت ہے۔ خبردار! اللہ کا سودا جنت ہے۔

-☆-

سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ	رقم الحدیث (۹۵۴)	جلد۲	صفحہ ۶۷۵
سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ	رقم الحدیث (۲۳۳۵)	جلد۵	صفحہ ۴۴۲

حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کو اللہ تعالیٰ کا حسین صورت میں دیدار

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا – قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ – :

أَتَانِي اللَّيْلَةَ رَبِّي تَبَارَکَ وَتَعَالَى فِي أَحْسَنِ صُوْرَةٍ ، فَقَالَ : يَامُحَمَّدُ ، هَلْ تَدْرِيْ فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلَى ؟ قُلْتُ : لَا ۔ فَوَضَعَ يَدَهُ بَيْنَ كَتِفَيَّ ، حَتّٰى وَجَدْتُ بَرْدَهَا بَيْنَ ثَدْيَيَّ ، فَعَلِمْتُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ، فَقَالَ :

يَا مُحَمَّدُ ، هَلْ تَدْرِيْ فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلَى ؟ قُلْتُ :

نَعَمْ ، فِي الْكَفَّارَاتِ وَالدَّرَجَاتِ ۔

وَالْكَفَّارَاتُ : اَلْمَكْثُ فِي الْمَسَاجِدِ بَعْدَ الصَّلَوَاتِ ، وَالْمَشْيُ عَلَى الْأَقْدَامِ إِلَى الْجَمَاعَاتِ ، وَإِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ فِي الْمَكَارِهِ ، قَالَ :

صَدَقْتَ يَا مُحَمَّدُ ، وَمَنْ فَعَلَ ذٰلِکَ عَاشَ بِخَيْرٍ ، وَمَاتَ بِخَيْرٍ ، وَ كَانَ مِنْ

خَطِيئَتِهِ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ ، وَقَالَ يَا مُحَمَّدُ ، إِذَا صَلَّيْتَ فَقُلْ:

اَللّٰهُمَّ إِنِّی أَسْأَلُکَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ ، وَتَرْکَ الْمُنْكَرَاتِ ، وَحُبَّ الْمَسَاكِيْنِ ، وَأَنْ تَغْفِرَلِي وَتَرْحَمْنِي ، وَتَتُوْبَ عَلَيَّ ، وَإِذَا أَرَدْتَ بِعِبَادِکَ فِتْنَةً ، فَاقْبِضْنِي إِلَيْکَ غَيْرَ مَفْتُوْنٍ .

وَالدَّرَجَاتُ: إِفْشَاءُ السَّلَامِ ،وَإِطْعَامُ الطَّعَامِ ، وَالصَّلَاةُ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ .

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

آج رات قیام میں میرے پاس میرا رب تبارک وتعالیٰ احسن صورت میں تشریف لایا۔

رب تعالیٰ نے فرمایا:

یا محمد! کیا تم جانتے ہو ملا اعلیٰ کس چیز کے بارے میں جھگڑ رہے ہیں۔ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عرض کی نہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے اپنا ہاتھ میرے دونوں کندھوں کے درمیان رکھا یہاں تک کہ میں نے اس کی

صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۵۹)	جلد۱	صفحہ۷۲
قال الالبانی	صحیح		
صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۴۰۸)	جلد۱	صفحہ۲۹۰
قال الالبانی	صحیح		
صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۴۵۱)	جلد۱	صفحہ۳۱۱
قال الالبانی	صحیح		
کنز العمال	رقم الحدیث (۴۳۵۴۴)	جلد۲	صفحہ۱۲۵۴
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۲۳۳)	جلد۵	صفحہ۳۶۶
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۲۳۳)	جلد۳	صفحہ۳۱۹
قال الالبانی	صحیح		

ٹھنڈک اپنے سینے میں پائی یا میں نے اس کی ٹھنڈک اپنے گلے میں پائی تو جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اس کا مجھے علم ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

یا محمد! کیا تم جانتے ہو ملا اعلیٰ کس چیز میں جھگڑ رہے ہیں؟

میں نے عرض کی: ہاں کفارات اور درجات میں جھگڑ رہے ہیں۔

کفارات صلوات (نمازوں) کے بعد مساجد میں ٹھہرنا اور چل کر با جماعت صلوات (نمازوں) میں شرک ہونا اور جن اوقات میں طبیعت پر گراں گزرے خوش دلی سے وضو مکمل کرنا ہے اور جس نے ایسا کیا وہ خیر سے زندہ رہے گا اور خیر سے دنیا سے رخصت ہو گا اور گناہوں سے اس دن کی طرح پاک ہو گا جس دن اس کی ماں نے جنا تھا۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

یا محمد! جب تم صلاۃ (نماز) ادا کرو تو میری بارگاہ میں یہ دعا مانگا کرو:

اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَسْاَلُکَ فِعْلَ الْخَیْرَاتِ ، وَتَرْکَ الْمُنْکَرَاتِ ، وَحُبَّ الْمَسَاکِیْنِ ، وَاَنْ تَغْفِرلِی وَتَرْحَمْنِی ، وَتَتُوْبَ عَلَیَّ ، وَاِذَا اَرَدْتَ بِعِبَادِکَ فِتْنَةً ، فَاقْبِضْنِیْ اِلَیْکَ غَیْرَ مَفْتُوْنٍ.

اور فرمایا: اور درجات: السلام علیکم کی اشاعت کرنا۔ کھانا کھلانا اور رات کو صلاۃ (نماز) ادا کرنا جب لوگ سوئے ہوئے ہوں۔

-☆-

اہل ایمان کیلئے یہ حدیث پاک ایمان کی جان ہے۔ محبت وعظمت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لبریز دل اس حدیث پاک سے عجب چاشنی پاتے ہیں اور ارباب ذوق ووجدان کیلئے یہ ذوق وسکون کا سامان ہے۔

اَتَانِیْ رَبِّیْ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی فِیْ اَحْسَنِ صُوْرَةٍ:

ہر انسان کا کسی نہ کسی سے رابطہ ہوتا ہے اس تعلق کی بنا پر ایک دوسرے کے پاس جایا جاتا ہے۔ کسی کے ہاں اس کے عزیز و اقارب آتے ہیں تو کسی کے ہاں اس کے دوست احباب کی محفل ہوا کرتی ہے۔ قربان جائیں اللہ کے پیارے حبیب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جن کے ہاں تشریف لاتا ہے تو خود رب تعالیٰ تشریف لاتا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے وہ لمحات کس درجہ راحت بخش اور سکون آور ہونگے جب انکا خالق و مالک ان کے پاس تشریف لایا ہوگا۔ ان مازاغی نگاہوں کا عالم کیا ہوگا جو اپنے محبوب حقیقی اور معبود برحق کو اپنے قریب دیکھ رہی ہیں۔ جس رب تعالیٰ کے دیدار اور رضا کیلئے غارِ حراء کے خلوت خانہ کو عبادات کے انوار سے مرکز تجلیات بنا دیا۔ بیت اللہ العتیق کو اپنی جبین سے سرفراز فرمایا، ملتزم سے چمٹ کر مناجات کا کیف لیا۔ آج وہی رب تعالیٰ جلوہ افروز ہے وہ حسن لم یزل اپنی تابانیاں کو بکھیرے تو اس کیفیات کا عالم کیا ہوگا۔ یہ دیدار کرانے والا جانے یا دیدار کرنے والا۔ یہ زیارت کرانے والا جانے یا زیارت کرنے والا۔ بہرحال زبانِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صرف اتنا بتایا:

"فِيْ اَحْسَنِ صُوْرَةٍ" سب سے حسین صورت میں۔

فَوَضَعَ كَفَّهٗ بَيْنَ كَتِفَيَّ:

اللہ رب العزت نے اپنا دستِ مبارک حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دونوں کندھوں کے درمیان رکھ دیا۔ کبھی نگاہوں سے فیض دیا جاتا ہے تو کبھی دست مبارک رکھ کر فیضان کے دریا انڈیل دیے جاتے ہیں۔ جب دینے والا اللہ تعالیٰ ہو اور لینے والا اس کا پیارا حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہو تو اس وقت فیضان کا جو بن نرالا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کے لطف و کرم کا دریا کس قدر جوش میں ہوگا اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ کے کرم سے مکرم سینہ اقدس پر تجلیات کا عالم کیا ہوگا۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان اقدس کھلی تو اتنا فرمایا:

فَوَجَدْتُ بَرْدَهَا بَيْنَ ثَدْيَيَّ:

میں نے اللہ تعالیٰ کے دستِ مبارک کی ٹھنڈک اپنے سینے میں پائی اس ٹھنڈک پر کائنات ارضی وسمائی قربان کردی جائے عابدین کی سجدہ ریزیاں اور مقربین کی مناجاتیں محبت الٰہی سے مخمور نگاہوں کی مستی اور واصلین الی اللہ کے جامہائے وصل سب فدا کر دیے جائیں تو حق ادا نہیں ہوتا۔

فَعَلِمْتُ مَافِي السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ:

پس جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے مجھے اسکا علم ہو گیا۔

آسمانوں اور زمین میں کیا کچھ ہے؟ اسکی تفصیل کون جانتا ہے؟ آج علم ترقی کی بہت سی منازل طے کر چکا ہے لیکن آج تک یہ دعویٰ کسی نے نہیں کیا کہ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے ہمیں اسکا علم ہو گیا۔

یہ شان اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عطا فرمائی۔ جب اللہ تعالیٰ دینے پر آجائے تو اسے کون روک سکتا ہے وہ جواد ومنعم ہے اسکے جود وسخا وانعام واکرام عدد وحصر سے وراء ہیں۔

قادر وقیوم اللہ کے قدرتوں والے ہاتھ نے اپنے محبوب کے سینہ اقدس کو یوں کشادہ کیا آسمانوں اور زمین کی ہر چیز کا علم ہو گیا۔

فَتَجَلّٰى لِيْ كُلُّ شَيْءٍ فَعَرَفْتُ:

میرے لئے ہر چیز منکشف ہو گئی تو میں نے ہر چیز کو پہچان لیا۔

تَجَلّٰی – تَجَلِّيًا اَلشَّيْءُ : ظَهَرَ وَتَكَشَّفَ

تجلّی – کا معنی چیز کا ظاہر ہونا اور منکشف ہونا ہے۔

اب غور کیجیے!

اللہ کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں میرے لیے ہر چیز ظاہر و منکشف ہوگئی۔یعنی ہر چیز کا مجھے علم تو ہو ہی گیا بس علم تک بات نہ رہی بلکہ ہر چیز نے اپنا آپ ظاہر کر دیا۔

اب فرمان رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مطابق کائنات ارضی وسمائی کی کوئی چیز ایسی نہیں جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے منکشف وظاہر نہ ہوئی ہو۔کوئی پردہ ایسا نہیں جو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے سرک نہ گیا ہو۔بلکہ ہر چیز نے آپ کیلئے اپنے آپ کو ظاہر کر دیا کہ اس میں کوئی خفا نہیں رہا اور ہر چیز منکشف ہوگئی کہ اس میں کوئی پوشیدگی نہ رہی۔

اس حدیث پاک میں لفظ ''لِیْ'' قابل غور ہے۔یعنی ہر چیز کا منکشف اور ظاہر ہونا صرف آپ کے لیے ہے یہ سعادت کسی اور کے مقدر میں نہیں۔ہاں اللہ کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس کے سینے میں علم وحکمت انڈیل دیں اور اسے محرم راز بنا دیں یہ الگ بات ہے۔

اَلْکَفَّارَاتُ:

اَلْکَفَّارَةُ : هِيَ عِبَارَةٌ عَنِ الْفَعْلَةِ وَالْخَصْلَةِ الَّتِيْ مِنْ شَأْنِهَا اَنْ تُكَفِّرَ الْخَطِيْئَةَ اَیْ تَسْتُرَهَا وَتَمْحُوهَا۔(1)

کفارہ اس فعل یا خصلت کو کہتے ہیں جس کی شان یہ ہے کہ وہ گناہ کو چھپا لیتی ہے اور اسے بالکل مٹا دیتی ہے۔

اس حدیث پاک میں تین کفارات کا ذکر ہے یعنی تین ایسے امور اور خصلتیں ہیں جو ان کو بجا لاتا ہے تو اس کے گناہ اور معصیتیں چھپا دی جاتی ہیں اور مٹا دی جاتی ہیں۔

اَلْمَكْثُ فِي الْمَسَاجِدِ بَعْدَ الصَّلَوَاتِ:

صلوات (نمازیں) ادا کرنے کے بعد مسجد میں ٹھہرے رہنا۔

یہ وہ عمل ہے جو گناہوں کو چھپا دیتا ہے اور انہیں محو کر دیتا ہے۔

(1) النھایۃ ۴-۱۸۹

اللہ رب العزت کا ارشاد گرامی ہے

اِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلٰوةَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ

جب تم صلاۃ ادا کر چکو تو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو۔

صلاۃ ادا کرنے کے بعد مسجد میں بیٹھ کر ذکر کرنا انسان کے پچھلے گناہ مٹا دیتا ہے۔اس کی معصیتوں کے داغ ختم کر دیے جاتے ہیں اور نافرمانیوں کی سیاہی دھودی جاتی ہے وہ اللہ کی طرف سے چنے ہوئے افراد ہیں جو صلاۃ ادا کرنے کے بعد مساجد میں بیٹھے رہتے ہیں اور متوجہ الی اللہ ہو کر اس کی یاد کے مزے لیتے ہیں۔صلاۃ ادا کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کو یاد کرنا بہت بڑی نیکی ہے اور اسکی توفیق اسے ہی ملتی ہے جس سے اس کا خالق و مالک راضی ہوا کرتا ہے۔

اَلْمَشْىُ عَلَى الْاَقْدَامِ اِلَى الْجَمَاعَاتِ:

مسجد میں صلاۃ باجماعت میں شرکت کیلئے پیدل چل کر آنا یہ عمل بھی گناہوں کا کفارہ ہے۔ جتنے قدم زیادہ مسجد کی طرف اٹھیں گے اتنے ہی گناہ معاف ہونگے۔یہ عمل اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو بہت محبوب ہے۔محبّ محبوب کی پسندیدہ چیز سے محبت کیا کرتا ہے

اگر ہمیں اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت ہے تو اس محبت سے سرشار ہو کر ہمیں صلاۃ باجماعت کی ادائیگی کیلئے مساجد کی طرف چل کر آنا چاہیے۔اللہ تعالیٰ ہر اھل ایمان کو اس عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ فِي الْمَكَارِهِ:

وہ اوقات جو نفس پر شاق گزریں ان میں خوش دلی سے وضو کرنا یہ عمل بھی گناہوں کا کفارہ ہے اور اس سے انسان کے گناہ مٹ جاتے ہیں اور لوحِ دل معصیتوں کی ظلمتوں سے پاک ہو جاتی ہے۔

عَاشَ بِخَیْرٍ وَمَاتَ بِخَیْرٍ:

جس نے ان درج بالا امور کو سرانجام دیا اس کی زندگی خیر سے گزرے گی۔خیر ایک جامع لفظ ہے جو ہر نیکی اور بھلائی کو شامل ہے۔گویا یہ اسے ایک نوید ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے اس کی بندگی کے جذبہ سے سرشار ہو کر یہ کام سرانجام دینے والے ہو سکتا ہے کہ تیرے اعزہ اقارب تیرے جاننے والے اسے پسند نہ کریں لیکن یہ یاد رکھنا جس خالق و مالک نے پیدا فرمایا ہے اور جس نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی کا ہار زیب گلو ہے وہ ضرور پسند فرماتے ہیں اور اس کا اجر یہ ہے کہ تیری زندگی خیر سے لبریز رہے گی نیکیاں تیرا مقدر ٹھہریں گی اور سعادتیں تیرے حصہ میں آئیں گی۔

بات صرف یہاں تک نہیں بلکہ یہ بشارت بھی ہے کہ "مَاتَ بِخَیْرٍ" ان امور کو سرانجام دینے والا خیر سے وفات پائے گا۔یہ وعدہ الٰہی ہے اور وعدہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہے۔اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وعدہ خلافی نہیں کیا کرتے۔خیر سے وفات پانے والا وہی ہے جس کا خاتمہ ایمان پر ہوگا جو دنیا سے باایمان رخصت ہوگا۔جس کی باایمان موت کا وعدہ اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کریں اس سے بڑھ کر اور کون سعید ہوگا۔

یاد رہے اگر دنیا سے جاتے ہوئے ایمان سلامت چلا گیا تو سب خیریت ہے اور سب سعادتیں دامن میں ہیں۔

پھر یہ بھی نہیں کہ وہ دنیا سے ایمان تو لے جائے گا لیکن ساتھ گناہوں کے انبار بھی لے جائے گا ہرگز نہیں بلکہ

کَانَ مِنْ خَطِیْئَتِهٖ کَیَوْمٍ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ:

وہ گناہوں سے اس دن کی طرح پاک وصاف ہوگا جس دن اس کی ماں نے اسے جنا تھا۔جب انسان پیدا ہوتا ہے تو گناہوں سے پاک وصاف پیدا ہوتا ہے۔اس وقت اس پر کسی معصیت کا داغ نہیں ہوتا اور نہ وہ گناہوں کی آلودگی سے ملوث ہوتا ہے بلکہ قطرۂ شبنم کی طرح پاک

وصاف ہوتا ہے۔

تو مساجد میں صلاۃ ادا کرنے کے بعد ذکر الٰہی کے مزے لینے والا

مساجد کی طرف چل کر آنے والا اور

مکارہ میں خوش دلی سے وضو کرنے والا

کس درجہ سعید ہے اس کے بختوں پر ایک جہاں نثار ہو تو بھی حق ادا نہیں ہوتا۔

الدَّرَجَاتُ :۔

جنت کے مختلف درجات ہیں ہر درجے کے درمیان بہت زیادہ فاصلہ ہے۔ایک درجہ سے دوسرے درجہ کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا زمین سے لے کر آسمان تک۔اللہ اکبر

یہ درجات کسے نصیب ہوتے ہیں زبان رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنیے۔

إِفْشَاءُ السَّلَامُ :۔

جو آدمی، جو مرد مومن السلام علیکم کی خوب اشاعت کرتا ہے ہر ملنے والے کو جان پہچان ہو یا نہ ہو السلام علیکم کہتا ہے۔اور اگر کوئی پہل کر کے اسے السلام علیکم کہہ دے تو بڑی محبت سے اسے اس کا جواب وعلیکم السلام کی صورت میں دیتا ہے۔

جس خوش نصیب کی زبان پر ہر وقت السلام علیکم رہے وہ یقیناً رحمات الٰہیہ سے مالا مال ہے۔

السلام اللہ جل جلالہ کا مبارک نام بھی ہے اور اس مبارک نام کا ورد کرنے والا ہمیشہ سلامتی میں رہتا ہے۔اس جہاں ناپائیدار میں بھی سلامتی اور یہاں سے رخصتی کے وقت بھی سلامتی یعنی اس دنیا میں نعمت ایمان ہر وقت اس کے ساتھ رہتی ہے اور مرتے وقت اسی ایمان کی معیت میں عالم بالا کو پرواز کرتا ہے۔

إِطْعَامُ الطَّعَامِ:۔

کھانا کھلانا۔کسی غریب ونادار کے منہ میں نوالے ڈالنا،کسی مہمان کی خدمت کرنا تھوڑی بات نہیں یہ محض اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے سعادت ملتی ہے اور جو بندہ مومن کھانا کھلاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کیلئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دیتا ہے ۔اسے سزاوار جنت قرار دیتا ہے اور دائمی وابدی انعامات اس کا مقدر ٹھہرتے ہیں ۔

جس آدمی کو کھانا کھلایا گیا نامعلوم اس کی اندرونی کیفیت کیسی ہو۔ہوسکتا ہے وہ سفید پوش ہواس کے گھر میں چولہے میں آگ تک نہ جلتی ہو یا وہ کس درجہ پاک باطن ہوتو جو آدمی ایسے افراد کو کھانا کھلاتا ہے ان کے دلوں سے نکلی ہوئی دعا تقدیر بدل دیتی ہے اور اس کھانا کھلانے والے کے بختوں کو اوج ثریا پر پہنچا دیتی ہے۔

الصَّلَاةُ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ:۔

رات کی تاریکی ہر طرف ہو کا عالم تاریکی نے دنیا میں اپنے پنجے گاڑے ہوئے ہیں۔تمام انسان محو خواب ہیں،اپنے اپنے بستروں پر بے سدھ پڑے ہیں اس عالم میں ایک مرد خود آگاہ اٹھتا ہے۔اللہ کا نام لیکر اٹھتا ہے،اس وقت اٹھنے پر اللہ تعالیٰ کا شکرادا کرتا ہے۔پھر دل نہ بھی چاہے پھر بھی وضو کرتا ہے۔نفس پر چاہے یہ لمحات کتنے ہی شاق گزریں وہ اپنی روح کو خوش کرتا ہے۔وضو کرتا ہے اس سے روح کیا خوش ہوتی ہے کہ عالم بالا کے مکیں فرشتے بھی خوش ہوتے ہیں۔فرشتے کیا خوش ہوتے ہیں کہ فرشتوں کا خالق ومالک بھی خوش ہوتا ہے۔اور یہ بات بدیہی ہے جس سے اللہ تعالیٰ خوش ہوجائے اسے دنیاوآخرت کی تمام نعمتیں مل جاتی ہیں اور اس سے عذاب،عذاب جہنم دور،بہت دور چلا جاتا ہے۔

پھر اسی پر بس نہیں وہ مرد مومن اللہ ذوالجلال کی بارگاہ میں بندگی کیلئے کھڑا ہوجاتا ہے۔جسم کے راحت وآرام کی پرواہ کئے بغیر وہ مصلّٰی پر کھڑا ہوجاتا ہے،نماز تہجد ادا کرتا ہے اور نماز تہجد میں

تلاوت قرآن کا کیف لیتا ہے نوری فرشتے اس کی اس تلاوت کو بڑے انہماک سے سنتے ہیں اور اس بندہ مومن پر اللہ کے کرم کی موسلا دھار بارش دیکھ کر خوش ہوتے ہیں۔

رات کی تاریکی میں نماز تہجد ادا کرنے والا محروم نہیں رہتا بلکہ خالق و مالک کا محبوب بن جاتا ہے وہ اس وقت جو بھی دعا مانگتا ہے اسے شرف قبولیت سے نوازا جاتا ہے اور اس کے دامن کو ہر مراد سے بھر دیا جاتا ہے۔

ایسے خوش نصیب آدمی کے اللہ تعالیٰ درجات بلند کرتا ہے اور یاد رہے درجات اس کے بلند ہوں گے جو جنت کا مستحق ہوگا تو دوسرے لفظوں میں یوں سمجھئے کہ رات تہجد کی نماز ادا کرنے والا نماز بعد میں پڑھتا ہے رحیم وکریم اللہ اسے جنتی پہلے بنا دیتا ہے۔

ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مِنْ عِبَادِکَ الصَّالِحِيْنَ الَّذِيْنَ يَقْتَدُوْنَ بِآثَارِ نَبِيِّکَ الْکَرِيْمِ وَيَتَحَلَّوْنَ بِسُنَنِ رَسُوْلِکَ الْعَظِيْمِ آمِيْنَ يَارَبَّ الْعَالَمِيْنَ بِبَرَکَةِ سَيِّدِ وُلْدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ اَفْضَلُ التَّحِيَّاتِ وَاَکْمَلُ التَّسْلِيْمَاتِ۔

-☆-

حضرت داؤد علیہ السلام کی نماز

اللہ تعالیٰ کی پسندیدہ نماز

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ:

اَحَبُّ الصِّيَامِ اِلَى اللّٰهِ صِيَامُ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاَحَبُّ الصَّلَاةِ اِلَى اللّٰهِ صَلَاةُ دَاوُدَ كَانَ يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ وَيَقُوْمُ ثُلُثَهُ وَيَنَامُ سُدُسَهُ وَكَانَ يَصُوْمُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا .

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۱۳۱)	جلد ۱	صفحہ ۳۳۸
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۳۴۲۰)	جلد ۲	صفحہ ۱۰۶۲
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۱۵۹)	جلد ۲	صفحہ ۸۱۶
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۱۷۰)	جلد ۱	صفحہ ۹۶
قال الالبانی	ھذا الحدیث صحیح		
صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۱۰۵۱)	جلد ۱	صفحہ ۶۱۲
قال الالبانی	ھذا الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۲۴۴۸)	جلد ۲	صفحہ ۸۱
قال الالبانی	صحیح		

ترجمۃ الحدیث:

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے پسندیدہ روزہ حضرت داؤد علیہ السلام کا روزہ ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے پسندیدہ نماز حضرت داؤد علیہ السلام کی نماز ہے حضرت داؤد علیہ السلام آدھی رات سوتے اس کا تیسرا حصہ قیام کرتے اور اسکا چھٹا حصہ سوتے اور آپ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے یعنی روزے کی چھٹی کرتے۔

-☆-

السنن الکبریٰ	رقم الحدیث (۱۳۲۹)	جلد۱	صفحہ۱۲۷
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۷۱۲)	جلد۲	صفحہ۳۳۵
قال محمود محمد محمود	الحدیث متفق علیہ		
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۱۶۲۹)	جلد۱	صفحہ۵۳۰
قال الالبانی	صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۳۵۹۰)	جلد۶	صفحہ۳۲۵
قال شعیب الارنؤوط	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۶۴۹۱)	جلد۶	صفحہ۴۴
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۶۹۲۱)	جلد۶	صفحہ۳۹۶
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
السنن الکبریٰ	رقم الحدیث (۲۶۶۵)	جلد۲	صفحہ۱۷۳

روزہ اور قرآن کریم قیامت کے دن
روزہ دار اور رات تہجد پڑھنے والے کی شفاعت کریں گے

عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عُمَرٍو – رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ – اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ – صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وَسَلَّمَ – قَالَ :

اَلصِّیَامُ وَالْقُرْآنُ یَشْفَعَانِ لِلْعَبْدِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ یَقُوْلُ الصِّیَامُ : اَیْ رَبِّ مَنَعْتُہُ الطَّعَامَ وَالشَّھْوَۃَ فَشَفِّعْنِیْ فِیْہِ ، وَیَقُوْلُ الْقُرْآنُ : مَنَعْتُہُ النَّوْمَ بِاللَّیْلِ فَشَفِّعْنِیْ فِیْہِ ، قَالَ : فَیُشَفَّعَانِ۔

مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۶۶۲۶)	جلد ۶	صفحہ ۱۸۸
قال احمد محمد شاکر	اسنادہ صحیح		
صحیح الجامع الصغیر	رقم الحدیث (۳۸۸۲)	جلد ۲	صفحہ ۷۲۰
قال الالبانی	صحیح		
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۱۴۳۶)	جلد ۲	صفحہ ۱۰
قال المنذری	حسن		
صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۹۸۴)	جلد ۱	صفحہ ۵۷۹
قال الالبانی	حسن صحیح		

ترجمة الحدیث،

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

روزہ اور قرآن قیامت کے دن بندے کی شفاعت کریں گے، روزہ کہے گا اے میرے رب! میں نے اس بندے کو کھانے پینے اور اپنی خواہشات پوری کرنے سے روکے رکھا، لہٰذا اس کے بارے میں میری سفارش قبول فرما۔

قرآن کہے گا: اے میرے رب! میں نے اس بندے کو رات قیام کیلئے سونے سے روکے رکھا لہٰذا اس کے بارے میں میری سفارش قبول فرما۔ چنانچہ دونوں کی سفارش قبول کی جائے گی۔

-☆-

مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۵۰۸۱)	جلد ۳	صفحہ ۳۱۸
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۲۱۱۷)	جلد ۲	صفحہ ۳۲۵
قال المنذری	صحیح علی شرط مسلم		

تہجد ادا کرنے والے خوش نصیبوں کو
اللہ تعالیٰ دل کی آنکھ سے اپنا دیدار کرواتا ہے

قَالَ الْفُضَيْلُ بْنُ عَيَاضٍ: يَقُوْلُ اللهُ عَزَّوَجَلَّ:

كَذَبَ مَنِ ادَّعٰى مَحَبَّتِيْ فَإِذَا جَنَّهُ اللَّيْلُ نَامَ عَنِّيْ ، اَلَيْسَ كُلُّ حَبِيْبٍ يُحِبُّ الْخَلْوَةَ بِحَبِيْبِهٖ ، هَا اَنَا مُطَّلِعٌ عَلٰى اَحِبَّائِيْ اِذَا جَنَّهُمُ اللَّيْلُ جَعَلْتُ اَبْصَارَهُمْ فِيْ قُلُوْبِهِمْ وَمَثَّلْتُ نَفْسِيْ بَيْنَ اَعْيُنِهِمْ ، فَخَاطَبُوْنِيْ عَلَى الْمُشَاهَدَةِ ، وَكَلَّمُوْنِيْ عَلٰى حُضُوْرِيْ ، غَدًا اُقِرُّ عَيْنَ اَحِبَّائِيْ فِيْ جَنَّاتِيْ .

ترجمہ:

حضرت فضیل بن عیاض رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وہ آدمی جھوٹا ہے جو میری محبت کا دعویدار ہو جب رات آجائے تو وہ سو جائے۔ کیا ہر محب اپنے محبوب کے ساتھ خلوت کو پسند نہیں کرتا۔

رہبان اللیل صفحہ ۱۰۲

سن لیجئے! میں اپنے چاہنے والوں کو جانتا ہوں۔ جب ان پر رات چھا جاتی ہے تو میں ان کی آنکھیں ان کے دلوں میں کر دیتا ہوں اور اپنی ذات ان کی نگاہوں کے سامنے کر دیتا ہوں۔ پس وہ رات مجھ سے مخاطب ہوتے ہیں گویا وہ مجھے دیکھ رہے ہیں اور وہ میری بارگاہ میں مجھ سے ہمکلام ہوتے ہیں۔ کل قیامت کے دن میں اپنی جنتوں میں اپنے چاہنے والوں کی آنکھیں ٹھنڈی کروں گا۔

-☆-

تہجد کی نماز قیامت کے دن
نور بن کر مومن کو گھیرے ہوئے ہوگی

قَالَ یَزِیْدُ الرَّقَاشِیُّ:

قِیَامُ اللَّیْلِ نُوْرٌ لِلْمُؤْمِنِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ یَسْعٰی بَیْنَ یَدَیْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ وَصِیَامُ النَّهَارِ یُبْعِدُ الْعَبْدَ مِنْ حَرِّ السَّعِیْرِ۔[1]

ترجمہ:

حضرت یزید رقاشی۔رحمۃ اللہ علیہ۔نے ارشاد فرمایا:

قیام اللیل۔صلاۃ تہجد۔قیامت کے دن مومن کیلئے نور ہوگا جو ان کے آگے اور پیچھے رواں دواں ہوگا اور دن کو روزہ رکھنا بندہ کو جہنم کی تپش سے دور بہت دور لے جائے گا۔

-☆-

(۱) کتاب التہجد　صفحہ ۱۲۸،
رہبان اللیل　صفحہ ۱۰۰۲

قیام اللیل میں کلمات طیبات ادا کرنا
دس لاکھ نیکی کا ذریعہ ہیں

عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ:

مَنْ قَالَ فِیْ قِیَامِ اللَّیْلِ:

سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ اَكْبَرُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ كَانَ لَهٗ مِثْلُ اَجْرٍ اَوْ قَالَ: مِنَ الْاَجْرِ كَاَلْفِ اَلْفِ حَسَنَةٍ۔ [1]

ترجمہ:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

جس آدمی نے قیام اللیل میں

سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ اَكْبَرُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

کہا تو اسے بطور اجر و ثواب دس لاکھ نیکیاں ملیں گی۔

(۱) کتاب التہجد اسنادہ حسن: صفحہ ۳۲۸ رہبان اللیل صفحہ ۱۰۰۲

رات سورہ بقرہ کی تلاوت کرنے والے کو جنت میں تاج پہنایا جائے گا

قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنُ بْنُ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ النَّخْعِيُّ:

مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ فِيْ لَيْلَةٍ تُوِّجَ بِهَا تَاجًا فِي الْجَنَّةِ.

ترجمہ:

حضرت عبدالرحمٰن بن الاسود بن یزید النخعی نے فرمایا:

جس آدمی نے رات میں سورۃ البقرہ کی تلاوت کی اسے اس کے صلہ میں جنت میں تاج پہنایا جائے گا۔

-☆-

سنن الدارمی جلد ۲ صفحہ ۵۳۹

کتاب التہجد لا ابن ابی الدنیا صفحہ ۳۵

رہبان اللیل صفحہ ۱۰۰

قیامت کے دن

تہجد گزار کا چہرہ نور برسا رہا ہوگا

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِی الْهُذَیْلِ قَالَ:

قِیَامُ الْعَبْدِ فِی جَوْفِ اللَّیْلِ اِلَی الصَّلَاةِ نُوْرٌ یَسْعٰی بَیْنَ یَدَیْهِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ.

ترجمہ:

حضرت عبداللہ بن ابی الھذیل نے فرمایا:

رات کے وسط میں بندہ کا نماز کیلئے قیام کرنا نور ہے جو قیامت کے دن اس کے آگے آگے دوڑ رہا ہوگا۔

-☆-

رات کو نماز تہجد ادا کرنے والے پر اللہ تعالیٰ یہ مہربانی فرمائے گا کہ قیامت کے دن اس کا نور اس کے آگے آگے دوڑ رہا ہوگا۔ قیامت کے دن نور نصیب ہونا صاحب ایمان ہونے کی علامت ہے

کتاب التہجد — صفحہ ۱۴۱،۱۴۲

رہبان اللیل — صفحہ ۱۰۰۱

اور جسے قیامت کے دن نور ملے گا وہ اصحاب نار۔جہنم والوں۔سے نہیں ہوگا بلکہ وہ اللہ تعالیٰ کے ابدی انعامات کا مستحق ٹھہرے گا اور اسے نور والی جنت میں جگہ عطا کی جائے گی۔

نور قیامت کے دن ایمان کی نشانی ہوگا۔

يَوْمَ تَرَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ يَسْعٰى نُوْرُهُمْ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ بُشْرٰكُمُ الْيَوْمَ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝[1]

قیامت کے دن آپ دیکھیں گے مومن مردوں اور مومن عورتوں کو کہ ان کا نور ان کے آگے اور ان کے دائیں جانب دوڑ رہا ہوگا۔ضوفشانی کر رہا ہوگا۔اے نور والو! تمہیں مبارک ہو آج جنتوں کی جن کے نیچے نہریں رواں دواں ہیں تم ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہو گے یہی وہ بہت بڑی کامیابی ہے۔

قیامت کے دن نور کا ہونا ایمان دار ہونے کی دلیل ہے۔نماز تہجد ادا کرنے والا، سحری کے وقت اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سر بسجود ہونے والا وہ سعید و نیک بخت ہے جس کا ایمان محفوظ و مامون ہے۔اسے قیامت کے دن ایسا نور نصیب ہوگا جو اس کے سامنے جگمگا رہا ہوگا کہ وہ جہاں جہاں سے گزر جائے گا وہ جگہ منور و فروزاں ہو جائے گی۔اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایسے خوش قسمت افراد کو جنت کی بشارت دی جائے گی جس جنت کے نیچے نہریں جاری ہوں گی۔

یہ پر بہار جنتیں ان کے نیچے رواں دواں نہریں اللہ تعالیٰ کی طرف سے رضا کا پروانہ ہوں گی اور ان پر رب تعالیٰ کی لامحدود عنایات ہوں گی۔

اے اہل ایمان! آیئے نماز تہجد کو شعار بنایئے اس تہجد کے بے شمار فوائد ہیں، ان میں سے ایک یہ ہے کہ قیامت کے دن نور ملے گا یہ نور مومن ہونے کی علامت اور نجات پانے کی سند ہوگا۔

اللہ تعالیٰ کا ایک اور ارشاد گرامی ملاحظہ ہو:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْۤا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يُّكَفِّرَ عَنْكُمْ

(1) سورۃ الحدید ۵۷-۱۲

سَیِّاٰتِکُمْ وَیُدْخِلَکُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ یَوْمَ لَا یُخْزِی اللّٰهُ النَّبِیَّ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ نُوْرُهُمْ یَسْعٰی بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَبِاَیْمَانِهِمْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ○ [1]

اے ایمان والو! اللہ کی جانب میں سچے دل سے توبہ کروامید ہے تمہارا رب دور کردے گا تم سے تمہاری برائیاں اور تمہیں داخل کرے گا ایسے باغات میں جن میں نہریں بہہ رہی ہوں گی۔ اس روز رسوانہیں کرے گا اللہ تعالیٰ (اپنے) نبی کو اور ان لوگوں کو جو آپ کے ساتھ ایمان لائے۔

(اس روز) ان کا نور ایمان دوڑتا ہوگا ان کے آگے آگے اور ان کے دائیں جانب۔ وہ عرض کریں گے: اے ہمارے رب! مکمل فرمادے ہمارے لئے ہمارا نور اور بخش دے ہمیں بے شک تو ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے۔

-☆-

تہجد گزار وہ خوش نصیب ہے جسے توبہ نصوحا کی سعادت میسر ہے۔ رات کو اٹھ کر اللہ الکریم کی بارگاہ میں آنسوؤں کا نذرانہ پیش کرنے والا اپنے جملہ گناہوں سے تائب ہوتا ہے اور اسے توبہ نصوحا میسر ہوتی ہے۔ تو ایسا خوش نصیب وہ ہے جس کی تمام سیئات کو معاف کر دیا جائے گا۔ اس کے جملہ گناہوں پر قلم عفو پھیر دیا جائے گا اور اسے ایسی جنتوں میں داخل کر دیا جائے گا جس کے نیچے نہریں جاری ہوں گی۔

اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نور والوں کو رسوا نہیں کرے گا تو مفہوم بالکل واضح ہے کہ تہجد گزار ان شاءاللہ قیامت کے دن عزت وتکریم سے سرفراز ہوگا۔ اسے کوئی رسوائی وشرمندگی نہیں ہوگی بلکہ وہ اللہ تعالیٰ کی عطا فرمودہ عزت وتکریم سے جنت کی بہاروں سے شادکام ہورہا ہوگا۔

-☆-

(۱) سورہ تحریم-۸

حسن و جمال سے لبریز

چہرے والا

قِيْلَ لِلْحَسَنِ:

مَابَالُ الْمُتَهَجِّدِيْنَ بِاللَّيْلِ مِنْ اَحْسَنِ النَّاسِ وُجُوْهًا؟ قَالَ:

لِاَنَّهُمْ خَلَوْا بِالرَّحْمٰنِ فَاَلْبَسَهُمْ مِنْ نُوْرِهٖ.

ترجمہ:

حضرت امام حسن بصری -رحمۃ اللہ علیہ- سے عرض کی گئی:

کیا وجہ ہے کہ رات صلاۃ تہجد ادا کرنے والوں کے چہرے سب لوگوں سے زیادہ حسین ہوتے ہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا:

اس وجہ سے کہ وہ رات خلوت میں اپنے ربّ رحمان کے پاس ہوتے ہیں اور رحمان اللہ انہیں نور پہنا دیتا ہے۔

-☆-

عقود اللؤلؤ والمرجان فی وظائف شہر رمضان رہبان اللیل صفحہ ۱۰۱

جہنم سے محفوظ و مامون

قَالَ ثَابِتُ بْنُ مَعْبَدٍ – وَكَانَ مِنْ خِيَارِ النَّاسِ:

ثَلَاثُ اَعْيُنٍ لَا يَسْهَرْنَ فِي جَهَنَّمَ اَبَدًا : عَيْنٌ حَرَسَتْ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ ، وَعَيْنٌ بَكَتْ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ، وَعَيْنٌ سَهِرَتْ بِكِتَابِ اللّٰهِ.

ترجمہ:

جناب ثابت بن معبد جو نیک وصالح لوگوں میں سے ہیں فرماتے ہیں:

تین آنکھیں ایسی ہیں جو کبھی جہنم میں نہ کھلیں گی۔

۱- وہ آنکھ جس نے فی سبیل اللہ پہرہ دیا۔

۲- وہ آنکھ جو اللہ کے خوف سے رو پڑی۔

۳- وہ آنکھ جو رات کو اٹھ کر تلاوت قرآن کرتی رہی۔

-☆-

کتاب الجہاد صفحہ ۵۰۳

رہبان اللیل صفحہ ۱۰۰۲

وہ آدمی کتنا خوش نصیب ہے جو فی سبیل اللہ پہرہ دیتا ہے صرف اور صرف اللہ ذوالجلال کو راضی کرنے کیلئے اسلام سلطنت کی حفاظت کرتا ہے۔ آج رات بھر اس کی آنکھ جاگتی ہے تو کل اللہ تعالیٰ اسے جنت کے نظارے کرائے گا اور اسے جہنم سے یوں بچائے گا کہ وہ جہنم دیکھے گی ہی نہیں۔

وہ خوش قسمت آدمی جو اسلامی سلطنت کی حفاظت وچوکیداری کرتا ہے اس پر عنایات ربانیہ کا جو بن نرالا ہے تو جو عالم دین رات بھر کتب کی ورق گردانی کرتا ہے۔ اسلام کی نظریات وعقائد کی سرحدوں کی حفاظت کرتا ہے اس پر عنایات الٰہیہ کا انداز کیا ہوگا۔

ہمارے اسلاف میں کتنے ایسے خوش نصیب علماء گزرے ہیں جو رات بھر احادیث مقدسہ کی ورق گردانی کرتے رہتے تھے بلکہ حفاظت حدیث اور خدمت حدیث کا وہ سودا ان کے ذہنوں پر سمایا تھا کہ نہ انہیں اپنی صحت کا خیال رہتا نہ وقت کا خیال ہوتا نہ اہل وعیال کا خیال۔ بس ان کے ذہن میں صرف اور صرف ایک ہی چیز سمائی ہوتی کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرامین عالیہ آپ کے ارشادات مقدسہ من وعن امت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پہنچا دیئے جائیں اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غلاموں کی فہرست میں اپنا نام لکھوا دیا جائے۔

دوسری وہ آنکھ جس سے خوف خدا کے باعث آنسو نکل آئیں وہ بھی قیامت کے دن جہنم کے عذاب سے محفوظ ہوگی۔ یاد رہے خوف خدا سے نکلنے والا آنسو جہنم کی آگ کے دریا کے دریا بجھا دیتا ہے۔ جس دل میں اللہ تعالیٰ کا خوف سما جائے وہ دونوں جہاں میں نیک بخت ہوتا ہے اور اس کے بختوں کو فرشتے بھی سلام کرتے ہیں۔

تیسری وہ آنکھ جو رات کو تلاوت قرآن کریم کے مزے لیتی رہی۔ رات کو اٹھ کر اللہ تعالیٰ کو یاد کرنا، اس کے پاک کلام کی تلاوت کرنا معمولی سعادت نہیں بلکہ یہ وہ دولت ہے جو کسی کسی کو عطا ہوتی ہے ایسے آدمی پر آتش جہنم حرام ہو جاتی ہے۔

تہجد گزار وہ سعید روح ہے جو قیامت کی ہولناکیوں سے محفوظ و مامون ہوگی۔ تہجد گزار اللہ

تعالیٰ کے کرم سے یوں مالا مال ہوگا کہ قیامت کے دن اس کی آنکھ نار جہنم دیکھے گی ہی نہیں بلکہ اسے اتنی سرعت سے پل صراط سے پار کر دیا جائے گا کہ اسے احساس تک نہیں ہوگا۔

جہنم جہنم ہے اس کے تصور سے ہی بڑوں بڑوں کی آہیں نکل جاتی ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کے ناراض ہونے کی جگہ ہے کہ جس آدمی سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوگا اسے داخل جہنم کیا جائے گا۔ تہجد گزار کتنا خوش نصیب ہے کہ اس کا رحیم و کریم اللہ اس سے راضی ہی راضی ہے بلکہ یوں راضی ہے کہ اسے جہنم دکھائی تک نہ جائے گی گویا اسے میدان حشر میں پہنچتے ہی داخل جنت کر دیا جائے گا۔

اللہ تعالیٰ محض اپنے لطف و کرم سے ہر اہل ایمان کا ایمان محفوظ فرمائے اور اسے طویل راتوں میں تہجد کی سعادت نصیب فرمائے۔

-☆-

نماز تہجد میں طویل قیام کرنے والے کے لئے قیامت کے دن کی طوالت آسان ہوگی

قَالَ الْاَوْزَاعِیُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ:

مَنْ اَطَالَ الْقِيَامَ فِیْ صَلَاةِ اللَّيْلِ ، هَوَّنَ اللّٰهُ عَلَيْهِ طُوْلَ الْقِيَامِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

ترجمہ:

حضرت امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

جو نماز تہجد میں لمبا قیام کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر قیامت کے دن کی طوالت آسان کر دے گا۔

-☆-

قیامت کا دن طویل دن ہے اس دن کی طوالت اللہ اکبر یہ دن پچاس ہزار سال لمبا دن ہے، اس دن میں سوائے خوش قسمت لوگوں کے کسی کیلئے بیٹھنے کی جگہ نہ ہوگی۔ دھوپ، شدت کی دھوپ زمین تانبے کی طرح تپ رہی ہوگی، انسان پسینوں میں شرابور ہوں گے، جلال الٰہی جوبن پر ہوگا ہر

البدایہ والنہایہ لابن کثیر جلد ۱۰ صفحہ ۱۱۷

رہبان اللیل صفحہ ۹۹۹

انسان کے سامنے اس کی ساری زندگی کے اعمال ہوں گے اور وہ اللہ ذوالجلال کے جلال سے کانپ رہا ہوگا۔ یہ طویل بہت طویل دن کیسے کٹے گا اس کی طوالت کیسے ختم ہوگی آج ہی اس کا تصور پتہ کو پانی بنا رہا ہے۔

اس طویل دن میں طویل قیام سے نجات کے ذرائع میں سے ایک یہ ہے کہ صلاۃ تہجد میں قیام کو طویل کیا جائے، یعنی جب نماز تہجد کیلئے کھڑا ہوا جائے تو قرآن کریم کی تلاوت سے دل و جان کو معطر کیا جائے۔ یہ قیام جتنا طویل ہوگا میدان حشر کی طوالت اتنی ہی کم ہو جائے گی اور میدان حشر میں جلال الٰہی کی بجائے اللہ تعالیٰ کا لطف و کرم استقبال کرے گا۔

-☆-

موت کے وقت چمکتا چہرہ

مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ اَلَّذِیْ عَرَفْتَهُ الدَّيَاجِیْ مُتَهَجِّدًا بَكَّاءً لَمَّا كَانَ عِنْدَ الْمَوْتِ اَشْرَقَ وَجْهُهُ كَاَنَّهُ الْمَصَابِيْحُ ، وَقَالَ لِصَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ:

لَوْ تَعْلَمُ مَا اَنَا فِيْهِ لَقَرَّتْ عَيْنُكَ۔

ترجمہ:

حضرت محمد بن المنکدر رحمۃ اللہ علیہ جنہیں رات کی تاریکیوں نے تہجد گزار اور اللہ کی بارگاہ میں بیش بہا آنسو بہانے والے کے طور پر جانا۔

جب آپ کی موت کا وقت آیا تو آپ کا چہرہ یوں چمک اٹھا جیسے نور بھری قندیلیں ہوں اور آپ نے جناب صفوان بن سلیم سے فرمایا:

اگر تمہیں معلوم ہو کہ اب مجھے کن انعامات سے نوازا جا رہا ہے تو تمہاری آنکھیں ٹھنڈی ہو جائیں۔

-☆-

رہبان اللیل صفحہ ۹۹

جس دل میں نورِ ایمان ہو جس سینے میں آفتاب ایمان وایقان پوری آب وتاب کے ساتھ چمک رہا ہو اور اس صاحب ایمان نے اپنے ایمان کی زندگی بھر حفاظت کی ہو اور اس ضوفشانی کرتے ہوئے ماہتاب کو زندگی بھر کسی پر عیاں نہ کیا ہو جب ایسے آدمی کا وقت آخر آتا ہے، اس پر جانکنی کا عالم طاری ہوتا ہے تو وہی آفتاب ایمان اس کے چہرے سے عیاں ہوتا ہے اور اس کا چہرہ جگمگ کرنے لگتا ہے۔

نشانِ مردِ مومن با تو گویم　　　چوں مرگ آید تبسم بر لب اوست

حضرت محمد بن المنکدر رحمۃ اللہ علیہ ان خوش قسمت افراد میں سے تھے جن کے سینے میں زندگی بھر ایمان کا آفتاب ضوفشانی کرتا رہا۔ وہ اپنی زندگی کی ساری راتیں اللہ تعالیٰ کے حضور سر بندگی جھکا کر گزار گئے۔ رات کی طویل گھڑیوں میں بارگاہ خداوندی میں مناجات کا کیف لے گئے۔ رات رات بھر ذکر الٰہی میں وقت گزارتے خالق ومالک کو یاد کرتے اور اسی کے ذکر کے نور سے ساری رات گزار دیتے۔

رات کی تاریکیوں نے انہیں جب بھی دیکھا مصلی پر بارگاہ الٰہی میں اپنی جبیں جھکاتے ہوئے دیکھا، ساری رات نوافل پڑھتے دیکھا، وقت سحر اپنی آنکھوں سے آنسو بہاتے دیکھا، یہ ان کے باطن میں عشق الٰہی کی آگ فروزاں تھی جو انہیں چین نہیں لینے دیتی تھی، اسی عشق الٰہی کی آگ نے انہیں کندن بنا دیا تھا۔

جب آپ کا آخری وقت آیا، دنیا سے رخصتی کا وقت آیا تو ان کا چہرہ نور علی نور ہو گیا وہ چہرہ یوں چمکنے لگا جیسے کسی نے اس چہرے پرنور پر ساتی قندیلیں رکھ دی ہوں۔ یہ چمکتا دمکتا چہرہ اعلان کر رہا تھا کہ بندہ خدا اپنی نعمت ایمان کو سلامت لے جا رہا ہے۔ اپنی زندگی بھر کی کمائی کو بحفاظت بارگاہ الٰہی میں پہنچانے میں کامیاب ہو گیا۔ یہ اپنی حیات مستعار کی ساری پونجی کو اپنے دشمن شیطان سے بچا کر لے آیا ہے۔ ایسے ہی نورانی وپر کیف لمحات ہوتے ہیں جب اللہ ذوالجلال کی طرف سے پیغام آتا ہے:

يٰۤاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِىۡۤ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً فَادْخُلِىْ فِىْ عِبَادِىْ وَادْخُلِىْ جَنَّتِىْ.

اے نفسِ مطمئنہ! اپنے رب کریم کی طرف لوٹ جا تو رب تعالیٰ سے راضی تیرا کریم رب تجھ سے راضی۔ پس اب میرے بندوں میں داخل ہو جا اور میری جنت میں داخل ہو جا۔

حضرت صفوان بن سلیم رحمہ اللہ علیہ اس آخری وقت حضرت محمد بن المنکدر رحمہ اللہ کے پاس موجود تھے حضرت موصوف نے حضرت صفوان سے فرمایا:

اگر تمہیں معلوم ہو جائے کہ اس وقت مجھے کن انعامات و اکرامات سے سرفراز کیا جا رہا ہے۔ عنایاتِ ربانیہ کی کیا عمدہ مجھ پر بارش ہو رہی ہے، مجھے کیا کیا نعمتیں دی جا رہی ہیں تو تیری آنکھیں ٹھنڈی ہو جائیں۔

اے اللہ! اے ارحم الراحمین! ہم سب کو اپنی حیاتِ مستعار کی قدر کرنے کی توفیق عطا فرما۔ ہمیں بھی راتیں اٹھ اٹھ کر اپنی بارگاہ میں سجدہ ریز ہونے کی سعادت بخش دے، ہمیں بھی صلاۃ تہجد کا خوگر بنا کر اپنی رضا کی دولت نصیب فرما۔

-☆-

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ – :

اِذَا ضَحِكَ رَبُّكَ اِلٰى عَبْدٍ فِى الدُّنْيَا فَلَا حِسَابَ عَلَيْهِ.

ترجمۃ الحدیث،

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مسند الامام احمد	رقم الحدیث (٢٣٣٤٦)	جلد ٣٧	صفحہ ١٤٣
قال المحققون	حدیث قوی		
رہبان اللیل			صفحہ ٩٩٦

جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کی طرف دیکھ کر مسکرا دے تو پھر اس بندہ سے کوئی حساب نہ ہوگا۔

-☆-

رات کی تاریکی میں نرم گرم بستر چھوڑنے والا نفس جب شدید مطالبہ کرتا ہے کہ سو جا سو جا۔ اس کے اس مطالبے کو رد کر کے ٹھنڈے پانی سے وضو کرنے والا، پھر مصلیٰ پر کھڑے ہو کر بارگاہ خداوندی میں مناجات کرنے والا سر سجدے میں رکھ کر سبحان ربی الاعلیٰ کا ورد کرنے والا کتنا خوش نصیب ہے کہ اس کا خالق و مالک اس کے اس عمل کو بڑی محبت سے دیکھتا ہے اور اسے دیکھ کر مسکراتا ہے۔

اس درج بالا فرمان ذیشان کے مطابق اس سے کوئی حساب نہ لیا جائے گا۔ گویا رات تہجد کی نماز ادا کرنے والا اللہ تعالیٰ کا وہ محبوب بن جاتا ہے کہ اس سے اس کی زندگی کا کوئی حساب نہ لیا جائے گا۔

اے اللہ! اے خالق و مالک! ہمیں بھی راتوں کو اٹھ کر اپنی بارگاہ میں سجدوں کی لذت عطا فرما۔ اپنی مناجات کا وہ کیف نصیب فرما کہ جس کے صلہ میں دنیا کی فانی لذتوں سے دور بہت دور ہو کر تیری رضا کے طالب بن جائیں تو یہ سر بندگی ہمیشہ تیری ہی بارگاہ بے کس پناہ میں جھکتا رہے۔

-☆-

تہجد گزار کو دیکھ کر

اللہ تعالیٰ مسکراتا ہے جیسے اسے زیبا ہے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – :

إِنَّ اللّٰهَ يَضْحَكُ إِلَى رَجُلَيْنِ : رَجُلٌ قَامَ فِيْ لَيْلَةٍ بَارِدَةٍ مِنْ فِرَاشِهٖ وَلِحَافِهٖ وَدِثَارِهٖ ، فَتَوَضَّأَ ثُمَّ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لِلْمَلَائِكَةِ:

مَا حَمَلَ عَبْدِيْ هٰذَا عَلٰى مَا صَنَعَ ؟ فَيَقُوْلُوْنَ : رَبَّنَا رِجَاءَ مَا عِنْدَكَ وَشَفَقَةً مِمَّا عِنْدَكَ فَيَقُوْلُ :

فَإِنِّيْ قَدْ أَعْطَيْتُهٗ مَا رَجَا ، وَأَمَّنْتُهٗ مِمَّا يَخَافُ .

الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۹۲۵)	جلد ۱	صفحہ ۴۸۹
قال المحقق	حسن		
صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۶۳۰)	جلد ۱	صفحہ ۴۰۲
قال الالبانی	حذا الحدیث حسن		

ترجمة الحديث،

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ دو آدمیوں کی طرف دیکھ کر مسکراتا ہے:

ایک وہ آدمی جو ٹھنڈی رات میں اپنے بستر، اپنے لحاف اور اپنی چادر سے اٹھ کھڑا ہوا، وضو کیا پھر نماز ادا کرنے لگا۔ اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے:

میرے اس بندے کو کس چیز نے مجبور کیا جو اس نے سر انجام دیا؟ وہ فرشتے عرض کرتے ہیں: اے ہمارے رب! جو انعامات تیرے پاس ہیں ان کی امید کرتے ہوئے اور جو تیرے پاس عذاب ہے اس سے ڈرتے ہوئے۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

جس چیز کی وہ امید رکھتا ہے میں نے وہ اسے عطا فرمادی اور جس چیز سے وہ ڈر رہا ہے میں نے اسے اس سے محفوظ فرمالیا۔

-☆-

حضرت ابوامامہ -رضی اللہ عنہ- کا قابل رشک عمل

عَنِ الرَّبِیْعِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ:

جَاءَ رَجُلٌ اِلٰی اَبِیْ اُمَامَةَ فَقَالَ:

اِنِّیْ اَتَانِیْ آتٍ فَقَالَ: اعْمَلْ مِثْلَ عَمَلِ اَبِیْ اُمَامَةَ، فَقَالَ اَبُوْ اُمَامَةَ:

وَمَا عَسٰی یَبْلُغُ عَمَلُ اَبِیْ اُمَامَةَ؟ اُصَلِّی الْخَمْسَ وَاَصُوْمُ رَمَضَانَ وَثَلَاثَةً مِنْ کُلِّ شَهْرٍ، وَاِذَا صَوَّتَتِ الطَّیْرُ صَوَّتُّ مَعَهَا - یَعْنِیْ: مِنَ السَّحَرِ۔

ترجمہ:

جناب ربیع بن عتبہ کا بیان ہے:

ایک آدمی حضرت ابوامامہ کے پاس آیا اس نے عرض کی:

میرے پاس خواب میں ایک آنے والا آیا اس نے کہا: جیسے ابوامامہ عمل کرتے ہیں ایسے تم

کتاب الحجۃ صفحہ ۳۵۸

رہبان اللیل صفحہ ۹۸۵

کرو۔حضرت ابوامامہ نے فرمایا:

یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ ابوامامہ کا عمل یہاں تک پہنچ جائے۔

میں پانچ نمازیں ادا کرتا ہوں، رمضان کے روزے رکھتا ہوں، اور ہر مہینہ تین روزے رکھتا ہوں۔اور جب سحری کے وقت پرندے بولتے ہیں تو میں بھی اٹھ کر اپنے اللہ کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہوجاتا ہوں۔

-☆-

جوخوش نصیب فرائض کے ساتھ ساتھ سنن بھی ادا کرے،حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طریقہ مبارکہ پر چلے وہ یقیناً اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مالا مال ہے۔اس کی جھولی خالی نہیں بلکہ اس کی جھولی عنایات ربانیہ کے ہیروں اور جواہرات سے بھر پور ہے۔احکام شرعیہ کا پابند آدمی ایسا خوش نصیب ہے کہ عالم دنیا ہی نہیں بلکہ عالم بالا کے مکیں بھی اس کا ذکر خیر کرتے ہیں۔

جناب ابوامامہ رحمۃ اللہ علیہ کا عمل مبارک بظاہر ایسا نہیں کہ اس بلند درجہ تک پہنچ جائے کہ دیگر لوگوں کو کہا جائے کہ ان جیسا عمل کروتا کہ تم پر بھی انوار الٰہیہ نازل ہوں لیکن اگر حقیقت کی نگاہ سے دیکھا جائے تو واقعی ان کا عمل اس قابل ہے کہ اس کی تقلید کی جائے۔فرائض کے ساتھ نوافل کا التزام یہ انسان کو قرب الٰہی کی منازل طے کرواتا ہے،اللہ تعالیٰ کے محبوب ہونے کی سند دلاتا ہے۔اس کے ساتھ ساتھ اگر سحری کے نور بھرے لمحات میں سر سجدہ میں رکھ کر مناجات کا کیف لیا جائے،خدائے رحمان ورحیم کو یاد کیا جائے اور دل کی گہرائیوں سے یاد کیا جائے تو یہی عمل انسان کو مقرب بارگاہ الٰہی بنا دیتا ہے اور اس کے بختوں کا ستارہ وہاں چمکتا ہے جہاں کسی عام آدمی کی رسائی نہیں۔

یہی ہمارے بزرگ ہیں جن کے پیارے طریقے کو اپنانا چاہئے ان کے نقش قدم پر چل کر زندگی کی منزلیں طے کرنی چاہئیں۔یقیناً ایسا آدمی اللہ الکریم کے کرم سے محروم نہیں رہتا بلکہ اس کے دونوں جہاں سنور جاتے ہیں۔

وقت تہجد نماز پڑھنے والے، قرآن کریم کی تلاوت کرنے والے کے لئے حضور۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ دعا فرماتے ہیں

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ:

تَهَجَّدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ – فِيْ بَيْتِيْ فَسَمِعَ صَوْتَ عَبَّادِ بْنِ بِشْرٍ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ – فَقَالَ:

يَاعَائِشَةُ صَوْتُ عَبَّادِ بْنِ بِشْرٍ هٰذَا ؟ فَقُلْتُ : نَعَمْ ، فَقَالَ:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ.

وَفِيْ رِوَايَةٍ اَنَّهٗ قَالَ :

اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ عَبَّادًا.

ترجمہ:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا:

صحیح : مجمع ابن حجر فی کتاب الاصابۃ فی تمیز الصحابۃ فی ترجمۃ عباد بن بشر، ریحان النبل صفحہ ۹۸۴

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے گھر نماز تہجد ادا فرمائی تو اس دوران آپ نے حضرت عباد بن بشر رضی اللہ عنہ کی آواز سنی۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اے عائشہ! کیا یہ عباد بن بشر کی آواز ہے؟ میں نے عرض کی: ہاں یارسول اللہ! آپ نے ارشاد فرمایا:

اے اللہ! اس کی مغفرت کر دے۔

اور ایک روایت میں آپ نے یوں دعا مانگی۔

اے اللہ! عباد پر رحم فرما۔

-☆-

وقت تہجد عرش الٰہی وجد کرتا ہے

قَالَ سَعِيْدُ بْنُ اَيَاسٍ اَلْجَرِيْرِيُّ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ اَلْبَصرِيُّ :

بَلَغَنَا اِنَّ دَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ سَاَلَ جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ :

اَيُّ اللَّيْلِ اَفْضَلُ ؟ قَالَ : مَا اَدْرِيْ اِلَّا اَنَّ الْعَرْشَ يَهْتَزُّ مِنَ السَّحَرِ .

ترجمہ:

حضرت سعید بن ایاس جریری ابو مسعود بصری فرماتے ہیں:

ہم تک یہ خبر پہنچی کہ

حضرت داود علیہ السلام نے حضرت جبریل امین علیہ السلام سے پوچھا:

رات کا کونسا حصہ افضل ہے؟ انہوں نے فرمایا:

میں نہیں جانتا مگر اتنا معلوم ہے کہ سحری کے وقت عرش بھی حرکت کرتا ہے۔

الزہد لاحمد بن حنبل	صفحہ ۱۱۳
کتاب التہجد لابن ابی الدنیا	صفحہ ۳۶۸
رہبان اللیل	صفحہ ۹۸۴

تہجد گزار پر سحری کے وقت
آسانی سے نیکیاں نچھاور کی جاتی ہیں

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ قَيْسٍ الْمَدَنِيُّ:

بَلَغَنِيْ اَنَّ الْعَبْدَ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ لِلصَّلَاةِ تَنَاثَرَ عَلَيْهِ الْبِرُّ مِنْ عَنَانِ السَّمَاءِ اِلٰى مَفْرَقِ رَأْسِهٖ، وَهَبَطَتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ تَسْتَمِعُ لِقِرَاءَتِهٖ ، وَاسْتَمَعَ لَهٗ عُمَّارُ دَارِهٖ وَسُكَّانُ الْهَوَاءِ، فَاِذَا فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهٖ وَجَلَسَ فِي الدُّعَاءِ اَحَاطَتْ بِهِ الْمَلَائِكَةُ تُؤَمِّنُ عَلٰى دُعَائِهٖ فَاِنِ اضْطَجَعَ بَعْدَ ذٰلِكَ نُوْدِيَ :

نَمْ قَرِيْرَ الْعَيْنِ مَسْرُوْرًا ، نَمْ فَخَيْرُ نَائِمٍ عَلٰى خَيْرِ عَمَلٍ.

ترجمہ:

جناب محمد بن قیس مدنی نے فرمایا:

بندہ جب رات تہجد کی نماز شروع کرتا ہے تو افق آسمان سے اس کے سر پر نیکیاں نثار کی جاتی

کتاب التہجد صفحہ ۱۲۹، ۱۳۰

رہبان اللیل صفحہ ۹۸۳

ہیں اور فرشتے اس کی قراءت سننے کیلئے آتے ہیں۔اس کے گھر میں سکونت اختیار کرنے والے فرشتے اور ہوا میں رہنے والے فرشتے اس کی تلاوت کو غور سے سنتے ہیں۔جب وہ نماز تہجد سے فارغ ہو جاتا ہے اور دعا کرنے بیٹھتا ہے تو فرشتے اسے چاروں طرف سے گھیر لیتے ہیں اور اس کی دعا پر آمین کہتے ہیں۔اگر وہ نماز تہجد اور دعا مانگنے کے بعد سو جائے تو اسے ندا دی جاتی ہے:

آنکھیں ٹھنڈی کر کے اور خوشی و مسرت سے سو جا۔

اچھا و بہتر عمل کر کے اچھی نیند سونے والے سو جا۔

-☆-

مصادر و مراجع

۱۔ قرآن کریم

۲۔ صحیح البخاری

للامام محمد بن اسماعیل البخاری

تحقیق: الدکتور مصطفیٰ دیب البغا

دار ابن کثیر بیروت/ طبع ۱۴۰۷ھ/ ۱۹۸۷ء

۳۔ صحیح البخاری

تحقیق: الشیخ محمد علی القطب، الشیخ ھشام البخاری

المکتبۃ العصریۃ بیروت/ الطبعۃ الرابعۃ ۱۴۲۰ھ/ ۲۰۰۰ء

۴۔ صحیح مسلم

للامام ابی الحسین مسلم بن الحجاج القشیری النیسابوری المتوفی ۲۶۱ھ

تحقیق: الدکتور مصطفیٰ شاھین لاشین، الدکتور احمد عمر ھاشم

موسسۃ عز الدین بیروت/ طبع ۱۴۰۷ھ/ ۱۹۸۷ء

۵۔ صحیح مسلم

تحقیق: الشیخ مسلم بن محمود عثمان

مکتبۃ دار الخیر/ الطبعۃ الاولیٰ ۲۰۰۲ء

۶۔ سنن الترمذی

للامام ابی عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورۃ الترمذی المتوفی ۲۷۹ھ

تحقیق: صدقی محمد جمیل العطاء

دار الفکر بیروت/ طبع ۱۴۱۴ھ/ ۱۹۹۴ء

۷۔ صحیح سنن الترمذی
للعلامۃ ناصرالدین الالبانی
مکتبۃ المعارف الریاض/طبع ۱۴۲۰ھ/۲۰۰۰ء

۸۔ الجامع الکبیر للترمذی
تحقیق: شعیب الارنؤوط، عبداللطیف حرزاللہ
دارالرسالۃ العالمیۃ/۲۰۰۹ء

۹۔ الجامع الکبیر للترمذی
تحقیق: الدکتور بشارعواد معروف
دارالجیل بیروت، دارالغرب الاسلامی بیروت
الطبعۃ الاولیٰ ۱۹۹۶ء الطبعۃ الثانیۃ ۱۹۹۸ء

۱۰۔ سنن النسائی
للامام احمد بن شعیب الخراسانی النسائی المتوفی ۳۰۳ھ

۱۱۔ صحیح سنن النسائی
للعلامۃ محمد ناصرالدین الالبانی
مکتبۃ المعارف الریاض/طبع ۱۴۱۹ھ/۱۹۹۸ء

۱۲۔ سنن ابی داؤد
للامام ابی داؤد سلیمان بن اشعث السجستانی المتوفی ۲۷۵ھ

۱۳۔ صحیح سنن ابی داؤد
للعلامۃ محمد ناصرالدین الالبانی
مکتبۃ المعارف الریاض/طبع ۱۴۱۹ھ/۱۹۹۸ء

۱۴۔ سنن ابی داؤد
تحقیق: شعیب الارنؤوط
مکتبۃ دارالرسالۃ العالمیۃ/الطبعۃ الاولیٰ ۱۴۳۰ھ/۲۰۰۹ء

۱۵۔ سنن ابن ماجہ

لابی عبداللہ محمد بن یزید القزوینی المتوفی ۲۷۵ھ

تحقیق بشار عواد معروف

مکتبہ دار الجیل بیروت -لبنان-/الطبعۃ الاولی ۱۹۹۸ء

۱۶۔ سنن ابن ماجہ

تحقیق محمود محمد محمود حسن نصار

دار الکتب العلمیہ بیروت/طبع ۱۴۱۹ھ/ ۱۹۹۸ء

۱۷۔ صحیح سنن ابن ماجہ

للعلامۃ محمد ناصر الدین الالبانی

مکتبۃ المعارف الریاض/طبع ۱۹۹۷ء

۱۸۔ سنن ابن ماجہ

تحقیق: شعیب الارنؤوط، عادل مرشد، سعید اللحام

دار الرسالۃ العالمیۃ/طبع ۲۰۰۹ء

۱۹۔ سنن ابن ماجہ انگلش

تحقیق: الحافظ ابو طاہر زبیر علی زئی

مکتبۃ دار السلام/ طبع ۲۰۰۷ء

۲۰۔ السنن الکبریٰ

لابی بکر احمد بن الحسین البیہقی المتوفی ۴۵۸ھ

تحقیق محمد عبد القادر عطا

دار الکتب العلمیہ بیروت/طبع ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۴ء

۲۱۔ شعب الایمان

الامام الحافظ ابی بکر احمد بن الحسین البیہقی المتوفی ۴۵۸ھ

تحقیق: ابو ھاجر محمد السعید بن بسیونی زغلول

دار الکتب العلمیہ/طبع ۱۴۱۰ھ/۱۹۹۰ء

۲۲۔ الجامع لشعب الایمان

الامام الحافظ ابی بکر احمد بن الحسین البیہقی المتوفی ۴۵۸ھ

تحقیق: الدکتور عبد العلی عبد الحمید حامد

مکتبۃ الرشد/طبع ۲۰۰۳ء

۲۳۔ صحیح ابن حبان

لابن حبان ابی حاتم التمیمی البستی السجستانی المتوفی ۳۵۴ھ

تحقیق: شعیب الارنؤوط

موسسۃ الرسالۃ بیروت/طبع ۱۴۱۸ھ/۱۹۹۷ء

۲۴۔ التعلیقات الحسان علی صحیح ابن حبان

للعلامۃ ناصر الدین الالبانی المتوفی ۱۴۲۰ھ

دار باوزیر للنشر والتوزیع/طبع ۲۰۰۳ء

۲۵۔ شرح السنۃ

للامام محی السنۃ الحسین بن مسعود البغوی المتوفی ۵۱۶ھ

تحقیق: زہیر الشاویش وشعیب الارنؤوط

المکتب الاسلامی بیروت/طبع ۱۴۰۳ھ/۱۹۸۳ء

۲۶۔ مصابیح السنۃ

الامام محی السنۃ ابی محمد الحسین بن مسعود البغوی المتوفی ۵۱۶ھ

تحقیق: یوسف المرعشلی - محمد سلیم ابراہیم سمارہ - جمال حمدی الذہبی

دار المعرفۃ بیروت ۱۴۰۷ھ/۱۹۸۷ء

۲۷۔ صحیح ابن خزیمہ

للامام ابی بکر محمد بن اسحاق بن خزیمہ السلمی النیسابوری المتوفی ۳۱۱ھ

تحقیق: الدکتور مصطفی الاعظمی

المکتب الاسلامی بیروت/طبع ۱۳۹۵ھ/۱۹۷۵ء

۲۸۔ مسند ابی عوانہ

للامام ابی عوانہ یعقوب بن اسحاق الاسفرائینی المتوفی ۳۱۶ھ

تحقیق: ایمن بن عارف الدمشقی

دارالمعرفۃ بیروت/طبع ۱۴۱۹ھ/۱۹۹۸ء

۲۹۔ المعجم الکبیر

للحافظ ابی القاسم سلیمان بن احمد الطبرانی المتوفی ۳۶۰ھ

تحقیق: حمدی عبدالمجید السلفی

(مطبع وسن طباعت مرقوم نہیں)

۳۰۔ المعجم الاوسط

للحافظ ابی القاسم سلیمان بن احمد اللخمی الطبرانی المتوفی ۳۶۰ھ

تحقیق: محمد حسن اسماعیل الشافعی

دارالفکر عمان اردن/طبع ۱۴۲۰ھ/ ۱۹۹۹ء

۳۱۔ المعجم الصغیر

للحافظ ابی القاسم سلیمان بن احمد اللخمی الطبرانی المتوفی ۳۶۰ھ

تحقیق: محمد شکور محمود الحاج امریر

المکتب السلامی بیروت/طبع ۱۴۰۵ھ/۱۹۸۵ء

۳۲۔ مسند الامام احمد

للامام احمد بن محمد بن حنبل المتوفی ۲۴۱ھ

تحقیق احمد محمد شاکر - حمزہ احمد الزین

دارالحدیث قاہرہ/طبع ۱۴۱۶ھ/۱۹۹۵ء

۳۳۔ مسند الامام احمد

تحقیق: شعیب الارنووط - عادل مرشد

موسستہ الرسالۃ بیروت/طبع ۱۴۱۶ھ/ ۱۹۹۵ء الی ۱۴۲۰ھ/ ۱۹۹۹ء

۳۴۔ الفتح الربانی لترتیب مسند الامام احمد بن حنبل الشیبانی

شرح: احمد عبدالرحمٰن البنا

داراحیاء التراث العربی بیروت-لبنان-

۳۵۔ تحفۃ الاشراف بمعرفۃ الاطراف

للحافظ جمال الدین ابی الحجاج یوسف المزی المتوفی ۷۴۲ھ

تحقیق: عبدالصمد شرف الدین

دارالکتب العلمیہ بیروت/طبع ۱۴۲۰ھ/ ۱۹۹۹ء

۳۶۔ مشکاۃ المصابیح للخطیب التبریزی

تحقیق: ناصرالدین الالبانی

دارابن قیم-دارابن عفان

۳۷۔ الترغیب والترھیب

للحافظ زکی الدین عبدالعظیم بن عبدالقوی المنذری المتوفی ۶۵۶ھ

محی الدین دیب مستو-سمیر احمد العطار-یوسف علی بدیوی

دارابن کثیر مکتبۃ المعارف للنشر والتوزیع، دارالکلم الطیب، مؤسستہ علوم القرآن

طبع ۱۹۹۶ء

۳۸۔ تھذیب الترغیب والترھیب

محی الدین دیب مستو-سمیر احمد العطار-یوسف علی بدیوی

دارابن کثیر بیروت ۱۴۱۶ھ/۱۹۹۵ء

۳۹۔ صحیح الترغیب والترھیب

للعلامۃ ناصرالدین الالبانی

مکتبۃ المعارف للنشر والتوزیع/طبع ۲۰۰۰ء

۴۰۔ سنن الدارمی

للامام عبداللہ بن عبدالرحمٰن الدارمی السمرقندی المتوفی ۲۵۵ھ

تحقیق: نواز احمد زمرلی - خالد السبع العلمی

دارالکتاب العربی بیروت/طبع ۱۴۰۷ھ/ ۱۹۸۷ء

۴۱۔ سنن الدارمی

تحقیق: حسین سلیم اسد الدارانی

دارالمغنی الریاض/طبع ۱۴۲۱ھ/ ۲۰۰۰ء

۴۲۔ فتح المنان شرح وتحقیق کتاب الدارمی

تحقیق: السید ابو عاصم نبیل بن ھاشم الغمری

دارالبشائر الاسلامیہ بیروت - لبنان /المکتبۃ المکیۃ مکۃ المکرمۃ السعودیۃ

الطبعۃ الاولیٰ ۱۴۱۹ھ/ ۱۹۹۹ء

۴۳۔ ارواء الغلیل فی تخریج احادیث منارالسبیل

للعلامۃ محمد ناصرالدین الالبانی

المکتب الاسلامی بیروت/طبع ۱۴۰۵ھ/ ۱۹۸۵ء

۴۴۔ مسند ابی داؤد الطیالسی

للحافظ سلیمان بن داود بن الجارود الفارسی البصری الشہیر بابی داود الطیالسی المتوفی ۲۰۴ھ

دارالمعرفۃ بیروت/ (سن طباعت مرقوم نہیں)

۴۵۔ مسند ابی داؤد الطیالسی

تحقیق: محمد حسن محمد حسن اسماعیل

دارالکتب العلمیۃ بیروت - لبنان /الطبعۃ الاولیٰ ۱۴۲۵ھ/ ۲۰۰۴ء

۴۶۔ حلیۃ الاولیاء

لابی نعیم الاصبھانی

تحقیق: مصطفیٰ عبدالقادر عطا

دار الکتب العلمیۃ بیروت

۴۷۔ الموطا للامام محمد

نور محمد اصح المطابع کراچی پاکستان/طبع ۱۳۸۱ھ/۱۹۶۱ء

۴۸۔ مجمع الزوائد

للحافظ نور الدین علی بن ابی بکر الھیثمی المتوفی ۸۰۷ھ

موسسۃ المعارف بیروت/طبع ۱۴۰۶ھ/۱۹۸۶ء

۴۹۔ بغیۃ الرائد فی تحقیق مجمع الزوائد

عبد اللہ محمد درویش

دار الفکر بیروت/طبع ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۴ء

۵۰۔ المستدرک للحاکم

للامام ابی عبد اللہ الحاکم النیساپوری المتوفی ۴۰۵ھ

تحقیق: حمدی الدمرداش محمد

المکتبۃ العصریۃ/الطبعۃ الاولیٰ ۲۰۰۰ء

۵۱۔ التلخیص بذیل المستدرک

للامام شمس الدین ابی عبد اللہ محمد بن احمد التمیمی الذھبی المتوفی ۷۴۸ھ

دار المعرفۃ بیروت (سن طباعت مرقوم نہیں)

۵۲۔ المستدرک

للامام الذھبی المتوفی ۷۴۸ھ

تحقیق: ابو عبد اللہ عبد السلام علوش

دار المعرفۃ بیروت/طبع ۱۴۱۸ھ/۱۹۹۸ء

۵۳۔ مختصر المستدرک

للعلامۃ سراج الدین عمر بن علی المعروف بابن الملقن المتوفی ۸۰۴ھ

تحقیق: عبد اللہ بن حمد اللحیدان

۵۴۔ الادب المفرد

محمد بن اسماعیل البخاری

دارالکتب العلمیہ بیروت/(سن طباعت مرقوم نہیں)

۵۵۔ صحیح الادب المفرد

للعلامۃ محمد ناصرالدین الالبانی

دارالصدیق السعودیہ/طبع ۱۴۱۵ھ/۱۹۹۴ء

۵۶۔ معرفۃ السنن والآثار

للامام ابی بکر احمد بن الحسین البیھقی المتوفی ۴۵۸ھ

۵۷۔ المصنف

للامام الحافظ ابی بکر عبدالرزاق بن ھمام الصنعانی المتوفی ۲۱۱ھ

تحقیق: حبیب الرحمن الاعظمی

المکتب الاسلامی بیروت/طبع ۱۴۰۳ھ/۱۹۸۳ء

۵۸۔ سنن الدارقطنی

للحافظ علی بن عمر الدارقطنی المتوفی ۳۸۵ھ

تعلیق: مجدی بن منصور بن سید الشوری

دارالکتب العلمیہ بیروت/طبع ۱۴۱۷ھ/۱۹۹۶ء

۵۹۔ شرح مشکل الآثار

للامام ابی جعفر احمد بن محمد بن سلامۃ الطحاوی المتوفی ۳۲۱ھ

تحقیق: شعیب الارنؤوط

مؤسسۃ الرسالۃ بیروت/طبع ۱۴۱۵ھ/۱۹۹۴ء

۶۰۔ جامع الاصول

لابی السعادات المبارک بن محمد: ابن الاثیر الجزری المتوفی ۶۰۶ھ

تحقیق عبدالقادر الارنؤوط

دارالفکر بیروت/طبع ۱۴۰۳ھ/ ۱۹۸۳ء

۲۱۔ جامع الاصول فی احادیث الرسول۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

تحقیق: ایمن صالح شعبان

دارالکتب العلمیۃ بیروت۔لبنان۔/الطبعۃ الاولی ۱۹۹۸ء

۲۲۔ سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ

للعلامۃ محمد ناصر الدین الالبانی

مکتبۃ المعارف للنشر والتوزیع

۲۳۔ کنز العمال

للعلامہ علاء الدین علی المتقی البرھان فوری المتوفی ۹۷۵ھ

موسسۃ الرسالۃ بیروت/طبع ۱۴۰۵ھ/ ۱۹۸۵ء

۲۴۔ المسند الجامع

بشار عواد معروف

۲۵۔ الموطا

لامام دارالھجرۃ مالک بن انس

تحقیق: محمد فواد عبدالباقی

دارالحدیث القاھرۃ/ (سن طباعت مرقوم نہیں)

۲۶۔ الدرالمنثور

للامام جلال الدین بن عبدالرحمٰن السیوطی

مکتبۃ آیۃ اللہ العظمی قم ایران

۲۷۔ تذکرہ مشائخ نقشبندیہ

للعلامہ نور بخش توکلی

فضل نور اکیڈمی

۶۸۔ اتحاف السادۃ المتقین بشرح احیاء علوم الدین
العلامۃ السید محمد الحسینی الزبیدی
دار الفکر

۶۹۔ فتح الباری
للامام الحافظ احمد بن علی بن حجر العسقلانی المتوفی ۸۵۲ھ
دار نشر الکتب الاسلامیہ لاھور پاکستان/طبع ۱۴۰۱ھ/۱۹۸۱ء

۷۰۔ فتح الباری
الحافظ ابن حجر العسقلانی المتوفی ۸۵۲ھ
تحقیق عبد العزیز بن عبد اللہ بن باز
دار الکتب العلمیہ بیروت/طبع ۱۴۲۱ھ/۲۰۰۰ء

۷۱۔ انفاس العارفین
للمحدث الدھلوی الشاہ ولی اللہ
نوری بکڈپو لاہور

۷۲۔ تاریخ بغداد
لابی بکر احمد بن علی الخطیب البغدادی المتوفی ۴۶۳ھ
دار الکتب العلمیہ بیروت

۷۳۔ الفائق فی غریب الحدیث
للعلامہ الزمخشری

۷۴۔ النھایۃ فی غریب الحدیث والاثر
للامام مجد الدین ابی السعادات المبارک بن محمد الجزری ابن الاثیر المتوفی ۶۰۶ھ
تحقیق: طاھر احمد الزاوی، محمود محمد الطناحی
مؤسسۃ اسماعیلیان للطباعۃ والنشر والتوزیع ایران

۷۵۔ التمہید

الامام الحافظ لابن عبدالبر الاندلسی المتوفی ۴۶۳ھ

المکتبۃ القدوسیہ لاہور پاکستان

۷۶۔ عمل الیوم واللیلۃ

الامام احمد بن شعیب النسائی المتوفی ۳۰۳ھ

دارالکلم الطیب

۷۷۔ ضیاءالقرآن

لضیاءالامۃ حضرت پیرمحمد کرم شاہ

ضیاءالقرآن پبلی کیشنز لاہور۔کراچی۔

۷۸۔ التفسیرالکبیر

للامام فخرالدین الرازی المتوفی ۶۰۴ھ

دارالکتب العلمیۃ بیروت۔لبنان۔

۷۹۔ مجمع بحارالانوار

محمد طاہر پٹنی

۸۰۔ معانی القران

للزجاج

۸۱۔ التفسیرالبیضاوی

لناصرالدین ابی الخیرعبداللہ بن عمر بن محمدالشیرازی الشافعی البیضاوی

دارالکتب العلمیہ بیروت/دارالوفائس ریاض

۸۲۔ التفسیرالمظہری

للقاضی محمدثناءاللہ عثمانی مجددی پانی پتی

بلوچستان بک ڈپوکوئٹہ پاکستان

۸۳۔ جامع البیان فی تاویل آی القرآن
الامام ابی جعفر محمد بن جریر الطبری
دار احیاء التراث العربی/ دار الفکر بیروت/طبع ۱۴۱۵ھ/ ۱۹۹۵ء
۸۴۔ مسند الشھاب
للقضاعی
۸۵۔ کتاب الزھد
لامام وکیع ابن الجراح
تحقیق: عبدالرحمٰن عبدالجبار الفویری
کتبۃ الدار المدینۃ المنورۃ
۸۶۔ جمع الجوامع
الامام الحافظ جلال الدین عبدالرحمٰن بن ابی بکر السیوطی المتوفی ۹۱۱ھ
تحقیق خالد عبدالفتاح سید
دار الکتب العلمیۃ بیروت۔لبنان۔/طبع ۲۰۰۰ء
۸۷۔ السنن الکبریٰ
للامام ابی عبدالرحمٰن احمد بن شعیب النسائی المتوفی ۳۰۳ھ
تحقیق: حسن عبدالمنعم
مکتبۃ مؤسستہ الرسالۃ/طبع ۲۰۰۱ء
۸۸۔ جواھر البحار فی فضائل النبی المختار۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔
للشیخ یوسف بن اسماعیل بن یوسف النبھانی المتوفی ۱۳۵۰ھ
دار الکتب العلمیۃ بیروت۔لبنان۔/طبع ۱۹۹۸ء
۸۹۔ الکتاب المصنف
للامام الحافظ ابی بکر عبداللہ بن محمد بن ابراھیم ابی شیبۃ المتوفی ۲۳۵ھ
تحقیق: ابی محمد اسامۃ بن ابراھیم بن محمد

الفاروق الحدیثہ للطباعت والنشر/طبع ۲۰۰۸ء

۹۰۔ التفسیر الکامل

تقی الدین ابی العباس احمد بن عبدالحلیم بن عبدالسلام الدمشقی

المعروف بابن تیمیۃ المتوفی ۷۲۸ھ

تحقیق: ابی سعید عمر بن غرامۃ العمروی

دارالفکر للطباعت والنشر والتوزیع/طبع ۲۰۰۲ء

۹۱۔ المفردات فی غریب القرآن

ابی القاسم الحسن بن محمد المعروف الراغب الاصفہانی

دارالمعرفۃ بیروت-لبنان-/طبع ثانیہ ۲۰۰۱ء

۹۲۔ دلائل النبوۃ ومعرفۃ احوال صاحب الشریعۃ

لابی بکر احمد بن الحسین البیہقی المتوفی ۴۵۸ھ

دارالکتب العلمیۃ بیروت-لبنان-/طبع ۱۹۸۵ء

۹۳۔ المقصد الاسنی فی شرح اسماء اللہ الحسنی

للامام شمس الدین عبداللہ محمد بن محمد الانصاری القرطبی

تحقیق: الشیخ عرفان بن سلیم العشا حسونۃ الدمشقی

المکتبۃ العصریۃ بیروت-لبنان

۹۴۔ المقصد الاسماء فی شرح الاسماء الحسنی

احمد بن احمد البرنسی المغربی بزروق

دارالبیروتی

۹۵۔ لوامع البینات شرح اسماء اللہ تعالیٰ والصفات

للامام فخر الدین محمد بن عمر الخطیب الرازی المتوفی ۶۰۶ھ

۹۶۔ مکتوبات امام ربانی

محبوب سبحانی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ

٩٧۔ روح المعانی فی تفسیر القرآن العظیم والسبع المثانی
للعلامۃ ابی الفضل شہاب الدین السید محمد الآلوسی البغدادی المتوفی ١٢٧٠ھ
دار احیاء التراث العربی بیروت/طبع ١٩٩٩ء

٩٨۔ اثبات النبوۃ
لمحبوب سبحانی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ

٩٩۔ المنقذ من الضلال
للامام حجۃ الاسلام ابی حامد محمد بن محمد الغزالی
ترجمہ: عبدالرسول ارشد ایم اے
ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور۔کراچی

١٠٠۔ عمدۃ الحفاظ فی تفسیر اشرف الالفاظ
للشیخ احمد بن یوسف بن عبدالدائم المعروف بالسمین الحلبی المتوفی ٧٥٦ھ
دار الکتب العلمیۃ بیروت۔لبنان۔/طبع ١٩٩٦ء

١٠١۔ مسند ابی یعلی الموصلی
للامام الحافظ احمد بن علی بن المثنی التمیمی المتوفی ٣٠٧ھ
تحقیق: حسین سلیم اسد
دار الثقافۃ العربیۃ دمشق/طبع ١٩٩٢ء

١٠٢۔ المنجد للوئیس مالوف۔

١٠٣۔ موارد الظمآن الی زوائد ابن حبان
للحافظ نور الدین علی بن ابی بکر الہیثمی
تحقیق: حسین سلیم اسد الدارانی
دار الثقافۃ العربیۃ دمشق۔بیروت۔/الطبعۃ الاولی ١٤١١ھ/١٩٩٠ء

١٠٤۔ فیض القدیر شرح الجامع الصغیر
للعلامۃ المحدث محمد عبدالرؤف المناوی المتوفی ١٠٣١ھ

دارالمعرفۃ بیروت-لبنان

۱۰۵۔ الاذکار المنتخبۃ من کلام سید الابرار

الامام الحافظ محیی الدین ابی زکریا یحیی بن شرف النووی

دارالکتب العلمیۃ بیروت-لبنان

۱۰۶۔ جامع العلوم والحکم

لابن رجب الحنبلی

۱۰۷۔ مسند البزار

۱۰۸۔ سنن الدارقطنی

الامام الحافظ علی بن عمر الدارقطنی المتوفی ۳۸۵ھ

تحقیق: الشیخ عادل احمد عبدالموجود

دارالمعرفۃ بیروت-لبنان/طبع ۲۰۰۱ء

۱۰۹۔ المحیط فی اللغۃ

۱۱۰۔ المعجم الوسیط

ابراہیم مصطفی، احمد حسن الزیات، حامد عبدالقادر، محمد علی النجار

المکتبۃ الاسلامیۃ استنبول-ترکیا-

۱۱۱۔ کتاب تہذیب التہذیب

لشیخ الاسلام شہاب الدین احمد بن حجر العسقلانی المتوفی ۸۵۲ھ

نشر السنۃ الفضل مارکیٹ ملتان

۱۱۲۔ المتجر الرابح فی ثواب العمل الصالح

الحافظ شرف الدین عبدالمؤمنین بن خلف الدمیاطی

مکتبۃ السوادی للنشر والتوزیع

۱۱۳۔ جامع بیان العلم وفضلہ

لابی عمر یوسف بن عبدالبر المتوفی ۴۶۳ھ

تحقیق: ابی الاشبال الزھیری

دار ابن الجوزی - ریاض / جدہ / الطبع ١٩٩٨ء

١١٤۔ ہکذا یعلم الربانیون

محمد ادیب الصالح

المکتب الاسلامی - بیروت - / الطبع ٢٠٠٧ء

١١٥۔ مسند الحمیدی

لامام ابی بکر عبداللہ بن الزبیر القریشی

تحقیق حسین سلیم اسد الدارانی

دار المامون للتراث / دار المغنی للنشر والتوزیع

١١٦۔ المطالب العالیہ بزوائد المسانید الثمانیۃ

لامام الحافظ شھاب الدین ابی الفضل احمد بن محمد ابن حجر العسقلانی المتوفی ٨٥٢ھ

تحقیق: ابی بلال غنیم بن عباس بن غنیم

دار الوطن / الطبع ١٩٩٧ء

١١٧۔ تاریخ دمشق

الامام العالم الحافظ ابی القاسم علی بن الحسن ابن ھبۃ اللہ بن عبداللہ الشافعی المعروف بابن عساکر المتوفی ٥٧١ھ

تحقیق: ابی سعید عمر بن غرامۃ العمری

دار الفکر للطباعت والنشر والتوزیع / الطبع ١٩٩٥ء

١١٨۔ نظم الدرر فی تناسب الآیات والسور

الامام برھان الدین ابی الحسن ابراہیم بن عمر البقاعی المتوفی ٨٨٥ھ

دار الکتب العلمیۃ بیروت - لبنان - / الطبع ثانیہ ٢٠٠٦ء

١١٩۔ تفسیر المنار

محمد رشید رضا

دار المعرفۃ بیروت - لبنان

۱۲۰۔ البدایہ والنھایہ
للامام الحافظ المفسر ابن کثیر الدمشقی المتوفی ۷۷۴ھ
المکتبۃ القدوسیۃ لاھور/ الطبعۃ الاولی ۱۴۰۴ھ/۱۹۹۴ء
۱۲۱۔ کنوز الدعوۃ الی اللہ واسرارھا
الشیخ یوسف خطار محمد
تنفیذ: مطبعۃ نضر- دمشق- حصۃ- جانب جامع الطاووسیۃ
۱۲۲۔ احیاء علوم الدین
لامام ابی حامد محمد بن محمد الغزالی المتوفی ۵۰۵ھ
دار الفکر دمشق/ الطبع ۲۰۰۶ء
۱۲۳۔ صحیح الجامع الصغیر وزیادتہ
محمد ناصر الدین الالبانی
المکتب الاسلامی بیروت/ الطبعۃ الثالثۃ ۱۹۸۸ء
۱۲۴۔ حرمۃ اھل العلم
محمد احمد اسماعیل المقدم
دار العقیدہ الاسکندریہ/ الطبعۃ السابعۃ ۲۰۰۵ء
۱۲۵۔ سیر اعلام النبلاء
لامام ابی عبد اللہ شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان بن قایماز الذھبی ۷۴۸ھ
بیت الافکار الدولیۃ
۱۲۶۔ تفسیر ابن کثیر
للامام ابی الفداء عماد الدین الحافظ ابن کثیر ۷۷۴ھ
مکتبہ دار السلام
۱۲۷۔ الجامع لاحکام القرآن تفسیر القرطبی
لابی عبد اللہ محمد بن احمد الانصاری القرطبی

تحقیق: عبدالرزاق المھدی/ دار الکتاب العربی بیروت

الطبعۃ الثانیۃ ۱۹۹۹ء

۱۲۸۔ تنبیہ الغافلین

لامام محیی الدین ابی زکریا احمد بن ابراہیم ابن النحاس الدمشقی

مکتبۃ عباد الرحمٰن مصر/ الطبعۃ الاولیٰ ۲۰۰۲ء

۱۲۹۔ المھذب فی اختصار السنن الکبیر

الامام ابوعبداللہ محمد بن احمد بن عثمان الذھبی الشافعی ۷۴۸ھ

تحقیق: ابی تمیم یاسر بن ابراہیم

دار الوطن للنشر/ الطبعۃ الاولیٰ ۲۰۰۱ء

۱۳۰۔ مدارج السالکین

لابن قیم الجوزیۃ ۷۵۱ھ

دار التوزیع والنشر الاسلامیۃ/ الطبعۃ الثانیۃ ۲۰۰۳ء

۱۳۱۔ مختصر قیام اللیل

لابی عبداللہ محمد بن نصر المروزی

حدیث اکادمی فیصل آباد

۱۳۱۔ الاحادیث المختارۃ

ضیاء الدین ابی عبداللہ محمد بن عبدالواحد بن احمد بن عبدالرحمٰن الحنبلی المقدسی ۶۴۳ھ

مکتبۃ الاسلامی مکتبۃ المکرمۃ/ الطبعۃ الخامسۃ ۲۰۰۸ء

۱۳۲۔ سو بڑی زاہد خواتین اوران کی سردار فاطمہ بنت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مفتی ثناء اللہ محمود

بیت العلوم لاہور

۱۳۳۔ سو بڑے زاہدین

محمد صدیق المنشاوی/ ترجمہ مفتی ثناء اللہ محمود

بیت العلوم لاہور

۱۳۴۔ مجمع الاحباب

للشیخ الامام العالم الورع الشریف محمد بن الحسن بن عبد اللہ الحسینی الواسطی ۷۷۶ھ

دار المنہاج / الطبعۃ الثانیۃ ۲۰۰۸ء

۱۳۵۔ نزھۃ الفضلا ء تہذیب سیر اعلام النبلاء للامام الذھبی شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان الذھبی

الحمد بن حسن بن عقیل موسی الشریف

دار ابن کثیر بیروت دمشق

الطبعۃ الاولی ۲۰۰۷ء

۱۳۶۔ صلاح الامۃ فی علو الھمۃ

للدکتور سید بن حسین العفانی

مؤسسۃ الرسالۃ / الطبعۃ الثانیۃ ۲۰۰۲ء

۱۳۷۔ رہبان اللیل

للدکتور سید بن حسین العفانی

دار الکیان الریاض / طبع: ۲۰۰۴ء

۱۳۸۔ کتاب التھجد لابن ابی الدنیا

للحافظ الامام ابی بکر عبد اللہ بن محمد القرشی ۲۸۱ھ

المکتبۃ العصریۃ بیروت / الطبعۃ الاولی ۲۰۰۶ء

۱۳۹۔ الآداب الشرعیۃ

للامام العلامۃ شمس الدین ابی عبد اللہ محمد بن مفلح المقدسی الحنبلی

تحقیق: بشیر محمد عیون

مکتبۃ دار البیان الطبعۃ الاولی ۲۰۰۷ء

۱۴۰۔ موسوعۃ نضرۃ النعیم فی مکارم اخلاق الرسول الکریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لصالح بن عبد اللہ بن حمید امام وخطیب الحرم المکی و

عبد الرحمٰن بن محمد بن عبد الرحمٰن بن ملوح

مؤسسة دار الوسیلة للنشر والتوزیع/الطبع ۱۹۹۸ء

۱۴۱۔ صفوۃ الصفوۃ

للامام ابی الفرج عبد الرحمٰن بن الجوزی

تحقیق: احمد بن علی

دار الحدیث القاہرۃ/الطبع ۲۰۰۰ء

۱۴۲۔ المنتخب من مسند عبد بن حمید

لابی محمد عبد بن حمید الکسی ۲۴۹ھ

مکتبۃ ابن عباس/الطبعۃ الاولیٰ ۲۰۰۹ء

۱۴۳۔ الفوائد الغراء من تھذیب سیر اعلام النبلاء

للشریف فھد بن احمد المھدلی

۱۴۴۔ کتاب الزھد

للامام ھناد بن السری الکوفی المتوفی ۲۴۳ھ

تحقیق: عبد الرحمٰن بن عبد الجبار

دار الخلفاء للکتاب الاسلامی/الطبعۃ الاولیٰ ۱۹۸۵ء

۱۴۵۔ کتاب الزھد

للامام ابی عبد اللہ احمد بن محمد بن حنبل المتوفی ۲۴۱ھ

تحقیق: الشیخ محمد احمد عیسیٰ

دار الغد الجدید المنصورۃ/الطبعۃ الاولیٰ ۲۰۰۵ء

۱۴۶۔ موت کے سائے

عبد الرحمٰن عاجز مالیرکوٹلوی

رحمانیہ دار الکتب/الطبعۃ الثالثۃ ۱۹۸۲ء

۱۴۷۔ عالم برزخ
عبدالرحمٰن عاجز مالیر کوٹلوی
رحمانیہ دارالکتب/الطبعۃ الثالثہ ۲۰۰۰ء
۱۴۸۔ احوال القبور
لعبدالحمید کشک
۱۴۹۔ المنجیات
۱۵۰۔ کتاب القبور
للحافظ ابن ابی الدنیا القرشی المتوفی ۲۸۱ھ
مکتبۃ الغرباء الاثریۃ/الطبعۃ الاولیٰ ۲۰۰۰ء
۱۵۱۔ این نحن من ھؤلاء
لعبدالملک القاسم
دارالقاسم الریاض
۱۵۲۔ مجالس الابرار
۱۵۳۔ رحلۃ الخلود والدار الآخرۃ
للدکتور مصطفیٰ مراد
دارالفجر للتراث خلف الجامع الازھر/ طبع ۲۰۰۵ء
۱۵۴۔ سکب العبرات للموت والبشر والسکرات
للدکتور سید بن حسین العفانی
مکتبۃ معاذ بن جبل/الطبعۃ الثانیۃ ۲۰۰۴ء
۱۵۵۔ مکاشفۃ القلوب
للامام حجۃ الاسلام محمد الغزالی
ترجمہ: علامہ ابوانس چشتی
ضیاء القرآن پبلی کیشنز/ طبع ۲۰۰۲ء

۱۵۶۔ المنتقیٰ من کتاب التذکرۃ باحوال الموتیٰ
للامام ابی عبداللہ محمد بن احمد القرطبی المتوفی ۶۷۱ھ
مکتبۃ دارالمنہاج/الطبعۃ الاولیٰ ۱۴۲۶ھ

۱۵۷۔ شرح الصدور بشرح حال الموتیٰ والقبور
للحافظ جلال الدین عبدالرحمٰن السیوطی المتوفی ۹۱۱ھ
تحقیق: یوسف علی بدیوی
دار ابن کثیر دمشق/الطبعۃ الرابعۃ ۲۰۰۵ء

۱۵۸۔ دیوان ابی العتاھیۃ
دارالکتاب العربی/الطبعۃ الرابعۃ ۲۰۰۵ء

۱۵۹۔ تاریخ الاسلام للذھبی
للحافظ المؤرخ شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان الذھبی المتوفی ۷۴۸ھ
تحقیق: الدکتور عمر عبدالسلام تدمری
دارالکتاب العربی/الطبعۃ الثانیۃ ۲۰۰۲ء

۱۶۰۔ لطائف المعارف فیما لمواسم العام من الوظائف
للحافظ ابن رجب الحنبلی
دارالکتب العلمیۃ بیروت لبنان/طبع ۱۹۹۷ء

۱۶۱۔ خزائن العرفان فی تفسیر القرآن
ترجمہ: حضرت امام احمد رضا خان بریلوی
تفسیر: حضرت صدرالافاضل سید محمد نعیم الدین مرادآبادی
اتفاق پبلی کیشنز

۱۶۲۔ احوال الابرار عند الاختصار

۱۶۳۔ الطبقات الکبریٰ لابن سعد
لمحمد بن سعد بن منیع الزھری المتوفی ۲۳۰ھ

داراحیاءالتراث العربی/طبع ۱۹۹۶ء

۱۶۴۔ کتاب المحتضرین لابن ابی الدنیا

لابی بکرعبداللہ بن محمدابن ابی الدنیا المتوفی ۲۸۱ھ

تحقیق:محمدخیررمضان یوسف

دارابن حزم/الطبعۃ الثانیۃ ۲۰۰۰ء

۱۶۵۔ تہذیب الکمال فی اسماءالرجال

للحافظ المتقن جمال الدین ابی الحجاج یوسف المزی المتوفی ۷۴۲ھ

تحقیق:الدکتوربشارعوادمعروف

مؤسسۃ الرسالۃ/الطبعۃ الاولی ۱۹۹۲ء

۱۶۶۔ تاریخ بغداداومدینۃ السلام

للحافظ ابی بکراحمدبن علی الخطیب البغدادی المتوفی ۴۶۳ھ

دارالبازللنشروالتوزیع

۱۶۷۔ معالم التنزیل

للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراءالبغوی الشافعی المتوفی ۵۱۶ھ

تحقیق:عبدالرزاق المھدی

داراحیاءالتراث العربی/الطبعۃ الاولی ۲۰۰۵ء

۱۶۸۔ الزھدوالرقائق لابن المبارک

للامام شیخ الاسلام عبداللہ بن المبارک المروزی

تحقیق:الشیخ احمدفرید

دارالعقیدہ/الطبعۃ الاولی ۲۰۰۴ء

۱۶۹۔ کتاب الروح

للعلامۃ الحافظ ابن قیم الجوزیۃ المتوفی ۷۵۱ھ

ترجمہ:محمدشریف نوری نقشبندی

شبیر برادرز/الطبعۃ الاولیٰ ۱۹۹۷ء

۱۷۰۔ کتاب الروح

للعلامۃ الحافظ ابن قیم الجوزیۃ التوفی ۷۵۱ھ

دار المعرفۃ بیروت-لبنان/الطبعۃ الاولیٰ ۲۰۰۳ء

۱۷۱۔ عمل الیوم واللیلۃ

لابی بکر احمد بن محمد بن اسحاق بن ابراہیم المعروف بابن السنی

تحقیق: حلمی بن محمد بن اسماعیل الرشیدی

دار الکلم البصرۃ الاسکندریہ/الطبعۃ الاولیٰ ۲۰۰٦ء

۱۷۲۔ کتاب الدعاء

للامام ابی القاسم سلیمان بن احمد الطبرانی التوفی ۳٦۰ھ

تحقیق: سامی انور جاھین/ دار الحدیث القاہرہ

الطبع: ۲۰۰۷ء

۱۷۳۔ کتاب الدعاء

للامام ابی القاسم سلیمان بن احمد الطبرانی التوفی ۳٦۰ھ

تحقیق: الدکتور محمد بن محمد حسن البخاری

مکتبہ: دار البشائر الاسلامیہ/الطبع: ۱۹۸۷ء

۱۷۴۔ جامع صحیح الاذکار

محمد ناصر الدین الالبانی

مکتبہ دار المؤید/الطبعۃ الاولیٰ ۲۰۰٦ء

۱۷۵۔ صحیح الاذکار من کلام خیر الابرار

لابی عبید ماھر بن صالح آل مبارک

مکتبہ: دار علوم السنۃ/الطبعۃ الرابعۃ ۱۹۹۸ء

☆☆☆

فہرست

نمبر شمار	موضوعات	صفحہ
1	فضیلتِ علم	07
2	علم کا حاصل کرنا فرض ہے	10
3	لوگ جتنا کھانے پینے کے محتاج ہیں علم کے اس سے زیادہ محتاج ہیں	11
4	اللہ تعالیٰ سے نفع دینے والے علم کا سوال کیجئے	12
5	علم سے مراد وہ علم ہے جو انسان کو دین کے معاملہ میں نفع دے	14
6	حصولِ علم نافع کیلئے ضروری ہے پہلے نیت پھر غور سے سننا، سمجھنا، یاد کرنا، پھر اس پر عمل کرنا اور اس علم کو پھیلانا	16
7	اہل علم کا درجہ بلند ہے ان سے جن کے پاس علم نہیں	17
8	علم نافع	18
9	لوگوں کو علم سکھانا افضل عبادت ہے	20
10	علماء شہر میں روشنی کے منار ہیں ان سے ہدایت کا نور اخذ کیا جاتا ہے	21
11	عالم باعمل مستجاب الدعوات ہے	22
12	عالم جب تک علم حاصل کرتا رہے عالم رہتا ہے	24
13	عالم کو مزید علم کی جستجو میں رہنا چاہئے	25
14	آدمی پہلے دن عالم پیدا نہیں ہوتا بلکہ علم سیکھنے سے آتا ہے	26
15	قبر کی دیواروں تک علم حاصل کیجئے	27
16	اس امت کو علم صحابہ کرام علیہم الرضوان سے آیا ہے	28
17	صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اقوال و افعال سنت مبارکہ ہیں	30

18	اللہ تعالیٰ علم دے تو اس پر عمل کرو	32
19	اللہ کی رضا کیلئے علم حاصل کرنے والے کو وہ علم دیتا ہے جس کی اسے احتیاج ہوتی ہے	33
20	علم سیکھنے سے ہی آتا ہے اللہ تعالیٰ سے علماء ہی ڈرتے ہیں	34
21	دین کا علم قسمت والے کو ملتا ہے	36
22	عالم میٹھا چشمہ	38
23	حصول علم کی خاطر سفر کرنے والے کے لئے جنت تک راستہ آسان ہوجاتا ہے قرآن کریم کی تلاوت کرنے والے اور اسکو سمجھنے کے لئے درس لینے والوں کو فرشتے گھیر لیتے ہیں سکینت نازل ہوتی ہے رحمت ڈھانپ لیتی ہے	39
24	ایک حدیث پاک کیلئے کئی کئی رات اور دن سفر کرنا	43
25	نور بھری مجالس	44
26	عالم کے لئے آسمان وزمین میں بسنے والے استغفار کرتے ہیں بلکہ پانی میں مچھلیاں بھی استغفار کرتی ہیں عالم کی فضیلت عابد پر ایسے ہے جیسے چاند کی فضیلت باقی تاروں پر علماء انبیاء کے وارث ہیں	45
27	معلم خیر-خیر کی تعلیم دینے والے- کے لئے ہر چیز حتی کہ سمندر میں مچھلیاں استغفار کرتی ہیں یا بارگاہ الٰہی میں سفارش کرتی ہیں	49
28	معلم خیر کے لئے زمین کے جانور سمندر کی مچھلیاں دعائے رحمت کرتی ہیں	50
29	امام احمد بن حنبل کا ارشاد	52
30	علم سے محبت کی بنا پر طالب علم کو فرشتے اپنے پروں سے گھیر کر آسمان دنیا تک پہنچ جاتے ہیں	53
31	جس نے کسی کو علم سکھایا جس نے کسی کو قرآن کا وارث بنایا اس کے مرنے کے بعد بھی اسے قبر کے اندر اجر وثواب ملتا رہتا ہے	5
32	علم افضل ہے بہترین گناہوں سے بچنا ہے	57
33	علماء کی عزت وتوقیر	60
34	جوخوش نصیب گھر سے نکلا علم حاصل کرنے کے لئے کہ کہیں اسکی موت جہالت پر نہ ہویا	61

	سنت زندہ کرنے کے لئے کہ کہیں سنت ختم نہ ہو جائے اسے نفع اٹھانے والے مجاہد فی سبیل اللہ کا ثواب ملتا ہے	
35	حصول علم کیلئے گھر سے نکلنے والا فی سبیل اللہ-اللہ کی راہ میں-نکلا ہے	63
36	علم دین کا طلب کرنا رضائے الٰہی کی نیت سے اس نفلی عبادت سے بہتر ہے جو رضائے الٰہی کے لئے نہ ہو	64
37	جب نیت صحیح ہو تو کوئی عمل علم حاصل کرنے سے افضل نہیں	65
38	حرمتِ علم	66
39	درس حدیث دیتے ہوئے آنکھوں سے آنسو جاری رہتے	69
40	علماء کی تین اقسام	70
41	عالم ربانی	71
42	علم حاصل کیجئے علم دنیا و آخرت میں عزت ہے	73
43	اہل علم سے علم لکھ لیا کرو	74
44	علم حاصل کیجئے کل تم سے علم حاصل کیا جائے گا	76
45	اولی الامر سے مراد وہ علماء ہیں جو لوگوں کو دین کے معانی سمجھاتے ہیں	78
46	علم حاصل کیجئے اگر مال ہے تو علم حسن و جمال دے گا اگر مال نہیں تو علم مال دے گا	80
47	علم حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی میراث ہے	81
48	دلوں کی اصلاح علماء کی محافل میں ہے	83
49	علم حاصل کرنا کمال تقویٰ ہے	84
50	دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے سب ملعون ہے سوائے ذکر الٰہی کے جس سے اللہ تعالیٰ محبت کرے علم سکھانے والے عالم اور علم سیکھنے والے طالب علم کے	85
51	حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ علم والے کو مقدم رکھتے تھے	87
52	دنیا میں حسنہ علم اور عبادت ہے آخرت میں حسنہ جنت ہے	89
53	خیر سے لبریز بات سکھانا مال خرچ کرنے سے افضل ہے	91
54	حدیث پاک کی محفل میں بیٹھنے والے کی برکت سے رزق ملتا ہے	93

55	خیر و بھلائی کی تعلیم جہنم کی آگ سے بچاتی ہے	95
56	علماء کو اذیت و تکلیف نہ دو	96
57	عالم باعمل کا دنیا سے اٹھ جانا ابلیس کو بہت اچھا لگتا ہے	97
58	لوگوں کو علم سکھانے والا اور خود عمل نہ کرنے والا شمع کی طرح ہے جو اوروں کو روشن کرتی ہے خود اپنے وجود کو جلاتی ہے	98
59	بے عمل عالم چراغ ہے لوگوں کو روشنی دیتا ہے خود جلتا ہے	100
60	طالب علم رات اللہ تعالیٰ کی بندگی کرتا ہے	102
61	حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کی تحریر جلنے سے محفوظ رہی	103
62	حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا مزار پر انوار سیلاب کی تباہ کاری سے محفوظ رہا	105
63	حضرت امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کا جائے نماز آگ میں جلنے سے محفوظ رہا	106
64	حضرت امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کی دعا کی برکت سے بیس سال سے بستر پر پڑی بوڑھی عورت اٹھ کھڑی ہوئی	108
65	محدثین کی قبر سے نور نکل کر آسمان تک پھیلتا ہے	110
66	علم عمل کیلئے ہے فخر و مباہات کیلئے نہیں	112
67	علم عمل کرنے کیلئے ہے	114
68	بے عمل عالم	116
69	طالب علم پر شفقت کیجئے اور اس کیلئے جگہ کشادہ کیجئے	117
70	مجالس اور مساجد کو علم کے نور سے آباد کیجئے	119
71	شفیق و رحیم معلم	120
72	علم حاصل کیجئے کل تمہیں علم پھیلانا ہے	121
73	علماء سے علم سیکھئے	122
74	علم تخت پر بٹھاتا ہے	123
75	علم سے مردہ دل زندہ ہوتے ہیں	124
76	رضائے الٰہی کیلئے مذاکرہ علم عبادت بلکہ افضل عبادت ہے	126
77	علماء کا ادب و احترام	128

78	علم اس امت کا طبیب ہے	129
79	بے عمل عالم کی نصیحت بے کار	130
80	علماء کی عقوبت دل کی موت ہے اور دل کی موت آخرت کے عمل سے دنیا طلب کرنا ہے	131
81	جس عالم کو دنیا کھلونا بنادے وہ قابل ترس ہے	132
82	**دعوت یعنی بیگانوں کو دین اسلام کی طرف بلانا اپنوں کو دین اسلام پر عمل کرنے کیلئے کہنا**	133
83	حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے بہتر اللہ کی طرف دعوت دینے والے ہیں	135
84	حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کا حکم کہ دعوت دیجئے	138
85	دعوت فرائض نبوت میں سے	141
86	حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں کو ظلمات سے نور کی طرف نکالتے ہیں	144
87	حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کی آیات کی تلاوت فرماتے تزکیہ نفس کرتے ہیں کتاب وحکمت کی تعلیم دیتے ہیں اور اس چیز کا علم دیتے ہیں جو وہ نہیں جانتے	146
88	دعوت انبیاء کرام علیہم السلام کا وظیفہ	148
89	حضرت نوح علیہ السلام کی دعوت	149
90	انبیاء کرام علیہم السلام نے اپنی امتوں کو حکم دیا کہ وہ داعی بن جائیں	150
91	دعوت الی اللہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متبعین کا طریقہ وشیوہ ہے	152
92	دعوت حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد کے مطابق اس امت پر فرض ہے	153
93	حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی حاضر موجود غیر حاضر اور غائب کو میرا ارشاد پہنچا دے	155
94	حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیعت دعوت پر	158
95	عالم کے لئے آسمان وزمین میں بسنے والے استغفار کرتے ہیں بلکہ پانی میں مچھلیاں بھی استغفار کرتی ہیں عالم کی فضیلت عابد پر ایسے ہے جیسے چاند کی فضیلت باقی تاروں پر، علماء انبیاء کے وارث ہیں	160
96	دعوت حکمت کے ساتھ اور عمدہ حسین وعظ ونصیحت کے ساتھ	163

97	خسارہ ونقصان سے پاک لوگ	164
98	دعوت دینے والی جماعت کا وجود ضروری ہے	167
99	دعوت مومنوں کے لئے فائدہ مند	169
100	بدی کو مٹا دیجئے قوت بازو سے زبان سے یا دل سے	170
101	سب سے بہتر افضل امت	174
102	ہر قوم اور قبیلہ سے چند افراد دعوت کے لئے مخصوص ہونے چاہیے	176
103	دعوت متقیوں کی صفت ہے	178
104	عباد الرحمٰن کی دعا اے اللہ! ہمیں متقین کا امام بنادے	181
105	علم بکھیرنے والا عالم قابل رشک ہے	182
106	فلاح پانے والا	185
107	دعوت سراپا خیر وبرکت دعوت دینے والا اجر عظیم کا حقدار	187
108	دعوت دینے والا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فیض سے لبریز ہے اور دوسروں کا دامن بھی بھر دیتا ہے	189
109	دعوت دینے والا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا کی برکت سے سرسبز وشاداب	191
110	سچے داعیہ - دعوت دینے والے - کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ سے نور ملتا ہے جس سے تمام راہیں روشن ہو جاتی ہیں	194
111	دعوت دینے والا جواہرات سے بھرا ہوتا ہے رذائل کی وہاں گنجائش نہیں	196
112	دعوت ایسے ہے جیسے اللہ کی راہ میں مال صدقہ کرنا ہے	197
113	کسی کے ذریعے کسی کا ہدایت پاجانا سرخ اونٹوں سے بہتر وافضل ہے	199
114	دعوت کے لئے مسجد جانے والے کو مکمل حج کا ثواب ملتا ہے	201
115	دعوت کا اجر وثواب اتنا ہے جتنا جہاد فی سبیل اللہ کا ہے	203
116	افضل الشہداء	205
117	دعوت دینے والا حسین ترین بات سے آراستہ ہے	206
118	دعوت دینے والا آسمانوں میں کبیر کے لقب سے متصف	207

119	علم کی شمع جلانے والے کو مرنے کے بعد بھی اجر وثواب ملتا ہے	208
120	دعوت مومن کا وصف جمیل اور اسکے لئے جنتوں کی بشارت جنتوں میں پاکیزہ رہائش گاہوں کی نوید اور اللہ تعالی کی رضا کا مژدہ جانفزا	210
121	دعوت دینے والے کی اللہ کی طرف سے مدد و نصرت	212
122	عالم عابد سے افضل ہے	213
123	معلم خیر کے لئے ہر چیز استغفار کرتی ہے یہاں تک کہ سمندر میں مچھلیاں بھی استغفار کرتی ہیں	215
124	دعوت جتنے لوگ قبول کریں گے اسکا ثواب دعوت دینے والے کو ملے گا	216
125	دعوت دینے والے تاروں کی طرح ہیں	220
126	دعوت دینے والا حبیب اللہ ہے، اللہ کا ولی ہے اللہ کا برگزیدہ ہے اللہ کا پسندیدہ ہے روئے زمین پر اللہ کا سب سے بڑا محبوب ہے اور وہ زمین میں اللہ کا خلیفہ ہے	222
127	دعوت سے روگردانی کرنے والوں پر قریب ہے کہ عذاب نازل ہو پھر وہ دعا مانگیں تو ان کی دعا قبول نہ ہو	224
128	اسلام باقی رہنے والا ہے اور بالآخر غلبہ بھی اسلام کا ہو گا اگر ہم نے دعوت - جو ہم پر فرض ہے کو چھوڑ دیا نعوذ باللہ من ذالک تو اللہ تعالی کسی اور قوم کو اسلام سے سرفراز کرے گا پھر وہ قوم دعوت کا فرض ادا کرے گی	226
129	علماء کرام اور دعوت دینے والوں کی قلت جہالت، بدعات، اور خرافات پھیلنے کا سبب ہے	227
130	مداہنت اختیار کرنے والوں بدی کو دیکھ کر اسے نہ روکنے والوں کی مثال	228
131	پہلوان کو دعوتِ اسلام اور اس کے لئے انوکھا انداز	230
132	قریب المرگ یہودی جوان کو دعوتِ اسلام	232
133	مومن ایک دوسرے کے مددگار ہیں اور اسلام کی دعوت دینا ان کا وصفِ جمیل ہے	235
134	دعوتِ اسلام مومنوں کا وصفِ جمیل ہے	237
135	دعوتِ اسلام مومنوں کا وصفِ خاص ہے اور یہ مومن اور منافق کے درمیان فرق بھی ہے	238
136	نیکی کا حکم دینا، برائی سے روکنا حق طریق - راستہ کے حق - سے ہے	241
137	دعوت دخول جنت کا ذریعہ	245

138	دعوت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وصیت مبارکہ ہے	350
139	دعوتِ اسلام دینِ اسلام کا حصہ ہے	252
140	بدی کو اگر بدلنے کی طاقت نہیں رکھتے تو کم از کم اسے دل سے ناپسند تو کیجئے	256
141	**جہنم سے بچنے والے خوش نصیب**	**259**
142	حقیقی کامیاب	263
143	اللہ کی رضا کیلئے کلمہ طیبہ پڑھنے والا	264
144	اللہ تعالیٰ کے خوف سے رونے والا	266
145	چالیس دن تکبیر اولیٰ کے ساتھ باجماعت نماز پڑھنے والا	270
146	فجر اور عصر کی نمازوں پر محافظت کرنے والا	273
147	ظہر سے پہلے چار رکعت ادا کرنے والا اور ظہر کے بعد چار رکعت ادا کرنے والا	276
148	اقامت دین کی کوشش میں غبار آلود ہونے والا	279
149	روزہ رکھنے والا	281
150	اللہ کی راہ میں مال خرچ کرنے والا	289
151	میدان عرفات میں قیام کرنے والا	291
152	جس کے تین نابالغ بچے فوت ہو جائیں	293
153	جس کے دو نابالغ بچے فوت ہو جائیں	300
154	جس نے تین بیٹیوں یا بہنوں کی پرورش کی	305
155	فی سبیل اللہ جس کے قدم گرد آلود ہوں	311
156	جہاد فی سبیل اللہ میں مشرک کو قتل کرنے والا	316
157	غلام آزاد کرنے والا	319
158	محفل ذکر میں شریک ہونے والا	328
159	غیر حاضری میں کسی کی عزت کا دفاع کرنے والا	332

160	نرم مزاج، آسانی پیدا کرنے والا	335
161	صلہ رحمی کرنے والا	336
162	بخار پر صبر کرنے والا	339
163	صبح وشام سید الاستغفار پڑھنے والا	341
164	جہنم سے بچنے کی دعا مانگنے والا	344
165	**سچ بولنا جنت لے جاتا ہے**	**347**
166	حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی سچ بولیے!	353
167	سچوں کی معیت وصحبت اختیار کیجئے	356
168	سچ بولنا - اطمینان وسکون ہے	357
169	سچ بولنے والے کی تجارت میں برکت	360
170	جس خوش نصیب میں چار وصف اسے دنیا کے کھو جانے کا کوئی نقصان نہیں	363
171	سچ بولنے والی زبان اللہ تعالیٰ کو بڑی محبوب ہے	365
172	سچ بولنے والا تاجر مقربین میں	367
173	سچ بولنے والا امانت ادا کرنے والا وعدہ پورا کرنے والا اعلیٰ درجے کا مستحق ہے	369
174	افضل رات	371
175	اوصاف حمیدہ سے متصف کے لئے اہل اسلام محبت کرتے ہیں انکی زبانیں تعریف کرتی ہیں اور انکے اجسام انکی مدد کرتے ہیں	373
176	جنت کی ضمانت	375
177	سچ - جنت لے جاتا ہے سچ بولنے والا - اللہ تعالیٰ کے ہاں صدیق لکھا جاتا ہے	377
1748	وسط جنت میں گھر	380
179	سچ بولنے والوں کے لئے جنتیں جن کے نیچے نہریں رواں دواں سچ بولنے والوں سے اللہ راضی، وہ اللہ سے راضی	382

180	سچ بولنے والے کا انعام اللہ تعالیٰ کی رضا	384
181	جو سچ نہیں بولتا اس کا کوئی فرض قبول نہیں	386
182	**کلمات طیبات جن سے اجر وثواب کا لامحدود خزانہ**	**389**
183	کلمات طیبات ادا کرنا دنیا کی ہر چیز سے محبوب ہے	393
184	اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ کلام	395
185	افضل الکلام	398
186	جنت کے پودے	399
187	حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ارشاد گرامی	401
188	حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی جنت میں کثرت سے پودے لگاؤ	403
189	ہر کلمہ کے بدلے جنت میں ایک درخت	405
190	سبحان اللہ کہنا - غلام آزاد کرنے کے برابر، الحمد للہ کہنا - فی سبیل اللہ زین والا گھوڑا بھیجنے کے برابر، اللہ اکبر کہنا - اللہ کی بارگاہ میں مقبول قربانی کے اونٹ بھیجنے کے برابر، لا الہ الا اللہ کہنا - زمین وآسمان کے درمیان بھر دیتا ہے	407
191	اللہ تعالیٰ کے منتخب چار کلمات	410
192	قیامت کے دن میزان میں بھاری	412
193	جہنم کی آگ سے دور کرنے والے اعمال	414
194	جو آدمی قرآن کریم نہیں پڑھ سکتا اس کیلئے کلمات طیبات	416
195	کلمات طیبات کے بعد دعا قبول ہے	418
196	تکبیر وتسبیح کے بعد دعا قبول ہے	421
197	جہنم سے ڈھال اور باقیات صالحات	423
198	کلمات طیبات عرش الٰہی کے گرد چکر لگاتے ہیں جھنے والے کا ذکر کرتے رہتے ہیں	425
199	سمندر کی جھاگ کے برابر گناہ معاف	427

200	گناہوں کو ایسے گراتا جیسے درخت خشک پتے گراتا ہے	429
201	**صلاۃ التہجد**	**439**
202	نماز تہجد ادا کیجئے	443
203	حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ترغیب دلانا	446
204	سنتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	449
205	اللہ تعالٰی کے خاص بندے	452
206	شکر ادا کرنے کا طریقہ	455
207	خیر وبھلائی کا دروازہ	457
208	نماز تہجد ادا کرنے والا کامیاب وکامران	461
209	صلاۃ اللیل کا اجر دریا وہ صدقہ جیسا	462
210	دل کی دوا	463
211	توبہ کا ذریعہ	467
212	تقویٰ سے آراستہ	470
213	مومنین کے لئے قابل رشک	472
214	قبولیت کی گھڑی	476
215	فرض نمازوں کے بعد سب سے افضل نماز	478
216	صلاۃ الابرار	480
217	صحابہ کرام۔رضی اللہ عنہم۔کی دعا	482
218	صالحین کی سنت گناہوں کا کفارہ بیماریاں دور کرنے والی	483
219	قرب الٰہی کا ذریعہ گناہوں سے روکنے والی	485
220	فرشتوں کی حاضری اور کمال شفقت	487
221	شرفِ مؤمن	489

222	اللہ کا بہت زیادہ ذکر کرنے والا	492
223	غافلین کے دیوان سے نام خارج	494
224	قانتین کے دیوان میں شامل نا	496
225	کامی ونامرادی سے مامون ومحفوظ	498
226	قرب الٰہی	499
227	شیطان کی گرفت سے آزادی دلانے والی	502
228	ہر دعا قبول	505
229	اللہ تعالٰی کا رحم وکرم فرمانا	508
230	اللہ تعالٰی کا راضی ہونا	510
231	اللہ تعالٰی کا خوش ہونا	512
232	اللہ تعالٰی کا محبت فرمانا	514
233	صلاۃ مشہودہ اور اللہ تعالٰی کی طرف سے مغفرت	517
234	دخول جنت کا ذریعہ	519
235	جنت میں سلامتی سے دخول	522
236	جنت الخلد کا وارث	526
237	انسانی سوچ سے ورا انعامات	528
238	تہجد کی ادائیگی کی نیت کرنے والے کو تہجد کا ثواب	530
239	حضرت عبداللہ بن مسعود -رضی اللہ عنہ- کی راتیں	532
240	رات بھر جاگ کر عبادت کرنے والے کیلئے عزت وشرف	533
241	حضرت شداد بن اوس -رضی اللہ عنہ- کا اہتمام تہجد	534
242	حضرت اویس قرنی -رضی اللہ عنہ- کا تعلق باللہ	535
243	حضرت طاؤس -رضی اللہ عنہ- کا صلاۃ تہجد ادا کرنا	537
244	حضرت عبدالعزیز بن ابی رواد کا رات بھر جاگنا	539

245	حضرت صلہ بن اشیم رحمۃ اللہ علیہ کی بوقت سحر دعا	541
246	حضرت مسروق رحمۃ اللہ علیہ کی عبادت کرتے ہوئے حالت	542
247	حضرت مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ کی شب بیداری	543
248	حضرت سری السقطی رحمۃ اللہ علیہ کا اٹھانوے برس تک رات بھر جاگنا	545
249	حضرت ابومحمد الجریری رحمۃ اللہ علیہ کا سال بھر کسی ستون سے ٹیک تک نہ لگانا	547
250	حضرت عمرو بن عتبہ بن فرقد کا رات بھر قبرستان میں نماز ادا کرنا	548
251	حضرت ربیع بن خثیم کا رات بھر جاگنا	549
252	حضرت احمد بن حرب کا ارشاد گرامی	550
253	حضرت صلہ بن اشیم کا مجاہدہ	551
254	حضرت حبیبہ عدویہ رحمۃ اللہ علیہا کی عبادت ومناجات	553
255	حضرت معاذہ عدویہ رحمۃ اللہ علیہا کے شب وروز	555
256	حضرت صفوان بن سلیم کا تیس سالہ مجاہدہ	557
257	حضرت ریاح القیسی اور آپ کی اہلیہ رحمۃ اللہ علیہا کا قیام اللیل۔صلاۃ التہجد	559
258	حضرت داؤد طائی رحمۃ اللہ علیہ کی رات بھر عبادت	561
259	حضرت احمد بن ابی الحواری رحمۃ اللہ علیہ کا خوف خدا	562
260	حضرت حبیب عجمی اور ان کی اہلیہ کا مقام ومرتبہ	564
261	سیدہ نفیسہ بنت الحسن رحمۃ اللہ علیہا	566
262	سیدنا حضرت ثابت البنانی رحمۃ اللہ علیہ	568
263	حضرت بشر بن سعد رحمۃ اللہ علیہ کا معمول زندگی	571
264	تہجد گزار کا چہرہ نورانی	573
265	حضرت جنید بغدادی سید الطائفہ رحمۃ اللہ علیہ کا تعلق باللہ	575
266	حضرت مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ کا رات بھر عبادت کرنا	577
267	صالحین میں سے ایک خوش نصیب کی عبادت وریاضت	579

581	جنت وہی پاتا ہے جو رات کو عبادت کرتا ہے	268
583	حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کو اللہ تعالی کا حسین صورت میں دیدار	269
594	حضرت داؤد علیہ السلام کی نماز اللہ تعالی کی پسندیدہ نماز	270
596	روزہ اور قرآن کریم قیامت کے دن روزہ دار اور رات تہجد پڑھنے والے کی شفاعت کریں گے	271
598	تہجد ادا کرنے والے خوش نصیبوں کو اللہ تعالی دل کی آنکھ سے اپنا دیدار کرواتا ہے	272
600	تہجد کی نماز قیامت کے دن نور بن کو گھیرے ہوئے ہوگی	273
601	قیام اللیل میں کلمات طیبات ادا کرنا دس لاکھ نیکی کا ذریعہ ہیں	274
602	رات سورہ بقرہ کی تلاوت کرنے والے کو جنت میں تاج پہنایا جائے گا	275
603	قیامت کے دن تہجد گزار کا چہرہ نور برسا رہا ہوگا	276
606	حسن وجمال سے لبریز چہرے والا	277
607	جہنم سے محفوظ ومامون	278
610	نماز تہجد میں طویل قیام کرنے والے کے لئے قیامت کے دن کی طوالت آسان ہوگی	279
612	موت کے وقت چمکتا چہرہ	280
616	تہجد گزار کو دیکھ کر اللہ تعالی مسکراتا ہے جیسا سے زیبا ہے	281
618	حضرت ابوامامہ -رضی اللہ عنہ- کا قابل رشک عمل	282
620	وقت تہجد نماز پڑھنے والے، قرآن کریم کی تلاوت کرنے والے کے لئے حضور -صلی اللہ	283
	علیہ وآلہ وسلم- دعا فرماتے ہیں	284
622	وقت تہجد عرش الٰہی وجد کرتا ہے	285
623	تہجد گزار پر سحری کے وقت آسانی سے نیکیاں نچھاور کی جاتی ہیں	286
625	مصادر ومراجع	287
650	فہرست	288